Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم   وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 19-20

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن ۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ

20/27 ربیع الاوّل 1425 ہجری, 11/18 ہجرت 1383 ہش 11/18 مئی 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 8 مئی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو دنیا سے بے رغبتی اور زہد اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ احباب پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اللہ نے ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں سے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا

ارشاد باری تعالیٰ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ. (سورہ نور آیت 56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کیلئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور انکی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اسکے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَتَکُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ. (مسند احمد بحوالہ مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ قائم رہے۔ پھر اللہ اُس کو اٹھا لے گا پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی۔ پھر اللہ اس کو بھی اٹھا لے گا پھر کاٹنے والی حکومت آئے گی اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی پھر اللہ اس کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر ظلم و زیادتی والی حکومت قائم ہوگی اور جب تک اللہ چاہے گا قائم رہے گی پھر اللہ اس کو بھی اٹھا لے گا۔ اسکے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

نہ صرف اپنے دین کی فکر کرو بلکہ اپنی اولادوں کے دین کی بھی فکر کرو دنیا کماؤ لیکن دنیا کو اپنا مقصود نہ بناؤ

دنیا سے بے رغبتی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنے مال کو برباد کردے بلکہ زہد یہ ہے کہ دنیا کا کاروبار کرے پھر دنیا سے الگ رہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 مئی 2004 بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

لندن 7 مئی (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے آج کے خطبہ میں دنیا میں رہ کر دنیا سے بے رغبتی اور زہد اختیار کرنے کے متعلق ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا:۔

حضور اقدس نے درج ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا۔ (الکھف ۴۷)

ترجمہ۔ مال اور اولاد زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے ربّ کے نزدیک ثواب کے طور پر بہتر اور امنگ کے لحاظ سے بہت اچھی ہیں۔

پھر فرمایا عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ کسی شخص کے پاس مال و دولت جائیدادیں فیکٹریاں اور فارم وغیرہ ہوں اور دوسروں کو اپنے مقابلہ پر وہ کمتر سمجھ رہا ہو تو یہ اس شخص کے بڑے پن کی نشانی ہے پھر اگر اولاد ہو نوکر چاکر ہوں تو یہ چیز ایک دنیا دار کے دل میں اور بھی بڑائی اور تکبر کے جذبات پیدا کر دیتی ہے۔ اور وہ انہی چیزوں کو اپنی زندگی کا مطمح نظر سمجھتا ہے اور اس بنا پر وہ اللہ کے حقوق اور اللہ کے بندوں کے حقوق سے غافل ہو جاتا ہے اسکی عبادت الٰہی کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی اور وہ اپنے خیال میں یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ میں نے یہ سب کچھ اپنے زور بازو سے حاصل کیا ہے۔ فرمایا یہ سب اس لئے ہوتا ہے کہ ایسے شخص کے نزدیک سب کچھ دنیا ہی دنیا ہے اور شیطان ایسے دنیا دار کو دنیا کی زینت اور ابھار کر دکھاتا ہے لیکن اللہ فرماتا ہے کہ باقی رہنے والی چیز نیک اعمال اور اللہ کی خشیت ہے اسلئے تم اس کے عبادت گذار بندے بنو یہ دنیا چندروزہ ہے کوئی زیادہ سے زیادہ سو سال تک زندہ رہے گا بالآخر اسے اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے اسلئے آخرت کیلئے اپنی

باقی صفحہ (23) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خلافت احمدیہ زندہ باد!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آپ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کا قیام ہوا اور وہ تمام کام اور امور جو اسلام کی اشاعت وتبلیغ کیلئے ضروری تھے بلا کسی رکاوٹ کے جاری وساری رہے اور مسلمانوں نے متحد ہو کر جس رنگ میں ترقی کی اس کی مثال کہیں نظر نہیں آتی اور جب مسلمانوں نے خلافت راشدہ سے روگردانی کی اور اس کی اطاعت سے ہاتھ اٹھایا تو تنزل اور ذلت وادبار کے گڑھے میں گرتے چلے گئے اور باوجود ظاہری شان وشوکت اور عظیم حکومتوں کے آپس میں لڑائی جھگڑوں اور ناکامی ونامرادی کا شکار ہوتے گئے حتی کہ ۱۴۰۰ سال گذر گئے اور ان کی حالت دن بدن بد سے بدتر ہوتی گئی۔ کہیں فرقہ بندیاں اور لڑائیاں آڑے آگئیں اور کہیں دیگر اقوام سے برسر پیکار ہونا پڑا اور کہیں حبل اللہ نہ ہونے کے نتیجہ میں صحیح وحقیقی راہنمائی کے فقدان کی وجہ سے ان کی حالتِ زار ناگفتہ بہ ہوگئی۔

ایک عرصہ سے اسلام کا دکھ اور درد رکھنے والوں نے ہمیشہ ایک ایسی قیادت کی دہائی دی جو سب اختلافات و جھگڑوں سے بالا ہو کر تمام امت مسلمہ کے قافلہ کو فلاح وکامرانی کی طرف لے کر شاہراہ اسلام پر گامزن ہو۔ جس کا دوسری طرف اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق ہو یعنی ایسی حبل اللہ جو اللہ کی طرف سے نازل ہو اور اللہ کے بندوں کا سہارا بنے۔ لیکن باوجود ہر طرح کی کوششوں کے کوئی بھی خلیفۃ المسلمین وامیر المومنین نہ بن سکا۔ ہر ایک اپنے ہی فرقہ و گروہ کے مفاد میں راگ الاپتا رہا ایسا کوئی وجود امت مسلمہ کو نہ ملا جس کے دل میں اسلام کا درد اور نوں کی سچی ہمدردی ہو۔ جس کو حقیقی معنوں میں خلیفۃ اللہ کہا جاسکے۔ جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلافت کے امور کی بجا آوری کر سکے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد خلافت حقہ اسلامیہ کا قیام فرمایا اور آج جماعت احمدیہ میں ۹۶ سال کا عرصہ ہوا خلافت حقہ قائم ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے وہ تمام وعدے پورے ہوئے اور ہورہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے منصب کے ساتھ وابستہ فرمائے ہیں اور خدمت اسلام کے حیرت انگیز کام سرانجام دیئے جارہے ہیں جو مومنین کے تقویت وازدیاد ایمان اور آپسی محبت واتحاد کا باعث بنتا ہے اور مخالفین کیلئے حجت ونشان، ہر آنے والا دن گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس خلافت کو قائم فرمایا ہے اس کی تائید ونصرت فرماتا ہے اور حفاظت فرماتا ہے اور کوئی نہیں جو اس کا بال بھی بیکا کر سکے۔

گذشتہ سال جبکہ ۹/۱۹ اپریل کو سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات ہوگئی تو جماعت مومنین کے دل نہایت غمگین تھے پوری دنیا میں خوف کا عالم طاری تھا دیگر اقوام عالم اور مخالفین بھی کئی قسم کے خدشات ظاہر کر رہے تھے۔ اور ایک ایسا پیار اوجود جو ۲۱ سال سے ہمارے دلوں کی دھڑکن تھا اور احمدیوں کا امام ہونے کے لحاظ سے ایک سپر اور ڈھال تھا جو اسلام کی اشاعت کیلئے دن رات کوشاں تھا۔ ہم سے جدا ہوگیا اس پر ہمارے دل نہایت غمگین و پریشان تھے۔ آنسو تھمنے میں نہیں آتے تھے۔ اور جیسے وقت رک سا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے اپنے وعدوں کے مطابق پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں جانشین کے طور پر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو خلیفہ منتخب فرمادیا جیسے ہی خلیفۃ اللہ کے ظہور کا اعلان ہوا ہمارے دل خدا کے حضور شکر کے طور پر سجدہ ریز ہوگئے اور کاروان جماعت احمدیہ کو پھر ایک الٰہی قیادت نصیب ہوگئی۔ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ظہور اس رنگ میں ہوا جسے دیکھ کر دنیا حیران وششدر رہ گئی۔ اور مخالفین اپنی جھوٹی خوشیاں منانے میں ایک بار پھر ناکام و نامرادرہ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں کے خوف کو امن میں تبدیل کردیا دین کی مضبوطی اور توحید وعبادت الٰہی کے قیام کے سامان پیدا فرمائے اور دیکھتے ہی دیکھتے قافلہ احمدیت امام وقت کی قیادت عظمیٰ میں شاہراہ غلبہ اسلام کی طرف پھر بڑی تیزی سے گامزن ہوگیا۔ یہ ایک ایسا الٰہی نشان ہے جو ۱۴۰۰ سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت میں پھر دنیا میں ظاہر ہوا اور اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میری جیسی جسکی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

جماعت احمدیہ کی خلافت کو ختم کرنے کیلئے ضیاء الحق نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پاکستان سے باہر جانے پر پابندی لگادی لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس رنگ میں ظاہر ہوئی کہ حکومت کے جاری کردہ ویزہ پر آپ نے لندن ہجرت فرمائی اور اس کی ساری پلاننگ دھری کی دھری رہ گئی و مکروا ومکر اللہ و اللہ خیر الماکرین۔

مجھے پکڑنے کی تجھے قدرت کہاں صیاد
کہ باغ حسن احمد کی عندلیب ہوں میں

آپؒ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ کی ایک تقدیر اس رنگ میں ظاہر ہوئی کہ حضرت سیدنا مرزا مسرور احمد صاحب نے حکومت پاکستان کے جاری کردہ ویزہ پر لندن ہجرت فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو دشمن کے نرغہ سے باہر نکال کر مسند خلافت پر متمکن فرمادیا۔

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

پس خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور کوئی نہیں بنا سکتا خواہ ساری دنیا کی طاقتیں مل کر زور لگائیں خلیفہ نہیں بنا سکتیں اور جسے خدا خلیفہ بنانا چاہے اسے کوئی نہیں روک سکتا خواہ دنیا کی ساری طاقتیں اس کے خلاف جتنا مرضی زور لگائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

”اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے۔ اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جس کے متعلق دنیا سمجھتی ہے کہ اسے کوئی علم حاصل نہیں، کوئی روحانیت، بزرگی اور طہارت اور تقویٰ حاصل نہیں۔ اسے وہ بہت ہی کمزور جانتے ہیں اور بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور نیستی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے۔ اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اُسے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور جو اس کے مخالف ہوتے ہیں انہیں کہتا ہے ”مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے“۔ یہ بندہ بے شک نحیف، کم علم، کمزور، کم طاقت اور تمہاری نگاہ میں طہارت اور تقویٰ سے عاری ہے لیکن اب یہ میری پناہ میں آگیا ہے اب تمہیں بہر حال اس کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انتخاب خلافت سے اسی کی منشاء پوری ہوتی ہے اور بندوں کی عقلیں کوئی کام نہیں دیتیں“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ نومبر ۱۹۴۴ء احمدیہ بال کراچی الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۴۷ء)

ہمارا یقین وایمان ہے اور ہم برملا اسکا اعلان کرتے ہیں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان میں ضرور خلیفہ بنائے گا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (النور ۵۶)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کیلئے ان کے دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور ان کے خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء واحکام پر ایمان لانے والی ہے اور خلافت کی برکت سے اعمال صالحہ پر قائم ہے۔ اور جن میں خلافت قائم نہیں نہ ان کے اندر ایمان ہے اور نہ ان کے اعمال صالح ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ رکھے اور نہایت اطاعت ووفا کے ساتھ اس کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو خلافت حقہ اسلامیہ سے محروم ہیں جلد از جلد اس حصار عافیت کے اندر آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور تا قیامت ہم میں نظام خلافت جاری رہے۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنافي عمره و امره۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اپنی نمازوں کو خالص کریں۔
اگر نماز میں ذوق آگیا تو سمجھیں سب کچھ مل گیا۔

تقویٰ کا مطلب ہے نفس کو خطرے سے محفوظ کرنا اور ہر اس چیز سے بچانا جو انسان کو گنہگار کردے

صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ خود اپنی اصلاح کریں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۲۶/مارچ ۲۰۰۴ء بمطابق ۲۶/امان ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام واگا ڈوگو، بورکینا فاسو (مغربی افریقہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

اشھد ان لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشھد ان محمداً عبده و رسوله-

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ (سورة الحجرات آیت: ۱۴)۔ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا لفظ قرآن کریم میں اتنی بار استعمال کیا ہے کہ اس کی کوئی انتہا نہیں اور شاید ہی کوئی اور لفظ اتنی بار استعمال ہوا ہو۔ مختلف پیرایوں اور مختلف شکلوں میں اس کے بارے میں توجہ دلائی گئی ہے۔ بلکہ ایک مسلمان جب شادی کے بندھن میں بندھتا ہے تو اس وقت نکاح کے خطبہ میں پانچ دفعہ تقویٰ کے بارہ میں ذکر آتا ہے۔ تقویٰ کی اہمیت کا اسی بات سے اندازہ کرلیں۔ کیونکہ شادی میں مرد اور عورت ایک نئی زندگی کا آغاز کر رہے ہوتے ہیں اور نہ صرف مرد اور عورت ایک معاہدہ کر رہے ہوتے ہیں بلکہ دو خاندان آپس میں ایک تعلق پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر تقویٰ نہ ہو تو معاشرے میں ایک فساد پیدا ہو جائے۔ پھر ایک مسلمان عورت اور مرد کے ایک تعلق میں بندھنے کے نتیجہ میں نئے وجودوں کی آمد ہوتی ہے۔ اگر ایک مسلمان میاں بیوی تقویٰ پر قائم نہیں رہیں گے تو آنے والی نسل کے متقی ہونے کی کوئی ضمانت نہیں۔ تو خلاصہ یہ کہ تقویٰ ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کے بغیر خدا تعالیٰ کے ملنے اور اس سے زندہ تعلق جوڑنے کا تصور ہی غلط ہے۔ آج اسی بارے میں چند باتیں کہوں گا۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمادیا کہ تمہاری چھوٹے قبیلوں یا بڑے قبیلوں میں جو تقسیم ہے یہ صرف تمہاری پہچان کے لئے ہے۔

اب دیکھ لیں یہاں افریقہ میں آپ کے ملک کی طرح چھوٹے چھوٹے علاقوں کے چیف ہیں اور پھر کئی چیف کسی بڑے چیف کے ماتحت ہیں۔ اور پھر یہ سب مل کر ملکی سطح پر ایک قوم ہیں۔ اسی طرح دنیا کے تمام ممالک میں بھی اس طرح کی تقسیم ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جو تقسیم ہے اس کو اپنی بڑائی کی علامت نہ سمجھو۔ تمہاری بڑائی بڑا قبیلہ ہونے یا زیادہ امیر ملک ہونے سے نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہی شخص ہے وہی قبیلہ یا وہی قوم ہے جو تقویٰ میں سب سے آگے ہے اور یاد رکھیں کہ تقویٰ کا معیار اپنی نیکیوں کے اظہار سے نہیں ہوتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو ہماری ہر حرکت اور فعل سے باخبر بھی ہے اور اس کا علم بھی رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سب علم ہے کہ کون سا فعل دکھاوے کی خاطر کیا گیا ہے اور کون سا فعل اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے کیا گیا ہے۔

تقویٰ کے مختصراً معنی بتاتا ہوں۔ تقویٰ کا مطلب ہے نفس کو خطرے سے محفوظ کرنا اور شرعی اصطلاح میں تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ نفس کو ہر اس چیز سے بچانا جو انسان کو گناہگار بنادے۔ اور یہ تب ہوتا ہے جب ممنوعہ اشیاء سے بچا جائے بلکہ اس کے لئے بعض اوقات جائز چیزوں کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ مثلاً رمضان میں پاک اور جائز چیزوں سے بھی مومن اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے رک جاتا ہے۔ تو بہرحال اصل تقویٰ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ہر اس چیز سے بچانا جو گناہوں کی طرف لے جائے۔ اور یہ ہر مسلمان کے لئے فرض ہے چاہے وہ کسی قوم کا ہو۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں پوچھے گا کہ تم فلاں قوم کے ہو جو امیر ہے اس لئے تمہیں کچھ چھوٹ دی جاتی ہے۔ یا تم فلاں قوم کے ہو جو ترقی یافتہ نہیں اس لئے چھوٹ دی جاتی ہے۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے یہ عذر قابل قبول نہیں ہوں گے۔ اس لئے ہر ایک کو اپنے آپ کو ہر برائی سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر نیکی کو بجالانے کے لئے تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا چاہئے۔ تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم امام الزمان کی جماعت میں شامل ہیں۔ یاد رکھیں کہ تمام بری باتوں سے اس وقت بچا جاسکتا ہے جب دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف ہو جس سے اس کی محبت بھی ظاہر ہوتی ہو۔ اور یہ باتیں تب ملتی ہیں جب اس کے آگے جھکا جائے، اس سے مانگا جائے۔ یہ دعا کی جائے کہ اے خدا! میں تیری محبت میں وہ تمام باتیں چھوڑنا چاہتا ہوں جن کے چھوڑنے کا تُو نے حکم دیا ہے۔ اور وہ تمام باتیں اختیار کرنا چاہتا ہوں جن کے کرنے کا تُو نے حکم دیا ہے۔ لیکن تیرا قرب پانے کے لئے بھی تیرا فضل ہونا ضروری ہے۔ اے اللہ! اپنے فضل سے مجھے تقویٰ عطا فرما۔

اگر نمازوں میں رو رو کر اپنے رب سے مانگیں گے تو اپنے وعدوں کے مطابق ضرور ہماری دعائیں سنے گا۔ پس سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنی نمازوں کو، اپنی دعاؤں کو، اس کے لئے خالص کرنا ہوگا۔ اور یہی بنیادی چیز ہے۔ اگر نمازوں میں ذوق اور سکون میسر آ گیا تو سمجھیں سب کچھ مل گیا۔ نمازوں میں خاص طور پر یہ دعا کریں جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا۔ اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر اور اس کو خوب پاک صاف کردے، اور تو ہی سب سے بہتر ہے جو اس کو پاک کر سکے۔ (دل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پاک صاف ہو سکتا ہے)۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء)۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دلوں کو پاک کرنے کی توفیق دے۔

دلوں کو اللہ تعالیٰ کے نور سے بھرنے کے لئے، یہ دیکھنے کے لئے کہ کون سی باتیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور کونسی باتیں ہیں جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے ہمیں قرآن شریف سیکھنا اور پڑھنا چاہئے۔ جن کو قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے وہ دوسروں کو سکھائیں۔ قرآن کریم کے درس کو روزانہ جماعتوں میں رواج دیں، چاہے چند منٹ کا ہی ہو تا کہ جو خود پڑھ اور سمجھ نہیں سکتے ان تک بھی یہ خوبصورت تعلیم وضاحت کے ساتھ پہنچ جائے۔ تلاوت قرآن کریم تو بہرحال ہر احمدی کو روزانہ ضرور کرنی چاہئے تا کہ قرآن کریم کی برکات نازل ہوں اور دل تقویٰ سے بھرتے چلے جائیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ بھی فرمایا ہے اگر کوئی شخص مومن نہ بھی ہو اور صرف انصاف سے کام لے کر قرآن دیکھے نہ کہ جہالت، حسد اور بخل سے تو یہ بھی تقویٰ کی ابتدائی شکل ہے تو اگر کوئی شخص انصاف سے قرآن شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نور ہدایت دے دیتا ہے۔ تو جو ایمان لے آئے ہیں اور تقویٰ کی نظر سے قرآن کریم پڑھتے ہیں ان کے لئے کس طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم ہدایت نہ دے اور تقویٰ پر نہ چلائے۔ اگر ایک ایمان لانے والے کے دل میں قرآن کریم پڑھ کر اور سن کر نور ہدایت کا جوش پیدا نہیں

ہوتا تو پھر اس کو فکر کرنی چاہئے کہ تقویٰ میں کہیں کمی رہ رہی ہے۔ یہ سوچنا چاہئے کہ ہماری بڑائیاں اور ہماری خود پسندیاں ہمیں اصل تعلیم سے دور لے جا رہی ہیں اور ہم میں تقویٰ نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے تو یہ کہہ دیا ہے کہ اس میں متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے تو یہ ہماری غلطی ہے اور ہمارے لئے یہ فکر کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیں اجر دینے کا وعدہ بھی کرتا ہے بشرطیکہ ہم اس کی تعلیم کے مطابق ہدایت پر قائم ہوں اور نیکیاں بجالانے والے ہوں جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ﴾ (آل عمران: ۱۱۶) اور جو نیکی بھی وہ کریں گے تو ہرگز ان سے اس کے بارے میں ناشکری کا سلوک نہیں کیا جائے گا اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے تقویٰ پر قائم رہنے اور نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم اس کے ہر اس انعام سے حصہ لینے والے ہوں جو اس کے نزدیک ہمارے لئے بہترین ہے۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تم جہاں بھی رہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور بدی کے بعد نیکی کرو، نیکی بدی کے اثر کو مٹا دیتی ہے۔ (مسند احمد بن حنبلؒ۔ مسند الانصار۔ حدیث ابی ذرؓ الغفاری)

اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جان بوجھ کر کوئی بدی کر دو اور اس کے بعد کوئی چھوٹی سی نیکی کر کے سمجھو کہ بدی ختم ہو گئی۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ غلطی سے انجانے میں کوئی بدی ہو جائے اور پھر اس کا احساس ہو، شرمندگی ہو، اللہ کا خوف ہو تو پھر استغفار کرو اور برائیاں نہ کرنے کا عہد کرو تو پھر اس کے اثرات مٹ جائیں گے۔ اسی لئے پہلے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہو تو پھر اللہ تعالیٰ بھول چوک معاف کر دے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کثرت سے لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا موجب ہوگا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اور حُسنِ اخلاق۔

یہ بڑی اچھی بات ہے کہ اس ملک کے لوگ بڑے اچھے اخلاق دکھاتے ہیں۔ اگر احمدی ہونے کے بعد اس حُسنِ اخلاق کے ساتھ آپ میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ بھی پیدا ہو جائے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں تو پھر اللہ اور اللہ کا رسول جنت کی بشارت دیتا ہے۔

اگلی بات یہ ہے کہ تقویٰ کے مطابق زندگیوں کو ڈھالنا اور اُسے صرف اپنی ذات تک محدود رکھنا کافی نہیں بلکہ اپنی نسلوں میں بھی یہ اعلیٰ وصف پیدا کرنا ہے۔ کیونکہ اگر ہم نے اپنی نسلوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق چلانے کی کوشش نہ کی تو ہمارا تقویٰ ہماری ذات تک ہی محدود رہ جائے گا۔ اور ہمارے مرنے کے بعد ہماری نسلوں میں یہ جاری نہیں رہ سکے گا۔ اگر ہم نے اپنی نسلوں کی صحیح طرح تربیت نہ کی اور ان کو تقویٰ پر قائم نہ کیا تو پھر ہماری نسلیں بگڑ کر پہلے کی طرح ہو جائیں گی جن میں کوئی دین نہیں رہے گا۔ اس لئے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ جو نور ہدایت اس نے حاصل کیا ہے وہ اپنی نسلوں میں بھی جاری کرے تا کہ ہر آنے والی نسل پہلے سے بڑھ کر تقویٰ پر چلنے والی ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دین دار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے، بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے۔ اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا۔ (یعنی نیک نسل نہیں، بدنسل)۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے۔ تب اس کی ایسی خواہش نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں"۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاص طور پر ہم احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہے دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔ نمازوں کی پابندی کرو، اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو، نوعِ انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو، راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں۔ اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ (ظاہر ہے جب تک آپ خود اس پر عمل نہیں کریں گے سکھا بھی نہیں سکتے)۔ ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عملدرآمد کرنا تمہارا کام ہے"۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۶)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں تقویٰ پر قائم کرے، ہم اپنی نسلوں کی بھی اس طرح تربیت کریں کہ وہ بھی تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والی ہوں۔ اور کبھی ہم یا ہماری نسلیں اللہ تعالیٰ کے احکامات سے دور جانے والی نہ ہوں۔ ہم سب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں۔ اس کا فضل مانگنے والے ہوں۔ جس مقصد کے لئے یہاں ہم اس جلسے میں اکٹھے ہوئے ہیں اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔ سفروں میں اللہ تعالیٰ ہمیں خاص طور پر دعاؤں میں مشغول رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور روحانیت اور تقویٰ میں ترقی عطا فرمائے اور جب ہم اپنے گھروں میں پہنچیں تو ہم اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کر رہے ہوں۔ تا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

(اس خطبہ کا ترجمہ فرنچ اور لوکل زبان میں ساتھ ساتھ کیا گیا جس کی سعادت ہمارے دو مبلغین مکرم عبدالرشید صاحب انور اور مکرم عمر معاذ کولی بالی صاحب کو ملی۔)

❀❀❀ ❀ ❀❀❀

بقیہ صفحہ (13)

ہوئے اہم تبلیغ اسلام کا کام M.T.A. کے ذریعہ نمایاں کارکردگی سرانجام دینا۔

الغرض شاہراہ ترقی اسلام کا کوئی موڑ ایسا نہیں جس پر جماعت احمدیہ پوری شان کے ساتھ مصروف عمل نہ ہو۔ اس شاہراہ کی کوئی بلند سے بلند منزل ایسی نہیں جس پر اسلام کو دل و جان سے زیادہ عزیز رکھنے والے احمدی جاں فروشوں کے قدموں کے نشانات نظر نہ آتے ہوں۔ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ منفرد اعزاز اور سعادت اس وجہ سے عطا فرمائی ہے کہ آج دنیا کے پردہ پر یہی ایک جماعت ہے جو الا وَھِیَ الجماعۃ کی حقیقی مصداق اور ایک واجب الاطاعت امام کے زیر سایہ بنیان مرصوص کا منظر پیش کرتی ہے۔ یہی ایک جماعت ہے جس کو خلافت کی نعمت میسر ہے جو ایک روحانی سربراہ کی آواز پر اٹھنا اور اس کے آواز پر بیٹھنا جانتی ہے۔

ہاں ہاں یہ وہی جماعت ہے جس کا امام جماعت کے افراد سے ماں سے بڑھ کر پیار کرنے والا ہے اور دوسری طرف جماعت کے سب مرد و زن اپنے پیارے امام کے گرد پروانہ صفت طواف کرنے والے ہیں۔ خلافت کی نعمت نے انہیں ایک ہاتھ پر جمع کر کے یہ اعجاز بخشا ہے کہ ۲۰ کروڑ احمدی فدائیوں نے خدمت و اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ جس کی توفیق ایک ارب مسلمان کہلانے والوں کو نصیب نہیں ہو سکی۔ اس اعزاز اور سعادت کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو خلافت جیسی عظیم نعمت سے نوازا جس کے ساتھ اسلام کی ترقی وابستہ ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ اسلام کی ترقی کی خاطر کوشش اور قربانی کی توفیق کا ملنا بھی اسی خلافت سے وابستہ ہے۔

اے برادرانِ احمدیت! ہماری کتنی خوش قسمتی اور سعادت ہے کہ آج دنیا کے پردہ پر صرف احمدیت ہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خلافت کا بابرکت نظام عطا فرمایا ہے۔ مختلف طرز کے قیادت کے نظام تو نظر آتے ہیں لیکن کوئی ایسا قائد نہیں جس کو خدا نے مقرر کیا ہو۔ کوئی ایسا سربراہ نہیں جس کے سر پر خدا کا سایہ ہو کوئی ایسا نہیں جس کو خدائی مدد اور نصرت کا علم عطا کیا گیا ہو۔ کوئی نہیں جس کے قدموں میں خدائی اذن سے فتوحات بچھتی چلی جاتی ہوں۔

لیکن یاد رہے کہ یہ سعادت اپنے ساتھ عظیم ذمہ داریاں بھی لے کر آئی ہے۔ یہ انعام ہمیں اطاعت کی دعوت دیتا ہے۔ ایسی اطاعت کہ اپنا کچھ نہ رہے اور حرکت و سکون آقا کے اشارے پر قربان ہونے کو بے تاب نظر آئے۔ یہ انعام ہمیں قربانی اور استقامت کے میدانوں کی طرف بلاتا ہے وہ میدان جن میں قرونِ اولیٰ اور اس دورِ آخرین کے صحابہ کرام کی عظیم الشان قربانیوں کی داستانیں رقم ہیں۔ ان داستانوں کو آج پھر سے زندہ کرنا ہمارا فرض ہے۔

پس اے شمعِ خلافت کے پروانو! گوش برآواز آقا بن جاؤ۔ آج تم بھی اس بات کا عزم کرو کہ ہم شمع خلافت کے دائیں بھی لڑیں گے بائیں بھی لڑیں گے، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمنان احمدیت اس وقت تک شمع خلافت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک ہماری لاشوں کو روند کر نہ جائیں۔ آیئے ہم خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر ایک بار پھر یہ عہد کریں کہ ہمارے سر تو تن سے جدا ہو سکتے ہیں لیکن ہمارے جیتے جی کوئی اس شمع خلافت کی طرف بری نیت سے پیش قدمی نہیں کر سکے گا۔

خدا کرے کہ ہم سب کی طرف سے ہمیشہ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور خلافت احمدیت کے جانثار خدام میں ہمارا شمار ہو۔

اخبار بدر میں کاروباری اشتہار
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خلافت رابعہ کا درخشندہ دور

((ظہیر احمد خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت))

جیسا کہ احباب جماعت احمدیہ جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ عالمگیر ایک نئے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ قدرت ثانیہ کے پانچویں ظہور کے ساتھ ہی خلافت کے آسمانی نظام کے ذریعہ پھر ایک بار جماعت احمدیہ عالمگیر وحدت و یکجہتی کے ایک ایسے ''حبل اللہ'' میں پرو دی گئی ہے جس کا ایک سرا اگر قادر مطلق خدا کے ہاتھ میں ہے تو دوسرا سرا خلیفہ وقت کے ہاتھ میں تھما دیا گیا ہے۔ یہی وہ حبل اللہ ہے جس کے ذریعہ سے امت مومنین کا خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک مضبوط اور مستحکم رشتہ قائم ہوتا ہے۔ باقی مسلمان اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں کیونکہ وہ جس حبل اللہ پر اعتماد کرتے ہیں اس کا رابطہ کٹ چکا ہے۔ خدا اور ان کے درمیان جو تعلقات ہیں وہ کالعدم ہو چکے ہیں لیکن جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے روشن نشانوں کے ذریعہ اور اس کو ہر آن حاصل ہونے والی آسمانی تائید و نصرت کے ذریعہ دنیا میں بانگ دہل یہ اعلان کر رہی ہے کہ آج دنیا کے پردہ پر کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جس کا ہاتھ عروۃ الوثقیٰ سے پیوند ہے قرب و وصال الٰہی کے تازہ بتازہ پھلوں سے خود بھی متمتع ہوتی ہے اور دنیا جہان کو بھی متمتع کرتی چلی جا رہی ہے وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے۔

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے غیر متوقع وصال پر، خلافت احمدیہ کے ساتھ غیر معمولی وابستگی اور عشق اور محبت کے جو نظارے دنیا نے دیکھے، کس قدر عالمگیر جماعت قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کے ظہور کے لئے اور خلافتِ احمدیہ کے قائم و دائم رہنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری میں مصروف تھی، مساجد ان احمدیوں کے آہ و بکا کی آوازوں سے گونج رہی تھی۔ کروڑوں احمدیوں کی زبان پر ایک ہی دعا تھی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق خدا تعالیٰ دوسری قدرت کے پانچویں مظہر کو ظاہر فرمائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے نتیجہ میں جو صدمہ عالمگیر جماعت کو پہنچا ہے وہ دور ہو اور جماعت احمدیہ پھر آسمانی نظام خلافت حبل اللہ میں منسلک ہو۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ پر اپنا دست شفقت رکھتے ہوئے پھر ایک بار جماعت احمدیہ عالمگیر کو ایک ایسے مضبوط ہاتھ پر جمع کیا جس کی پشت پناہی خالق ارض و سماء خود کر رہا ہے۔ چنانچہ اس موقع پر عالمگیر جماعت نے جس نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا ہے اس کی مثال ناپید ہے یہ سب حضور رحمہ اللہ کی عدیم المثال تربیت کا ہی نتیجہ تھا۔ جیسا کہ حضور انور نے جماعت احمدیہ کو یہ خوشخبری دی تھی:-

''اب انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا جماعت بلوغت کے مقام تک پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بیکا نہیں کر سکے گی۔ اور خلافتِ احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشو و نما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں'' (الفضل ۲۸ جون ۱۹۸۲)

قارئین کرام! یہ وہ پر شوکت اعلان ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنی خلافت کے آغاز میں ہی فرمایا۔ پھر آپ نے اپنی جماعت کی اس رنگ میں تربیت فرمائی اور اس مستحکم عقیدہ پر جماعت کو قائم فرمایا کہ خلیفہ خدا تعالیٰ بناتا ہے۔ بہت سے عمائدین اسلام یہ زعم لے کر اٹھے کہ خلیفۃ المسلمین کہلائیں، یا امیر المومنین کے نام سے پکارے جائیں اور اس کے لئے ظاہری کوشش بھی انہوں نے کی لیکن غیور خدا نے ان کی تمام کوششوں کو ناکام و نامراد کیا۔ بالآخر معاندین احمدیت نے ایسے ناپاک منصوبے بنائے کہ خلافت کے انسٹی ٹیوٹ کو ہی ختم کیا جائے۔ ۱۹۸۴ میں ضیاء الحق کے دور حکومت میں اینٹی احمدیہ آرڈیننس کے اجراء کے ساتھ جماعت احمدیہ کو ابتلاؤں اور آزمائشوں کے ایک تاریک ترین دَور سے دوچار ہونا پڑا۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کی راہ نمائی فرمائی اور مرکز احمدیت معجزانہ رنگ میں ربوہ سے منتقل ہو گئی۔ ملک کے تمام ارباب حل و عقد اس بات کے لئے مامور تھے کہ کسی طرح بھی خلیفۃ المسیح ملک سے باہر نہ جانے پائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام تدبیروں کو پیوند خاک کر دیا اور سالارِ جماعت کو نہایت خیر و عافیت کے ساتھ پُر امن طریق پر بغیر کسی کذب بیانی کے قوانین کے اندر رہتے ہوئے وہاں سے صحیح سلامت ہجرت کر کے لندن تشریف لے گئے۔ مُلا بوکھلا گیا۔ جنرل ضیاء الحق سمیت تمام ارباب حل و عقد مبہوت ہو کر رہ گئے اور ایک دوسرے کے منہ تکتے رہ گئے۔ ع

بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا دَور خلافت کئی پہلو سے نمایاں امتیازی شان کا حامل ہے۔ اس دور میں جس قدر اسلام احمدیت کو فتوحات نصیب ہوئیں اور غلبہ اسلام کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کس قدر پیشگوئیاں پوری ہوئیں اس کا بیان ایک بڑی کتاب کا متقاضی ہے۔ نہ صرف تاریخ اسلام بلکہ تاریخ مذاہب عالم میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ یہ وہ دَور ہے جس میں مشرق مغرب شمال جنوب میں بسنے والے تمام احباب بیک وقت خلافت کے ذریعہ نازل ہونے والے فیوض و برکات سے یکساں متمتع ہوتے رہے اور جدید مواصلاتی نظام کے ذریعہ ساتوں براعظم کے باشندے خلیفہ وقت اور مرکز احمدیت کے ساتھ ایسے مضبوط اور مستحکم رنگ میں وابستہ ہوئے جس کی نظیر تاریخ مذاہب عالم میں نہیں پائی جاتی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ عظیم الشان پیشگوئی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں مشرق و مغرب کے باشندوں کو جمع کر دیا جائے گا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

''اِذا قامَ قائمُ آل محمد جمع الله له اهل المشرق و المغرب'' یعنی جب قائم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی امام مہدی علیہ السلام آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اہل مشرق اور مغرب کو جمع کر دے گا (ینابیع المودہ جلد ۳ صفحہ ۹۰)

ایک اور روایت ہے:-

''عن علی رضی الله عنه قال نادی منادی من السماء ان الحق فی آل محمد'' (الحاوی للفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۱۴۰)

کہ آسمان سے ایک منادی کرنے والا آواز دے گا کہ حق آل محمد کے پاس ہے

قارئین کرام! یہ ایک خاص تقدیر الٰہی معلوم ہوتی ہے کہ جو اجتماع اقوام کی یہ عظیم الشان پیشگوئی اسلام کے نشأۃ اولیٰ کے چوتھے خلیفہ راشد کے ذریعہ کرائی گئی اور اس کی تکمیل اسلام کے نشأۃ ثانیہ میں چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ کے دور خلافت میں اس کا آغاز ہوا۔ اگر بنظر تعمق دیکھا جائے تو اس پیشگوئی کی عظمت و اہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔

قارئین کرام! ۱۰ جون ۱۹۸۲ کو خلافت احمدیہ کے عظیم منصب پر متمکن ہونے کے بعد سے لیکر ۱۹ / اپریل ۲۰۰۳ کو اپنے رفیق اعلیٰ کے پاس جانے تک آپ نے جس رنگ میں خدمات اسلام انجام دیئے وہ ان گنت و بے شمار ہیں ایسے بنیادی اور اصولی حیثیت کی خدمات کی آپ کو توفیق ملی جو ہزارہا فروع پر مشتمل ہیں جس کی وسعت سال ہائے دراز تک ممتد نظر آتی ہے۔ حضور رحمہ اللہ نے اپنے دور خلافت میں اسلام کی سربلندی اور سرفرازی کے لئے الٰہی تائید و نصرت سے جو خدمات سرانجام دیں وہ ضبط تحریر سے بالا اور الفاظ کی تنگ ظرفی سے ارفع و اعلیٰ ہیں۔

خلافت رابعہ اور خوف کا امن میں تبدیل ہونا:

جماعتی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ خلافت رابعہ کے آغاز سے ہی مخالفت کے تلاطم خیز طوفان کا مقابلہ کرنا پڑا۔ دشمن مختلف رنگ میں عوامی سطح پر بھی اور حکومتی سطح پر بھی مخفی سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں مصروف رہے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے ۱۹۷۴ میں ایک ترمیم کے ذریعہ پاکستان میں احمدیوں کو نن مُسلم مائنرٹی قرار دے دیا تھا اور اس خیال خام میں تھا کہ جماعتی ترقی کے راستہ میں روڑے اٹکا سکیں گے۔ لیکن پہاڑ کے اوپر سے بہنے والے پانی کی طرح تیزی کے ساتھ جماعت آگے بڑھتی گئی بالآخر ۱۹۸۳ کے جلسہ سالانہ نے جس میں تین لاکھ فرزندان توحید کا سرزمین ربوہ میں جمع ہو جانا تھا حکومت کے ہوش اڑا دیئے۔ حضور رحمہ اللہ اپنے نور فراست سے یہ سب حالات سمجھ چکے تھے آپ نے نور مصطفوی اور نار بولہبی کے عنوان سے جو خطبات دیئے انہوں نے حاسدین کے جلتے دلوں میں تیل کا کام کیا۔ بالآخر اپریل ۱۹۸۴ میں بدنام زمانہ اینٹی احمدیہ آرڈیننس کا نفاذ ہوا پس پردہ ان کا مقصد یہ تھا کہ خلافت کے نظام کو تہس نہس کر دیا جائے پھر کبھی بھی احمدی ایک ہاتھ پر متحد نہ ہو سکیں وہ اس بات کو بھول گئے کہ ان کے آباء و اجداد سالہائے دراز تک اسی زعم کے ساتھ جماعت کے مقابل پر اٹھ کھڑے ہوئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر نے ان کو پارا پارا کر دیا۔ ایسے صبر آزما دور میں جبکہ پاکستان میں ہزاروں مخلصین جماعت خدا اور اس کے رسول کے نام لینے پر قید و بند کا شکار ہوئے۔ اور احمدیوں کو سنت یوسفی کو از سر نو زندہ کرنے کا موقعہ ملا اور قید میں رہ کر بھی دعوت الی اللہ میں بھرپور حصہ لینے کی توفیق پائی۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ پاکستان کی حکومت نے ظالمانہ، انسانیت سوز قوانین کے ذریعہ جس آسمانی آواز کو دبانے کی کوشش کی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے ایسے سامان کئے کہ حضور رحمہ اللہ کے ذریعہ اسلام کی اس امن بخش تعلیم کو نہ صرف پاکستان کے گھر گھر تک پہنچانے کا انتظام کیا بلکہ دنیا کے تمام براعظموں کے رہنے والے اس آواز کو سننے لگے اور جماعت کے ذریعہ عالمگیر سطح پر جو کام سرانجام دیئے جا رہے ہیں، تبلیغ و اشاعت اسلام اور دعوت الی اللہ کے دلکش و ایمان افروز نظارے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے لگے۔ حضور رحمہ اللہ آغاز خلافت میں ہی اپنی نور فراست اور تفہیم الٰہی سے آنے والے نامساعد حالات اور اس کے توڑ میں اختیار کئے جانے والے آسمانی حربے کے بارے میں آگاہ تھے۔ اور جماعت کو اس بارے میں متنبہ فرمایا تھا۔ چنانچہ ۱۹۸۲ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر پڑھی جانے والی یہ نظم

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو آفتِ ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رخ پلٹ جائے گا رُت بدل جائے گی

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں صدا
تیری آواز اے دشمن بدنوا دو قدم دور دو تین پل جائے گی

یہ اشعار دراصل عظیم الشان پیشگوئی کا رنگ رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے مستقبل قریب میں ہی اس کی تکمیل کے سامان کر دئے۔

خلافتِ رابعہ کے دور کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو اس دور کی نہایت نمایاں دو خصوصیات نظر آتی ہیں:-

اول:۔ اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی تاریخ دہرائی جاتی رہی ہے وہ واقعات جو ۱۹۸۲ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں رونما ہونا شروع ہوئے بعینہ اس سے ملتے جلتے واقعات ۱۹۸۲ سے شروع ہونے والی اس خلافت میں گویا نئے سرے سے ظاہر ہوتے رہے جس سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عہد سعید کی یاد تازہ ہوتی رہی۔

دوم:: بزرگان امت کی پیشگوئیوں کے مطابق اس دور میں جدید مواصلاتی نظام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو عالمی سطح پر نشر و اشاعت کی سہولیات میسر آنے والی تھیں جو ایم ٹی اے کے ذریعہ آج جماعت کو حاصل ہے۔ خلیفہ وقت کی ہدایات سے دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے احمدی بلا توقف آگاہ ہونا اور اس پر عمل کرنا، اتحاد و وحدت کی ایسی لڑی میں منسلک ہو جانا پہلے کبھی بھی دنیا نے ایسا نظارہ نہیں دیکھا تھا۔ یہ دراصل خلافت رابعہ کی نمایاں امتیازی شان میں سے ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۱ مارچ ۱۹۹۴ میں فرمایا:-

ہم ہی ہیں وہ آخرین کے دور میں پیدا ہونے والے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ برکتیں پائیں ہم ہی ہیں وہ صحابہ جن کو آخر میں ہونے کے باوجود اولین سے ملایا گیا تھا اور ہم وہ خوش نصیب ہیں جو سو سال کے بعد پیدا کئے گئے ہیں اس زمانہ میں پیدا کئے گئے ہیں جب مسیح موعود علیہ السلام کی سو سالہ تاریخ اول سے آخر تک دہرائی جا رہی ہے وہ ساری برکتیں اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرما رہا ہے۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا تھا:-

میں نے اپنی خلافت کے بعد پہلے خطاب میں جماعت کو متوجہ کیا تھا کہ یاد رکھو کہ یہ غیر معمولی دن ہیں جن میں ہم داخل ہوئے ہیں۔ ۱۹۸۲ میں پہلا ماموریت کا الہام ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو، اور بیاسی میں ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے قائم فرمایا۔ اس خلافت کے بعد سے وہ ساری تاریخ بیاسی سے لیکر آخر تک دہرائی جا رہی ہے اور دہرائی جائے گی وہ ساری برکتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا کرنی شروع کی تھیں وہ اسی دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ سب اس میں شریک ہیں میں نہیں۔ آپ سب، وہ ساری جماعت جس کو خدا نے آغاز سے لے کر آخر تک کے لئے ان برکتوں کو دیکھنے کے لئے چن لیا۔ اور یہ وہ مبارک اور عظیم دور ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں اس کا شکر کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ ناممکن ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر آنے والا دن ہمارے لئے اور برکتیں لے کر آئے گا۔ ہر آنے والا ہفتہ ہمارے لئے اور برکتیں لے کر آئے گا اور ہر آنے والا مہینہ ہمارے لئے اور برکتیں آسمان سے انڈیلے گا۔ ہر آنے والا سال برکتوں کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کرے گا۔ ہر جانے والا سال برکتیں چھوڑ کر ہمارے لئے جائے گا۔ یہ عظیم دور ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ پس خدا کے شکر کے گیت گاتے ہوئے اس کی حمد و ثناء کرتے ہوئے محمد مصطفیٰ صلعم پر درود بھیجتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ کوئی نہیں جو تمہاری راہ روک سکے۔ (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۲۹ دسمبر ۲۰۰۰)

اس لحاظ سے جب ہم غور کرتے ہیں تو خلافت رابعہ کا درخشندہ دور بے شمار افضال و برکات الٰہیہ کا ایک بحرِ بے کنار نظر آتا ہے۔ خلافت حقہ اسلامیہ کے عظیم منصب پر فائز ہوتے ہی آپ نے جس رنگ میں جماعت کی قیادت فرمائی اور ایسے ایسے منصوبے بنائے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ انسانی دماغ اس کے تصور سے بھی قاصر ہے اور دانشمند طبقہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ واقعی خلافت خدا کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔

اور خلافت کو براہ راست خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہے۔ جماعت احمدیہ کا یہ پختہ عقیدہ ہے اور دنیا نے بچشم خود اس کو مشاہدہ کیا ہے کہ خلیفہ وقت کی طرف سے جو بھی تحریک ہوتی ہے جو بھی منصوبے بنائے جاتے ہیں اس کے پس پردہ منشاء الٰہی کام کر رہا ہوتا ہے اس لئے دربار خلافت سے جو بھی پروگرام مرتب کئے جاتے ہیں وہ بظاہر نامساعد حالات میں، حیرت انگیز طور پر کامیاب ہوتے ہیں۔ یہ دراصل خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا زندہ ثبوت ہوتا ہے۔

خلافت پر متمکن ہونے کے بعد حضور نے جس قسم کے نامساعد حالات کا مقابلہ کیا اور کس قدر دشوار گزار گھاٹیاں آپ کو سر کرنی پڑیں، کس قدر طوفان بے تمیزی سے گزارتے ہوئے سفینہ اسلام کو ساحل عافیت تک پہنچایا وہ آپ کے درج ذیل اشعار سے سمجھا جا سکتا ہے:

جب سے خدا نے ان عاجز کندھوں پر بار امانت ڈالا
راہ میں دیکھو کتنے کٹھن اور کتنے مہیب مراحل آئے
بھیڑوں کی کھالوں میں لپٹے کتنے گرگ ملے رستے میں
مقتولوں کے بھیس میں دیکھو کیسے کیسے قاتل آئے
آخر شیر خدا نے بھر کر ہر بن باسی کو للکارا
کوئی مبارز ہو تو نکلے سامنے کوئی مباہل آئے
ہمت کس کو تھی کہ اٹھتا کس کا دل گردہ تھا نکلتا
کس کا پتہ تھا کہ اٹھ کر، مرد حق کے مقابل آئے
آخر طاہر سچا نکلا آخر ملا نکلا جھوٹا
جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

قارئین کرام! ان اشعار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خلافت رابعہ کا دور کس قدر مصائب و مشکلات سے گھرا ہوا تھا۔ لیکن اس اولوالعزم خلیفہ نے پہاڑوں جیسی رکاوٹوں کو اپنے حسن تدبیر، قوت قدسی، قرب الٰہی کے ذریعہ پاش پاش کر دیا اور احمدیت کے اس قافلہ کو ترقیات و فتوحات کے وسیع شاہراہ پر پہنچا دیا۔ الحمدللہ۔

حضور رحمہ اللہ کا ۲۱ سالہ دور خلافت اس قدر غیر معمولی برکتوں سے معمور ہے کہ اس مختصر مضمون میں چند اہم کارناموں کی طرف اشارہ ہی کیا جا سکتا ہے۔

خلافتِ رابعہ اور دورِ مسیح موعودؑ::

خلافت رابعہ کے مبارک دور کو جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے یہ خصوصیت حاصل رہی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۸۸۲ء میں ماموریت کے الہام سے لیکر ۱۹۰۳ تک جو اہم واقعات اور پر عظمت پیشگوئیاں پوری ہوئی تھیں ان کی صد سالہ جوبلیاں خلافتِ رابعہ کے مبارک دور میں واقع ہوئیں۔ چنانچہ خلافت کے پہلے سال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ماموریت کے الہام پر سو سال پورے ہوئے۔ ۱۸۸۶ میں پیشگوئی مصلح موعود پر سو سال پورے ہوئے اور حضور نے لندن میں اس مناسبت سے منعقدہ خصوصی تقریب سے خطاب فرمایا۔ ۱۹۸۹ میں جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک سو سال پورے ہوئے اور حضور کی قیادت میں عظیم الشان رنگ میں عالم احمدیت نے صد سالہ جشن تشکر منایا اور حضور رحمہ اللہ نے اس موقعہ پر اردو اور انگریزی میں خصوصی پیغام اپنی آواز میں ریکارڈ کروا کر ساری دنیا میں پہنچایا۔ اسی سال ۱۰ نومبر کو حضور کا ایک کشف Friday the Tenth بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا۔ دیوار برلن گرادی گئی اور جماعتی تبلیغ و اشاعت کے راستہ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ ۱۹۹۱ میں صد سالہ جلسہ سالانہ کے تاریخی موقع پر تقسیم ملک کے بعد پہلے خلیفہ کی حیثیت سے حضور رحمہ اللہ قادیان تشریف لائے۔ حضور کی تشریف آوری دراصل قادیان اور ہندوستان کی دیگر جماعتوں کے لئے رحمتوں اور برکتوں کے ایک نئے دور کا آغاز تھا۔ حضور انور کی تشریف آوری کے نتیجہ میں جس قدر برکتیں ہندوستان کو عطا ہوئیں اپنے تو اپنے غیر بھی برملا اعتراف کرتے ہیں۔ امن و امان کے لحاظ سے، مالی فراوانی کے لحاظ سے غیر معمولی اور نمایاں ترقی نصیب ہوئی۔

معاندین و مکفرین کو مباہلہ کا کھلا چیلنج دینا اور بڑے بڑے مکفرین کی مباہلہ کی زد میں آنے سے ہلاکت بھی خلافت رابعہ کی امتیازی شان ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو غیر معمولی فتوحات و ترقیات سے نواز رہا ہے۔

۱۹۹۴ء کو نشان کسوف و خسوف کو سو سال پورا ہونے پر اور ۱۹۹۶ میں لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی کے مذاہب عالم کانفرنس پر بالا ہونے کی یاد میں جشن منایا گیا اسی طرح ۲۰۰۱ میں نیو ملینیم کے آغاز پر دنیا کی ۱۰/۱ آبادی تک پیغام اسلام پہنچانے کی مہم کا آغاز کیا گیا۔ مارچ ۲۰۰۳ میں منارۃ المسیح اور بیت الدعا کے سنگ بنیاد پر ۱۰۰ سال پورے ہوئے اسی طرح خلافت رابعہ کے دور میں مختلف قسم کی صد سالہ تقریبات منائی گئیں۔

خلافتِ رابعہ اور تمکنت دین

حضور رحمہ اللہ کے دور خلافت میں کئی عظیم الشان تحریکیں جاری کی گئیں ان میں سے سب سے پہلی تحریک دعوت الی اللہ کی تحریک تھی جس کے نتیجہ میں ۱۹۹۳ سے عالمی بیعت کا آغاز ہوا۔ اور حضور کی زندگی کے آخری جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ کی عالمی بیعت تک آغوش احمدیت میں نئے آنے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے ترقی کرتے کرتے بیس کروڑ تک جا پہنچی۔ دنیا کے ۱۷۵ ممالک میں جماعت قائم ہو گئی بالخصوص ہندوستان کو اس تحریک کے نتیجہ میں حیرت انگیز ترقی نصیب ہوئی ہے۔ اور جماعت کی بڑھتی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے دو تین سال قبل قادیان میں ایک علیحدہ نظارت، نظارت دعوت الی اللہ قائم فرمائی جس کے پہلے ناظر کے طور پر خاکسار کو مقرر فرمایا۔

وقف نو کی شکل میں جو عظیم اسلامی روحانی فوج تیار کی گئی ہے وہ حضور رحمہ اللہ کی دائمی یادگار کے طور قائم دائم رہے گی۔ اس مبارک تحریک کے ذریعہ آئندہ کئی صدیوں تک اسلام احمدیت کی شاندار خدمات ہوتی رہیں گی۔ ۱۹۸۷ میں شروع ہونے والی تحریک اگرچہ آغاز میں صرف دو سال تک کے لئے تھی لیکن احباب جماعت کی مسلسل درخواست پر حضور نے مزید اس کی توسیع فرمائی۔ بعد ازاں اسے بھی دیگر تحریکوں کی طرح ایک جاری تحریک کے طور پر منظور فرمایا۔

دکھی انسانیت کی خدمت کے لحاظ سے بھی یہ دور نہایت ممتاز دور ثابت ہوا۔ چنانچہ بوسنیا، ترکی، جاپان، ہندوستان اور افریقی ممالک بالخصوص حضور رحمہ اللہ کی بے پایاں شفقت کے مورد بنے۔ انسانیت کی خدمت کے لئے آپ نے لندن اور جرمنی میں ہیومینیٹی فرسٹ کے نام سے ایک آزادانہ رفاہی تنظیم کی منظوری مرحمت فرمائی۔

تراجم قرآن کی اشاعت، مساجد اور دار التبلیغ کے قیام تبلیغی مراکز کی تعمیر میں بھی جو کام ہوا ہے وہ بھی بے شمار ہے۔ نہ صرف ہندوستان اور پاکستان میں یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا یہاں تک کہ جزائر فجی میں بھی آپ کے دور میں مساجد و مشن ہاؤسز کا قیام ہوا ہے۔

ہمدردی بنی نوع انسان::

حضور رحمہ اللہ کے مبارک عہد میں ایک طرف

جماعت احمدیہ کو ایک عالمگیر مقام حاصل ہوا اور ۱۴۷ ممالک میں نہایت منظم طور پر نظام جماعت مستحکم ہوا۔ دوسری طرف بلا امتیاز مذہب وملت بنی نوع انسان کی بے لوث خدمات میں جماعت مشغول رہی۔ روحانی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے بھی بھرپور کوشش کی جاتی رہی چنانچہ قدرتی آفات وزلازل کے موقع پر، آندھی طوفان اور سیلاب کے موقع پر، فرقہ وارانہ فسادات سے متاثر لوگوں کے لئے، بے گھر اور بے روزگار لوگوں کی امداد کے لئے جماعت کوشش کرتی رہی۔ تفصیلی اعداد وشمار جماعتی لٹریچر میں درج ہے۔ یہاں اس کی تفصیل درج کرنا موجب طوالت ہے۔ ۱۹۹۳ کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا یہ وہ سال ہے کہ جسے حضور رحمہ اللہ کے ارشاد پر انسانیت کے سال کے طور پر منایا گیا۔ اور حکومتوں کے سربراہوں کو قیام انسانیت اور حقوق انسانیت کی طرف توجہ دلائی گئی۔

حضور رحمہ اللہ کے دل میں بنی نوع انسان کی شفقت وہمدردی کا جذبہ سمندر کی طرح موجزن تھا۔ تاریخ عالم میں یہ پہلا موقع ہے کہ جب آپ نے نوع انسان کی ہمدردی سے سرشار ہوکر ایم ٹی اے کے ذریعہ ہومیو پیتھک طریق علاج پر مسلسل روزانہ لیکچرز دیئے۔ اس کے علاوہ ایک ضخیم کتاب بھی آپ نے مرتب فرمائی اور اس کی مدد سے اور حضور انور کی کلاس سے استفادہ کرتے ہوئے دنیا بھر میں احمدی ڈاکٹر صاحبان خاص طور پر اس طریق علاج سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ہسپتال اور سکول کے قیام کے ذریعہ جماعت جو خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ بے مثال ہے۔ تعلیمی میدان میں جماعت کی خدمات کا ذکر ایک ضخیم کتاب کا محتاج ہے۔

حضور رحمہ اللہ نے اپنی وفات سے تقریباً دو ماہ قبل اپنی والدہ مرحومہ کی نیکیوں کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے "مریم شادی فنڈ" کے نام سے ایک عظیم منصوبہ کا اعلان فرمایا اور فرمایا یہ تحریک کبھی ختم نہیں ہوگی اور غریب بچیاں خوشی کے ساتھ رخصت ہوجایا کریں گی۔ عالمگیر جماعت نے اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے والہانہ طور پر لبیک کہا۔

پھر ایک بار دنیا نے دیکھا:

احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں کوئی غنی ہوگا
سچے دل اس کی دولت ہیں اخلاص ان کا سرمایہ ہے

علمی میدان میں حضور رحمہ اللہ کا کارنامہ اس قدر ہے کہ جو احاطہ تحریر سے بالا ہے تحریری اور تقریری میدان میں جو علوم ومعرفت کا آپ نے دریا بہا دیا ہے اس کی نظیر ناپید ہے۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل::

ایم ٹی اے کے قیام کے بعد تو آپ کی مصروفیات میں اس قدر اضافہ ہوا ہے کہ دنیا حیران ہے۔ خطبات وخطابات کے علاوہ مختلف ملاقاتیں زبانیں سکھانے کا پروگرام، مجالس سوال وجواب، ہومیوپیتھی کلاسیں، ترجمۃ القرآن کلاس، تفسیر القرآن، غرض کوئی ایسا میدان نہیں جس میں آپ نے فعال رنگ میں حصہ نہ لیا ہو۔ شدید بیماری کے ایام میں بھی کرسی میں بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے رہے۔ ایک عجیب وارفتگی کا عالم تھا اور دل میں ایک ہی جذبہ کارفرما تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری جماعت کو ترقی نصیب ہو۔ دنیا بھر کے احمدیوں کے لئے آپ مجسم دعا تھے۔ آپ کے انفاخ قدسیہ سے لاکھوں کروڑوں مردہ زندہ ہوگئے۔ مردوں کا زندہ ہونا ایک حقیقت بن گیا۔ دنیا نے دیکھا کہ بیک وقت پوری دنیا کے کروڑوں لوگ امام وقت کے ہاتھ پر ایسے متحد ہیں جیسے ایک خاندان کے لوگ مل بیٹھے ہوں۔ یہ سب حضور رحمہ اللہ کی ان تھک محنتوں اور کوششوں کا ہی نتیجہ تھے۔

جیسا کہ مضمون کے آغاز میں ہی اس بات کا ذکر ہوچکا ہے کہ حضور رحمہ کے دور خلافت میں ایم ٹی اے کا اجراء ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج یہ ٹی وی چینل دنیا کا سب سے بڑا چینل ہے۔ ۱۴۷ ممالک میں پھیلا ہوا ہے اور چوبیس گھنٹے مسلسل اس کی نشریات ماشاء اللہ ساری دنیا میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ جماعتی تربیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے نوجوانوں کے اخلاق کی اصلاح اور درستی کے لئے بہت اچھے اچھے تفریحی پروگرام بھی ایم ٹی کے ذریعہ نشر کئے جاتے ہیں واقعی خدا کی طرف سے دجالی طاقتوں کے ذریعہ نوجوانوں کو فحاشی اور جنسی بے راہ روی میں ملوث کرنے اور ان کی طبعی صلاحیتوں اور قوتوں کو زائل کرنے کے لئے جو پروگرام نشر کئے جاتے ہیں اس کا بہترین دفاع ہے ایم ٹی اے۔

حضور رحمہ اللہ کے اس مبارک دور میں ہندوستان اور قادیان کی طرف خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ قادیان میں جدید تعمیرات، گیسٹ ہاؤسز، بیوت الحمد اور جدید ہسپتال وغیرہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ بے شمار بے روزگار نوجوانوں کو حضور انور کی شفقت سے، مالی امداد دی گئی جس سے کہ آج وہ خود کفیل ہیں اور نہایت ہی ممنونیت کے جذبے کے ساتھ حضور کو یاد کرتے ہیں۔

پھر آپ نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں اپنی والدہ محترمہ کے نام پر مریم شادی فنڈ کے نام سے جو فنڈ قائم فرمایا وہ بھی ہمیشہ آپ کی حسین یاد ذہنوں میں مستحضر کرتا رہے گا اور ہر غریب بچی اپنی رخصتی کے موقع پر حضور رحمہ اللہ کے اس عظیم احسان کو محبت اور ممنونیت کے جذبہ سے یاد کرتی رہے گی۔

پس خلافت رابعہ کا مبارک دور بے شمار افضال و برکات الٰہیہ کا دور ہے جن کے شیریں ثمرات سے ہمیشہ جماعت متمتع ہوتی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خلافت احمدیہ کے ساتھ اپنا تعلق اور وابستگی کو مضبوط اور مستحکم کرتے چلے جائیں اور خلافت کے زیر سایہ مقبول خدمات کی توفیق پاتے رہیں۔ آمین۔ ☆

❀❀❀

تیرے آنے سے روشن ہوا ہے جہاں

اے مسیح الزماں اے مسیح الزماں — تیرے دم سے اجالا ہوا ہے یہاں
ہر طرف تیرگی اور ظلمات تھیں — تیرے آنے سے روشن ہوا ہے جہاں
تو نے دین ھدیٰ کو نمایاں کیا — تو نے اسلام کو پھر فروزاں کیا
تو نے قرآں کی عزت کو قائم کیا — تو نے عشق محمدؐ کو تاباں کیا
تیرے آنے سے ہم کو خلافت ملی — تجھ کو پانے سے ہم کو صداقت ملی
بکھرے دانے تھے تو نے سمیٹا ہمیں — اے مسیحا ہمیں تجھ سے وحدت ملی
ہمیں تقویٰ کا وجدان بھی مل گیا — رب کعبہ کا عرفان بھی مل گیا
جو ثریا پہ ایمان تھا جاچکا — تیرے صدقے وہ ایمان بھی مل گیا
اے مسیح الزماں تجھ پہ لاکھوں سلام — میرے مولیٰ کی تجھ پہ ہو رحمت مدام
تیرے آنے سے ہم ہوگئے سرخرو — تیرے پانے سے ہم کو ملا اک نظام

(خواجہ عبدالمومن، اوسلو، ناروے)

بقیہ صفحہ (20)

کہ ایک مسلمان پر امیر کی اطاعت اور فرمانبرداری لازم ہے خواہ وہ اس حکم کو پسند کرے یا نہ کرے ہاں اگر کوئی ایسا حکم ہو جس میں صریح طور پر اللہ تعالیٰ کے کسی قانون کی نافرمانی ہو تو ایسے حکم کو سننا اور ماننا لازم نہ ہوگا۔ (بخاری)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے مواقف آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے طیار حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پس ہر شخص پر فرض ہے کہ وہ اپنے امام کی کامل اطاعت کرے اور جماعتی کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے جماعتی نظام کو مستحکم بنائے کامیابی اور کامرانی کا یہی راستہ ہے اور اسی سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور دینی و دنیوی دونوں طور کی ترقیاں انسان کو ملتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے خلافت کی کامل اور مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی — اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ☆ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

خلافت علیٰ منہاج نبوت کی ضرورت اہمیت اور افادیت

(محمد اسماعیل الپی مبلغ سلسلہ کوچی۔ کیرلہ)

ہم سب خدا تعالیٰ کی رضا اور جنت کے مشتاق ہیں اور اس کے حصول کیلئے کوشاں ہیں بنی نوع انسان جب ارتقاء کے اُس مرحلہ پر پہنچا جہاں کہ اُس کو عقل و فہم عطا ہوا تو خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو خلیفہ بنا کر بھیجا اور اُس کے بعد انسان کو شریعت کے تابع زندگی گذارنے کا حکم صادر ہوا اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی حکم دیا کہ اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ یعنی اے آدم تو اور تیرا ساتھی جنت میں رہ۔ قرآن کریم کے ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی جنت، نظام خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔

اس زاویہ نظر سے قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو جنت اور خلافت کے آپسی تعلقات مزید واضح ہوتے ہیں آیت استخلاف میں خلافت کا وعدہ ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں سے مربوط کیا گیا ہے۔ اھل جنت کی صفات بھی یہی ایمان و عمل صالح قرار دی گئی ہے۔ نیز اس جنت سے بنی نوع انسان کو روکنے والے ابلیس کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰن (حجر آیت نمبر ۴۳) یقیناً جو میرے بندے ہیں ان پر تجھے کوئی غلبہ نصیب نہ ہوگا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو یہ خوشخبری دی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کا عبد بن جائے گا وہ ابلیس کے تلبیسی حملوں سے محفوظ و مامون ہوگا اور عباد بننے کے لئے خلافت سے وابستگی ضروری ہے۔

چنانچہ آیت استخلاف کے آخر میں اس کا نقطہ مرکزی یا معراج یہ بیان ہوا ہے کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ یعنی انعام خلافت کے حقیقی وارثین میری ہی عبادت کریں گے یعنی وہ حقیقی عبد بن جائیں گے۔ منکرین و مکفرین خلافت اور مؤمنین و متبعین خلافت کے اوصاف بھی قرآن کریم نے بڑے واشگاف الفاظ میں بیان فرما دیئے ہیں۔

مؤمنین کی صفت یہ ہے کہ جب ان کیلئے حکم ربانی اُسْجُدُوْا نازل ہوا تو اُن کی کیفیت یہ بن گئی فَسَجَدُوْا کہ وہ ایکدم سجدہ ریز ہوئے اور خلافت کے منکرین کی علامت یہ بیان ہوئی کہ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ کہ انہوں نے انکار اور استکبار سے کام لیا قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ خلافت کی تین صورتیں ہیں اوّل وہ خلافت جس کو نبوت کہا جاتا ہے چنانچہ حضرت آدم اور حضرت داوٗد علیہما السلام کے متعلق لفظ خلیفہ مستعمل ہے دوئم وہ خلافت جو کہ ملوکیت کی صورت میں ہوتی ہے خلافت کی تیسری شکل انبیاء علیہم السلام کی نیابت میں قائم ہونے والی خلافت ہے نبیوں کی نیابت میں گذشتہ قوموں میں بھی خلافت پائی جاتی تھی۔ اس ضمن میں آنحضرتؐ فرماتے ہیں مَا مِنْ نُبُوَّۃٍ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْھَا خِلَافَۃٌ یعنی کوئی بھی نبوت ایسی نہیں گذری جس کے اتباع میں خلافت کا نظام نہ آیا ہو۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰۹)

حضرت مسیح موعودؑ خلافت کے متعلق فرماتے ہیں کہ ''خلیفہ کا معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں'' (ملفوظات صفحہ ۶۶۶ جلد ۲ نیا ایڈیشن)

'' لفظ خلافت کے بارے میں لغات میں مذکور ہے کہ اَلْخَلِیْفَۃُ مَنْ یَّقُوْمُ مَقَامَ الذَّاھِبِ یعنی جانے والے کی جگہ پر آنے والا۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وضاحت اس میں قابل توجہ ہے آپ فرماتے ہیں'' ہر نبی اور رسول کے وقت خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں ایک تغیر اور انقلاب پیدا کرے۔ جس کیلئے ظاہری اسباب کے ماتحت ایک لمبے نظام اور مسلسل جدو جہد کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ ایک آدمی کی عمر بہر حال محدود ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ نبی کے ہاتھ سے صرف تخم ریزی کا کام لیتا ہے اور اس تخم ریزی کو انجام تک پہنچانے کیلئے نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت میں سے قابل اور اہل لوگوں میں یکے بعد دیگرے اس کے جانشین بنا کر اس کے کام کی تکمیل فرماتا ہے یہ جانشین اسلامی اصطلاح میں خلیفہ کہلاتے ہیں''۔ (سلسلہ احمدیہ صفحہ ۳۰۵)

اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ گذشتہ لوگوں کی طرح انہیں بھی زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ آیئے ہم چودہ سو سال قبل آنحضرتؐ کی قائم کردہ جماعت پر نظر ڈالتے ہیں تاج مرسلین خاتم الانبیاء والاصفیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰؐ کے وصال کے غمگین لمحات مسلمان کس طرح بھول سکتے ہیں؟ صحابہ کا یہ عالم تھا کہ بعض غم کے مارے اس بات کو ماننے کیلئے بھی تیار نہیں ہوئے کہ اُن کے محبوب آقا ان سے جدا ہو گئے۔ بعضوں کا یہ حال تھا کہ وہ ایسا کہنے والوں کا سر قلم کرنے پر آمادہ ہو گئے بعض تو حقیقت سے آشنا تھے لیکن اُس تلخ حقیقت کو تسلیم کرنے سے گریز کر رہے تھے اُس وقت تک یہ حال برقرار رہا جب تک حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آکر حقیقت کو قبول کرنے کی نصیحت نہ کی۔ اور اُس بے چینی اور بے قراری کے وقت اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ نہ دلائی۔ پھر آنحضورؐ کے جسد اطہر کے دفنانے سے قبل ہی صحابہ نے متفقہ طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو پہلا خلیفۃ الرسول منتخب کیا۔ عرش ربّ العزت سے منظور شدہ اس برگزیدہ بندہ کے دست مبارک پر سبھی صحابہ نے شرف بیعت کی توفیق پائی۔ بعد میں کسی وقت کسی صحابی سے کسی نے پوچھا مَتٰی بُوْیِعَ اَبُوْبَکْرٍ ؟ کہ ابوبکر کی بیعت کب کی گئی تھی؟ اُس پر اُس صحابی نے جواب دیا کہ ہم نے تو اسی وقت ابوبکر کی بیعت کی تھی جب وہ خلیفہ منتخب ہوئے کیونکہ ہم نے یہ پسند نہیں کیا کہ ایک لحہ بھی بغیر قیادت کے رہیں۔

سامعین کرام! اس بات سے خلافت کی اہمیت اور ضرورت ظاہر و باہر ہے کہ آنحضرتؐ کی نعش مبارک کو دفنانے سے قبل صحابہ متفقہ طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر جمع ہو گئے اُس وقت سارے کے سارے صحابہ نے بلا چوں و چرا بلا جبر و اکراہ صدیق اکبر کے ہاتھ پر شرف بیعت حاصل کی یہی وہ صحابہ ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ سے اسلام سیکھا اور سمجھا اور عملی جامہ پہنایا۔ ان لوگوں کے متعلق ارشاد نبویؐ ہے کہ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں کسی ایک کی بھی پیروی کرو تو تم راہ ہدایت سے حصہ پا سکتے ہو۔

خلیفہ کے مقام اور عظمت اور اہمیت اور افادیت کے بارے میں تاریخ اسلام کا ایک واقعہ پیش خدمت ہے حضرت رسول مقبولؐ نے اپنے وصال سے قبل حضرت اُسامہ بن زید کی قیادت میں ایک لشکر جرار شام کی طرف روانہ کرنے کا حکم دیا ہوا تھا۔ لیکن لشکر کی روانگی سے قبل آنحضورؐ کا وصال ہو گیا آنحضورؐ کی وفات کے بعد حالات یکدم بدل گئے اور سوائے مکہ مدینہ اور طائف کے سارے کے سارے عرب بغاوت پر اُتر آئے ایک طرف مرتدین کا فتنہ زوروں پر تو دوسری طرف مسیلمہ کذاب وغیرہ کا منافقانہ رویہ اپنی انتہاء پر تھا۔ علاوہ ازیں شاہ ایران کسریٰ مسلمانوں پر حملہ کرنے کی تیاری میں مصروف تھا۔ اس کسمپرسی کی حالت میں لشکر اُسامہ کو روکنا از بس ضروری خیال کیا جاتا تھا جلیل القدر صحابہ جن میں حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی موجود تھے خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکرؓ سے عرض کرتے ہیں کہ لشکر اُسامہ کو روک لیا جائے ورنہ مسلمان عورتوں اور بچوں کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں ہوگا دیکھنے بظاہر معقول نظر آنے والی پیش کش تھی لیکن خلیفہ وقت کی فراست کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتی خدا پر پورا پورا توکل کرتے ہوئے آپ نے جواباً فرمایا ابوقحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول کریمؐ کے تیار کردہ لشکر کو روک لے۔ خدا کی قسم اگر پرندے میرے جسم کو نوچ نوچ کر کھا لیں اور عورتوں کی نعشوں کو مدینہ کی گلیوں میں کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی اُسامہ کے لشکر کو نہیں روکوں گا وہ جائے گا اور ضرور جائے گا۔

سامعین! اس لشکر کی کامیابی اور کامرانی نے خلیفہ وقت کے فیصلہ کو درست ثابت کر دیا۔ منافقین اس خیال سے ڈر گئے کہ اس نازک حال میں ایک لشکر شام کی طرف روانہ کر دیا جاتا ہے تو مزید کتنے بڑے لشکر اُن کے پاس ہوں گے یہی خیال مرتدین کو بھی ہوا اور وہ دونوں گروہ بغاوت کا بازار گرم کرنے سے باز آگئے۔ شاہ کسریٰ بھی اسلامی فوج کی روانگی سے کانپ اُٹھا۔

الغرض مسلمانوں میں خلافت راشدہ کا تیس سالہ زمانہ ہر لحاظ سے ترقی اور کامیابی کا دور رہا۔ بڑے سے بڑے مخالف کو بھی اسلام کے مقابلہ کی تاب نہ تھی اور اسلام کے رُعب کے سامنے کسریٰ اور قیصر کی حکومتیں بھی لرزتی اور کپکپاتی تھیں۔ اور شاہراہ غلبۂ اسلام پر کسی کو بھی روڑے اٹکانے کی مجال نہ تھی۔ کامیابی اور کامرانی مسلمانوں کے قدم چومتی رہی اور روحانی نعماء سے بھی مسلمان مستفیض ہوتے رہے۔ لیکن افسوس کہ بعد کے مسلمانوں نے اُس خدائی نظام کی قدر نہ کی ایمان اور عمل صالح کی جگہ وساوس اور بدرسومات نے گھیر لیں۔ جب مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے اپنی خلافت کی نعمت چھین لی اور مسلمان بے یار و مددگار بھٹکتے پھرنے لگے حضرت رسول مقبولؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظالم وسفاک اور جابر و متکبر بادشاہوں کے حکموں کے سامنے سر جھکانے پر مسلمان مجبور ہو گئے اور مسلمانوں میں تفرقہ بازی اور فرقہ بندیاں شروع ہوئیں اسلام کی وحدت و یگانگت ختم ہو گئی اور وہ جنت نما معاشرہ جس کو آنحضرتؐ نے قائم فرمایا تھا اور خلفاء راشدین اور صحابہ کرام نے اپنے خون سے جسکی آبیاری کی تھی جہنم زار بن گیا۔

ہر طرف مسلمانوں پر مصیبت کا دور دورہ شروع ہوا اور مخالفین اپنے تمام زور و طاقت سے اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام حضرت رسول عربیؐ پر حملہ آور ہو گئے۔ مسلمانوں کا رُعب ہاں وہی رُعب جس کے متعلق حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کو دشمنوں پر ایک مہینہ کی مسافت کے برابر رعب دیا گیا ہے

جاتا رہا۔ اور دنیا کی اصلاح و بہبود کے لئے خدائے واحد کی طرف سے قائم کردہ بہترین اُمت ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ کا مصداق اور لَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ کی عملی تصویر بن گئی۔ دنیا کی یہ فاتح قوم ہر میدان میں مفتوح ہوگئی غالب آنے والی اسلامی فوج مغلوب ہوتی رہی گویا کہ ہر صبح مسلمانوں پر ذلت کا پیغام لیکر آنے لگی اور ہر شام ان کیلئے حسرتوں کا سامان مہیا کرنے لگی آخر کیوں؟ اس کا جواب علامہ اقبال کے اس شعر سے واضح ہے کہ

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر اُستوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

مفکرین اسلام خلافت کی ضرورت بہت شدت سے محسوس کرتے رہے اس بارے میں مشہور صحافی مولانا ابوالکلام آزاد مسئلہ خلافت کے بارہ میں رقم طراز ہیں۔

”تمام لوگ کسی ایک صاحب علم و عمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ انکا امام ہو۔ وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان و صداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن و سنت کے ماتحت جو کچھ احکام ہوں ان کی بلاچوں و چرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بے کار ہو جائیں صرف اُسی کا دماغ کار فرما ہو لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ۔ صرف دل ہو جو قبول کریں صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے، ایک انبوہ ہے، جانوروں کا ایک جنگل ہے کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے مگر نہ تو جماعت نہ قوم نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں۔ کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں قطرے ہیں مگر دریا نہیں۔ کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جا سکتی ہیں مگر زنجیر نہیں ہے جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر سکتی ہو“ (مسئلہ خلافت صفحہ 314)

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے اپنی پیاری امت کو زیادہ دیر تک بے یار و مددگار چھوڑنا پسند نہیں فرمایا بلکہ اس کی نگہبانی اور رہنمائی کے لئے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ؑ کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ پھر سے سعید روحیں ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی سعادت پائیں اور حضرت اقدس ؑ نے الٰہی حکموں اور حضرت رسول عربی ؐ کی بشارتوں کے مطابق ایک الٰہی سلسلہ یعنی جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی 26 مئی 1908ء کو حضرت اقدس کی وفات پر پھر ایک بار مؤمنین کی جماعت غمزدہ ہوگئی اور خوف زدہ رہ گئی اس پر اللہ تعالیٰ نے 27 مئی کو حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب بھیروی ؓ کو خلافت کے اعلیٰ منصب پر فائز فرمایا اور حضرت رسول مقبول ؐ کی پیشگوئی ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ پوری ہوئی حضرت اقدس ؑ نے بھی اس بات کی واضح رنگ میں نشاندہی فرمائی تھی آپ ؑ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف رسالہ الوصیت میں تحریر فرمایا ہے۔

”جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا ہے کہ آنحضرت کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی میں خدا تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ (رسالہ الوصیت)

آج مسلم جماعت احمدیہ کے افراد صحابہ کی پیروی میں نظام خلافت کے تحت ایک مضبوط لڑی میں پروئے گئے ہیں اور حضرت رسول کریم ؐ کا قائم کردہ وہ مسلم معاشرہ جس پر آسمان کے فرشتے بھی نازاں ہیں پھر سے قائم ہوگیا اور وہ خلافت جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ دیا ہے لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانوں کی آماجگاہ بن گئی ہے وہاں سے صرف اور صرف سلامتی کی باتیں سنائی دیتی ہیں جیسا کہ جنت کے بارے میں مذکور ہے کہ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلٰمًا سَلٰمًا (56:26:27) یعنی وہ اُس میں کوئی بے ہودہ یا گناہ کی بات نہیں سنتے مگر سلام سلام کا قول۔

آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کی پیشگوئی نہیں بلکہ وعدہ فرمایا ہے لہٰذا خلافت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہونے والا شخص خدا کی طرف سے منتخب ہوتا ہے اور خلیفہ کو بنانا بھی خدا تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ کسی تنظیم یا اشخاص کا۔ چنانچہ تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی ؓ کے بعد بہتوں کو خلیفہ کا جامہ پہنانے کی کوشش ہوتی رہی لیکن خدا کی طرف سے منظور شدہ خلیفہ ان میں ایک بھی نہیں تھا لہٰذا انسانی ہاتھوں سے بنائی ہوئی اُن خلافتوں کی عمر بھی نہایت قلیل عرصہ کیلئے محدود رہی چنانچہ ترکی میں 1909ء کو عبدالحمید ثانی کی ذلت آمیز معزولی کے ساتھ ہی ایک لحاظ سے مسلمانوں میں نام نہاد خلافت کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ اُس کے بعد مسلم دنیا کی نظر کبھی شاہ فیصل پر کبھی شاہ فاروق پر پڑتی رہی لیکن کسی کو بھی خلیفہ بنانے کی توفیق نہیں ملی سچ تو یہ ہے کہ

راگ وہ گاتے ہیں جس کو آسماں گاتا نہیں
وہ ارادے ہیں کہ جو ہیں برخلاف شہریار

الغرض خلافت کا قیام اور دوام خدائی حکموں اور حکمتوں کے تحت ہوتا ہے اور مقام خلافت کی عظمت و عزت بھی اسی میں ہے۔

سامعین خلافت احمدیہ شاہراہ غلبہ اسلام پر گامزن ہے اور دنیا کے چپہ چپہ کونے کونے میں اشاعت اسلام میں مصروف و مشغول ہے آج اگر کسی کو یہ خواہش ہے کہ وہ ایک سچے مسلمان کے طور پر زندگی بسر کرے تو اُس کیلئے آسمانی نظام کے تحت اپنے آپ کو ڈھالنا از بس ضروری ہے کیونکہ آنحضور ؐ نے آخر میں اُن ہی لوگوں کو ناجی فرقہ قرار دیا ہے کہ جو مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِیْ کا منظر پیش کریں حضرت عمر ؓ کی تشریح اس ضمن میں قابل ذکر ہے۔ آپ فرماتے ہیں لَا اِسْلَامَ اِلَّا بِالْجَمَاعَةِ وَلَا جَمَاعَةَ اِلَّا بِالَا مَارَةِ وَلَا اِمَارَةَ اِلَّا بِالَا طَاعَةِ یعنی اسلام کی زندگی تبھی ممکن ہے کہ ایک جماعت ہو جماعت کے لئے ایک امیر المؤمنین کی ضرورت ہے اُس امیر المؤمنین کی اطاعت ہر ایک اپنے اوپر واجب قرار دے۔

سامعین! خلیفہ ایسے ہوتے ہیں جو سوائے خدا کے کسی کے سامنے سر نہیں جھکاتے وہ نڈر اور بے خوف ہوتے ہیں کیونکہ خدا اُن کا مددگار ہوتا ہے اور وہ خدا اور اُس کے رسول کے نقش قدم پر چلتے ہیں دنیا میں اس آسمانی نعمت سے آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی منسلک ہے اور مستفیض ہے آج جماعت احمدیہ دنیا کی تمام ترفرقہ بازیوں سے مبرا ہے اور کسی کو یہ طاقت نہیں کہ جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچائے اور اُس کو خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا کرنے میں کامیاب ہو جائے چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ میں حضرت رسول کریم ؐ کے ایک واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

”پس مجھے کس بات سے ڈراتے ہیں امریکہ کی طاقت ہو یا یہود کی طاقت ہو یا انگریز کی طاقت ہو یا تمام دنیا کی اجتماعی طاقتیں ہوں اگر توحید کی آواز بلند کرتے ہوئے میں پارہ پارہ بھی ہو جاؤں تو خدا کی قسم میرے جسم کا ذرہ ذرہ یہ اعلان کرے گا کہ فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ میں خدائے کعبہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کامیاب ہو گیا اور یہی وہ آواز ہے جو آج دنیا کے تمام احمدیوں کے دلوں سے اور جسموں کے ذرہ ذرہ سے اٹھنی چاہئے۔ (خطبہ جمعہ 25 جنوری 1991)

نیز حضور فرماتے ہیں ”خدا کی قسم! ہمارے بدنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں انہیں کتوں اور چیلوں کو کھلا دیا جائے ہمیں جلا کر خاکستر کر دیا جائے اور ہماری راکھ کو سمندروں کے پانیوں میں بہا دیا جائے تب بھی ہمارے ذرّے ذرّے سے اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی آوازیں بلند ہوں گی“۔

یہ ہے خلافت کی جرأت کا عملی ثبوت یہ ہے استقامت کا معجزہ جو محض خلافت کی وابستگی اور خلافت کی برکت کے نتیجہ میں مؤمنوں کو عطا ہوتا ہے

سامعین کرام! جماعت احمدیہ میں وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کا ایک اور منظر ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آ جاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرنو اس خلیفہ کے ذریعہ استحکام ہوتا ہے۔ (الحکم 14 اپریل 1908ء)

حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وصال کے غم اور دکھ اور الم کی جو حالت جماعت احمدیہ پر گزری اس سے ہم میں سے ہر ایک آشنا ہے ہر احمدی کا چہرہ ایسا غمزدہ تھا گویا کہ اُس کا سارا سرمایہ ہاتھ سے نکل گیا ہو دوسری طرف دشمن خوشیاں منا رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے خوف اور حزن کی اس حالت کو زیادہ دیر رہنے نہیں دیا بلکہ جلد ہی اپنے ایک چنیدہ اور پیارے وجود حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو مسند خلافت پر بٹھا کر جماعت مومنین کے پریشان دلوں پر سکینت نازل فرمائی

جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی یہی سنت چلی آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ایسے موقع پر اس شخص کو کھڑا کرتا ہے جو تقویٰ اور طہارت میں اعلیٰ معیار پر فائز ہو کر نور نبوت کو منعکس کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو کیونکہ رب العالمین کے نور کو انبیاء علیہم السلام اور پھر ان سے خلفاء عظام دنیا میں پھیلاتے ہیں۔

سامعین کرام! اگر جماعت احمدیہ میں خلافت اور اس کی برکت ہے تو صرف اور صرف ایمان اور عمل صالح کی شرائط کو پورا کرنے کی وجہ سے ہے دیگر کوئی وجہ نہیں ہے۔

حضرت امیر معاویہ کا حضرت علی ؓ سے آپ کی خلافت کی دلیل طلب کرنے پر حضرت علی ؓ نے جواب دیا کہ ”میری بیعت تو اُن لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابوبکر عمر اور عثمان کی بیعت کی تھی“ یعنی حضرت علی ؓ صحابہ ؓ کے اعلیٰ معیار کو ظاہر کر رہے تھے کہ وہ مؤمنین اور صالحین کی جماعت تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول ؓ کا ارشاد اس ضمن میں قابل توجہ ہے آپ نے فرمایا ”جو انکا (خلفاء کا) منکر ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمال صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔ (الفضل 17 دسمبر 1913ء)

پس خلافت کی عظیم نعمت کو قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ؓ کی ایک نصیحت اس بارے میں پیش خدمت ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”اے مؤمنین کی جماعت اے عمل صالح کرنے

والو میں تم سے کہتا ہوں کہ خلافت خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گی خدا اس نعمت کو نازل کرتا رہے گا لیکن اگر تمہاری اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم ہو گی تو پھر یہ امر اس کی مرضی پر موقوف ہے کہ وہ چاہے تو اس انعام کو جاری رکھے یا چاہے تو بند کردے پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی سوال نہیں خلافت اُس وقت چھینی جائے گی جب تم بگڑ جاؤ گے پس اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری مت کرو۔ (خلافت راشدہ)

تمکنت دین

حضرات! انعام خلافت کی ایک اہم برکت جو اہم حیثیت رکھتی ہے وہ تمکنتِ دین ہے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو کامل دین اور قرآن شریف کو کامل شریعت کے طور پر نازل فرمایا تھا اور اس دین کے ساتھ تمام نعمتیں اور برکتیں وابستہ کردی گئی ہیں اور رضائے باری، حاصل کرنے کیلئے اسی ایک دین کو خدا تعالیٰ نے منظور اور منتخب بھی فرمایا ہے نیز بڑے واشگاف الفاظ میں فرمایا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الاِسْلَام یعنی خدا کے نزدیک اسلام ہی کامل دین ہے لیکن مکمل کردہ اس دین کی تمکنت اور اشاعت خلافت کے ساتھ منسلک فرمادی ہے۔

چنانچہ آج اکناف عالم میں اشاعت اسلام خلفاء عظام کے ذریعہ ہی ہو رہی ہے اور وہ خدائی بشارت بھی پوری ہو رہی ہے کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ خلافت احمدیہ نے ایشیا یورپ افریقہ امریکہ آسٹریلیا الغرض دنیا کے آخری کناروں تک بھی ندائے توحید کے مراکز قائم کردیے ہیں اور اسپین جیسے تثلیث کے مضبوط قلعوں سے اور روس جیسے مادہ پرست دنیا کے گہواروں سے بھی توحید باری تعالیٰ کے نعرے بلند ہونے لگے ہیں اور آج 176 ممالک میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ آنحضورؐ کے سچے اور مخلص عشاق پیدا ہوگئے ہیں اور بعض وہ عیسائی باشندے جو آنحضرتؐ کو گالیاں نکالنے کے مرتکب ہوتے تھے آج آپ پر درود شریف بھیجنے میں لذت محسوس کرتے ہیں دنیا کے چپہ چپہ میں عبادات الٰہی کے لئے مساجد تیار کرنے میں جماعت احمدیہ خلافت کے زیر قیادت مصروف ہے اور حال ہی میں تثلیث کے مرکز لندن میں Western یورپ کی سب سے بڑی مسجد بیت الفتوح کا افتتاح ہو چکا ہے فالحمد للہ علی ذالک۔

سامعین! بلا مبالغہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں ایک بھی ایسا لمحہ نہیں گذرتا جس میں خلافت احمدیہ کے ذریعہ اللہ اور رسول کا نام بلند نہ ہوتا ہو چنانچہ M.T.A کا نظام اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرات خلافت احمدیہ کی برکات میں سے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ ایک معجزانہ شیریں پھل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ہے جس آسمان کی فضاؤں نے احمدیت کے بدترین مخالف فرعون زمانہ جنرل ضیاء الحق کو پارہ پارہ کرکے راکھ بنا کر پھینک دیا تھا آج وہی آسمان احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے فتح و ظفر کے گیت گارہا ہے۔

بعض ایسے ممالک جو سخت پہرے بٹھا کر پیغام احمدیت کو ملک میں داخل نہیں ہونے دیتے تھے اور زمینی راہیں بند کردی تھیں اُن ممالک میں بھی اللہ تعالیٰ نے تبلیغ احمدیت کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور M.T.A کے درس القرآن درس حدیث درس ملفوظات خلفاء کرام کے خطبات و خطابات ہومیو اور اردو کلاسز Children کلاسز لقاء العرب جیسے مختلف پروگراموں کے ذریعہ M.T.A ہر گھر کی زینت بن گیا ہے۔ نیز خلیفہ وقت آج ہر احمدی گھر کی رونق بن چکے ہیں۔ بچہ بچہ حضور انور سے اپنی محبت اور اخلاص پیش کررہا ہے۔

بیت المال

خلافت احمدیہ کی ایک اور بڑی برکت نظام بیت المال کا قیام ہے مسلم دنیا کے پاس کروڑوں بلکہ اربوں کی مالی وسعت ہے اور شاید دنیا کی کوئی بھی قوم ایسی نہیں کہ مالی لحاظ سے مسلمانوں سے زیادہ مالدار ہو لیکن مسلمانوں کا انفاق فی سبیل اللہ آج بھی سیڑھی کی پہلی منزل پر ہی ہے اگر کچھ خرچ کر بھی رہے ہو تو محض دکھاوے اور ریا کاری کی خاطر نہ ایمان اور اخلاص سے۔ زکوٰۃ کا کوئی مؤثر نظام موجود نہیں بلکہ اُس کو تاوان سمجھنے لگے ہیں اگر کوئی اس ضمن میں خرچ کررہا ہو تو اپنی شیخی اور بڑھائی کی غرض سے اور غرباء پر احسان جتاتے ہوئے لیکن آنحضرتؐ کا چودہ سو سال قبل قائم کردہ نظام بیت المال کا رنگ ہی کچھ اور تھا وہاں حضرت ابوبکرؓ کو یہ اعلان کرنے پر جرأت تھی کہ کوئی بھی کہ میں اونٹ کا زکوٰۃ دوں گا رسی کی زکوٰۃ نہیں دوں گا تو میں اس کے خلاف جنگی کارروائی شروع کروں گا اور غریب پروری اتنی دلنشین تھی کہ آسمان پر فرشتے بھی رشک کرنے پر مجبور تھے۔

آج بیت المال کے صحیح اور کامل نظام سے منسلک ہونا ہو تو صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے وابستگی ہی ایک واحد راہ ہے خلیفہ وقت کی تحریکات پر اپنا سب کچھ فی سبیل اللہ خرچ کرنا عاشقانِ خلافت اپنی سعادت مندی سمجھتے ہیں اور مومنین کی جماعت ہمیشہ اس انتظار میں رہتی ہے کہ حضور انور کا حکم ملے اور وہ مالی قربانی پیش کریں۔

جماعت احمدیہ کا بجٹ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے طفیل کروڑوں سے تجاوز کرکے اربوں تک پہنچ رہا ہے۔ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی پہلی مالی تحریک طاہر فاؤنڈیشن فنڈ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی آخری مالی تحریک مریم شادی فنڈ میں لکھو کھا بلکہ کروڑوں روپے پیش کرنے والے بھی اس مومنین اور صالحین کی جماعت میں موجود ہیں۔

قرآن کریم کی اشاعت

سرور کائنات سرکار دوعالم حضرت رسول عربیؐ کی نسبت فرمان باری تعالیٰ ہے یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ یعنی آنحضرتؐ کلام پاک کی تعلیم دیتے ہیں اور اس کی حکمت سکھاتے ہیں گویا کہ آنحضورؐ کے بعد خلفاء کا بھی وہی کام ہے۔ جس کی شروعات آپ نے از خود جاری فرمائی تھی چنانچہ آنحضورؐ کے بعد خلفاء راشدین اور ان کے بعد حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے بعد خلفاء کرام قرآن کریم کی تعلیم اور اُس کی حکمت سکھانے میں اپنا قیمتی وقت وقف کررکھے ہیں اور قرآن کریم کو اسرائیلی کہانیوں اور افسانوں سے مبرّا اور منزّا کرکے دنیا کے سامنے پیش کرنے کی سعادت خلافت احمدیہ کو حاصل ہے اور دشمنان اسلام کی طرف سے قرآن پر ہونے والے بھی اعتراضات کا مدلل اور مسکت جواب بھی خلفاء عظام ہی دے رہے ہیں الغرض جماعت احمدیہ خود بھی قرآن پاک سے مستفیض ہے اور دنیا کو بھی متمتع کررہی ہے۔

اور جماعت احمدیہ کی تفسیر اور تشریح کی خوبی اور قرآن کریم سے جماعت احمدیہ کی وابستگی کے اغیار بھی معترف ہیں نیز جماعت احمدیہ دنیا کے 57 زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کرچکی ہے جبکہ 43 زبانوں میں ترجمہ زیر کارروائی ہے اور عنقریب 100 زبانوں میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ پیش کرنے کی سعادت بھی خلافت احمدیہ کو نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ

قرب الٰہی کا حصول

اسی طرح سلسلہ خلافت کی ایک بلند مرتبہ افادیت قُربِ الٰہی کا حصول ہے جب حضرت آدمؑ کو پہلا خلیفہ بنا کر مبعوث فرمایا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو صفات الٰہی کا علم بھی دیا تھا کیونکہ ہر دو جہان میں انسانی بقا اس بات پر منحصر ہے کہ ہر ایک صفات الٰہی سے متصف ہوں یعنی صبغۃ اللہ کا مقام حاصل ہو جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ یعنی تیرے رب کا جاہ و حشم باقی رہے گا جو صاحب جلال و اکرام ہے۔ چونکہ صفات الٰہی کا درس اور اُس کی تعلیم خلافت سے وابستہ رہنے سے منسلک ہے کیونکہ خلافت کی برکت سے ہی زندگیوں میں روحانی انقلاب برپا ہو سکتا ہے اور قرب الٰہی نصیب ہو سکتا ہے اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ انبیاء اور خلفاء اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول میں ممد ہوتے ہیں ...... اسی طرح انبیاء اور خلفاء لوگوں کیلئے سہارا ہیں ...... جن کی مدد سے کمزور آدمی بھی اللہ کا قرب حاصل کرلیتا ہے۔

(الفضل 11.9.1938)

یکجہتی اور اتحاد

اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور پراگندہ مت ہو وہ رسی کیا ہے؟ وہ آنحضورؐ کا بابرکت وجود ہی ہے پھر آپ کی نیابت میں قائم ہونے والے خلفائے کرام کے وجود بھی اللہ کی رسی کی مثال ہیں۔

آج اگر مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا ہو سکتا ہے تو صرف اور صرف خدا کی قائم کردہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ یعنی خلافت احمدیہ سے تعلق قائم کرنے سے ہو سکتا ہے کیونکہ خلافت کی حکومت دلوں پر ہوتی ہے اُسی کے ذریعہ سے تالیف قلوب ممکن ہے اور یہی آسمانی نظام اُمت کا شیرازہ مجتمع کرسکتا ہے آنحضورؐ نے اُمت کو نصیحت کی تھی کہ تَلْزَمُوْا جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَھُمْ یعنی جماعت المسلمین اور امام وقت سے جڑے رہو۔

اگر کوئی اس کیلئے تیار نہیں ہوتا تو آنحضرتؐ نے اُس کی موت کو جاہلیت کی موت قرار دیا ہے ہم نہایت ہی ادب کے ساتھ امت مسلمہ کو اس آسمانی نعمت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

خوشخبری

خلافت احمدیہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خوشخبری ہمارے لئے ضرور بضرور موجب ازدیاد ایمان ہے آپ نے فرمایا:

”میں خوشخبری دیتا ہوں کہ آئندہ خلافت کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا جماعت احمدیہ بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے اب کوئی بدخواہ خلافت کا بال بیکا نہیں کرسکتا خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی“۔

(خطبہ فرمودہ ۲۰ جون ۱۹۸۲ء بحوالہ بدر ۱۵ مئی ۱۹۸۶ء)

اس آسمانی نظام کی قدردانی میں ہماری زندگانی ہے اور ہر وقت خلافت کے سامنے ہم میں سے ہر ایک کی صدا یا سیدی انا احقر الغلمانی رہنی چاہئے۔ اور کبھی شیطان رجیم کی طرح انا خیر منہ کے تکبرانہ رویہ کا شائبہ تک نہ ہو اور خدا کرے کہ خلافت احمدیہ کے دوام کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کیلئے ہم ہمہ تن تیار رہیں۔ اور خلافت تک کوئی دشمن نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ جائے آیئے ہم حضرت مصلح موعودؓ کے اس عہد کو ایک مرتبہ پھر تازہ کرتے ہیں جو آپ نے 24 جنوری 1960 کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت سے لیا تھا کہ

”ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کیلئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اُس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے۔ اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ ☆☆☆

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے

فضل حق خان مبلغ سلسلہ احمدیہ کرناٹک (تھلک سرکل)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۔ یعنی تم سب کے سب حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑلو اور پراگندہ مت ہو۔ حبل اللہ سے مراد قرآن کریم بھی ہے اور اسلام بھی۔ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:-

''حبل اللہ سے مراد صرف خلافت حقہ اسلامیہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

پیروی کرو میرے بعد ابوبکر اور عمر کی کیونکہ وہ دونوں خدا تعالیٰ کی وہ لمبی رسی ہیں کہ جس نے ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اس نے ایک نہایت مضبوط قابل اعتماد چیز کو جو کبھی ٹوٹنے کی نہیں، مضبوطی سے پکڑلیا''۔ (ازالۃ الخفاء صفحہ ۶۵)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطبہ جمعہ ۲۴ ؍ جولائی ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن میں قرآنی آیت کریمہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:-

حبل اللہ سے مراد خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہے۔ اور اس کی اطاعت اور بیعت میں داخل ہو کر اس کی غلامی کا دم بھرنا اور یہ کوشش کرتے رہنا کہ اس کی اطاعت سے باہر نہ جایا جائے......

یہی وہ حبل اللہ ہے اور انبیاء کی وفات کے بعد یہ حبل اللہ جاری رہتی ہے اور نبوت کے بعد سب سے اعلیٰ شکل خلافت کی صورت میں ملتی ہے۔

خلافت کے معنی و مطلب

حضرت مسیح موعودؑ بانی جماعت احمدیہ نے خلافت کے معنی اور لفظِ خلافت کا مطلب واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے''۔ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۵۷)

مسلمانوں میں خلافت کے متعلق غلط فہمی

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی آیت استخلاف میں بیان فرمایا کہ ''اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا۔

امت محمدیہ میں خلفا کے تقرر کے اس وعدہ الٰہی کے سلسلہ میں ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

''بعض صاحب آیت وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ کی عمومیت سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ منکم سے صحابہ ہی مراد ہیں اور خلافت راشدہ حقہ انہی کے زمانہ تک ختم ہو گئی اور پھر قیامت تک اس خلافت کا نام و نشان نہیں ہوگا۔ گویا ایک خواب و خیال کی طرح اس خلافت کا صرف تیس برس تک دور تھا اور پھر ہمیشہ کیلئے اسلام ایک لازوال نحوست میں پڑ گیا مگر مَیں پوچھتا ہوں کہ کیا کسی نیک دل انسان کی ایسی رائے ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ کی نسبت تو یہ اعتقاد رکھے کہ بلاشبہ ان کی شریعت کی برکت اور خلافت راشدہ کا زمانہ برابر چودہ سو برس تک رہا لیکن وہ نبی جو افضل الرسل اور خیر الانبیاء کہلاتا ہے اور جس کی شریعت کا دامن قیامت تک ممتد ہے اس کی برکات گویا اس کے زمانہ تک ہی محدود رہیں اور خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ کچھ بہت مدت تک اس کی برکات کے نمونے اس کے روحانی خلیفوں کے ذریعہ سے ظاہر ہوں۔ ایسی باتوں کو سن کر تو ہمارا بدن کانپ جاتا ہے مگر افسوس کہ وہ لوگ بھی مسلمان ہی کہلاتے ہیں کہ جو سراسر چالاکی اور بیباکی کی راہ سے ایسے بے ادبانہ الفاظ منہ پر لے آتے ہیں کہ گویا اسلام کی برکات آگے نہیں بلکہ مدت ہوئی کہ ان کا خاتمہ ہو چکا ہے۔''

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد نمبر ۶ صفحہ ۳۴)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ:-

''جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے یہ دوسرے مسائل کا شکار ہیں۔ اکثر مسلمانوں کے نزدیک خلافت کا سلسلہ چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ پر ختم ہو گیا تھا ان کے بعد خلافت راشدہ نہیں تھی۔ وہ تو خلافت کے نام پر ایک قسم کی بادشاہت اور حکومت تھی اور مسلمانوں کی اکثریت اس حقیقت کو مانتی ہے کہ حضرت علیؓ کے بعد خلافت راشدہ کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد آپ خلافت کو دوبارہ کیسے جاری کر سکتے ہیں لیکن یہ مسلمان اس بات پر رکھتے ہیں کہ اب کسی بھی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ واحد راستہ جو خلافت کو دوبارہ جاری کرنے کا ہے وہ بھی بند ہو چکا ہے۔ یہ ایک بڑا مسئلہ ہے جو آج عالم اسلام کو درپیش ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۲۱ ؍ مئی ۱۹۹۹ء)

عالم اسلام خلافت کا پیاسا ہے

ہم احمدیوں کی یہ خوش بختی ہے کہ ہمیں نعمتِ خلافت سے نوازا گیا ہے۔ ورنہ اس نعمت سے محروم لوگوں کا واویلا دیکھو کہ وہ کیا رونا رو رہے ہیں۔ فروری ۱۹۷۴ء میں مسلم سربراہان کی کانفرنس لاہور میں منعقد ہوئی۔ اس تاریخی موقعہ پر مولانا عبدالماجد دریابادی ایڈیٹر صدق جدید نے ''خلافت کے اندھیرا'' کا عنوان دے کر ایک نہایت بصیرت افروز مضمون لکھا۔ مولانا موصوف لکھتے ہیں:-

''اتنے تفرق و تشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر اور شام کا رُخ کس طرف ہے؟ مصر کدھر اور حجاز اور یمن کی منزل کونسی ہے اور لیبیا کی کونسی؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامیہ کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی؟ ایک اسرائیل کے مقابل پر سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ ترک اور دوسرے فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اور خلافت کو چھوڑ کر قومیتوں کا جو افسوں شیطان نے کان میں پھونک دیا وہ دماغوں سے نہیں نکلتے''۔

(روزنامہ صدق جدید لکھنؤ یکم مارچ ۱۹۷۴ء)

پھر اسی طرح پاکستان کے ایک ریٹائرڈ جج اے آر چنگیز بعنوان ''ایک ریٹائرڈ جج ملزم کے کٹہرے میں لکھتا ہے۔

''تم نے پاکستان کے قیام کے جدوجہد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ پاکستان میں تم اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزارو گے اور خلافت قائم کرو گے۔ مگر پاکستان بنتے ہی تم نے اس عہد کو فراموش کر دیا اور آج تک نظام خلافت قائم نہیں کیا''۔ (روزنامہ نوائے وقت ۳۱ ؍ اکتوبر ۱۹۷۷ء)

لیکن ان بدنصیبوں کو کون بتائے کہ خلفاء کا تقرر خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور یہ نعمت عظمیٰ ان لوگوں کیلئے رکھی ہے جو امنوا وعملوا الصالحات کے مصداق ہیں۔

خلافت کا قیام ضروری اور تا قیامت جاری ہے

حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں فرماتے ہیں۔

ان آیات کو اگر کوئی شخص کامل اور غور کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ اس امت کیلئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنی رکھتا تھا''۔ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۵۷)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی دوسری تصنیف لطیف رسالہ الوصیت میں انبیاء اور رسولوں کے ظہور کو خدا تعالیٰ کی ایک قدرت کے ظہور سے تعبیر فرمایا ہے اور خلفاء کے ظہور کو خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کے ظہور سے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

''سو اے عزیزو! قدیم سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷)

اس امر کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے ''ما کانت نبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ یعنی کبھی کوئی نبوت نہیں ہوتی مگر اس کے بعد خلافت ضرور ہوتی ہے اور آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کی تو آنحضرت ﷺ چودہ سو سال پہلے خبر دے چکے ہیں۔ جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کچھ عرصہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا نبوت کا زمانہ رہے گا پھر خلافت نبوت کے طریق پر قائم ہوگی اور اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کا منشاء ہوگا۔ پھر اس کے بعد جابر حکومتیں شروع ہو جائیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو ختم کر دے گا۔ اور اس کے بعد دوبارہ نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ (مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ باب

الانذار والتحذیر صفحہ ۴۶۶)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت علی منہاج النبوۃ کا نظام دائمی اور تاقیامت ہوگا۔(انشاء اللہ تعالیٰ)

خلیفہ خدا بناتا ہے: شریعت غراء اسلامیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ مقرر کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔حضرت آدمؑ کی پیدائش کے وقت اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا۔''انی جاعل فی الارض خلیفہ''میں ضرور زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔خدا کی عجیب شان ہے کہ جس جس کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اس کی ضرور سخت مخالفت ہوئی ہے۔مخالفت ابتداء میں نیک لوگ بھی کرتے ہیں اور اشرار بھی لیکن نیک لوگوں کو خدا بچا لیتا ہے اور وہ خلیفہ برحق کے آگے سر بسجود ہو جاتے ہیں۔اور ابلیس صفت لوگ اس کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتے ہیں اور اپنے تئیں بڑا سمجھ بیٹھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اپنی تحریرات میں آیت استخلاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو وعدہ دیا ہے کہ تم میں سے ایمانداروں کو جو اصلاح کرنے کے قابل ہوں گے۔زمین میں خلیفہ بناتا رہے گا۔

''یہاں بھی خلیفہ بنانے کے کام کو اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔جیسا کہ اس نے حضرت آدمؑ اور حضرت داؤدؑ کی خلافت اپنی طرف منسوب کی ہے اسی طرح آنحضرت ﷺ کے خلفاء کے تقرر کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔پس کیسے ظالم ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ لوگ خلیفہ بناتے ہیں۔ان کو شرم کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی تکذیب نہیں کرنی چاہئے۔انسان بے چارہ ضعیف البنیان کیا طاقت اور سکت رکھتا ہے کہ وہ دوسروں کو بڑا بنا سکے۔ان الفضل بید اللہ کسی کو بڑا بنانا خدا کے ہاتھ میں ہے کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔انسان کا علم کمزور اس کی طاقت اور قدرت محدود اور ضعیف ہے۔طاقتور مقتدر ہستی کا کام ہے کہ کسی کو طاقت اقتدار عطا کرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تقرر خلافت کسی انسان کے سپرد نہیں کیا۔(ماخوذ الفضل قادیان ۱۰؍دسمبر ۱۹۱۳ء)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:-

''خلافت، اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے۔اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا۔اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا....''

(درس القرآن مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

پھر فرمایا:-

''خلیفہ کا انتخاب ظاہری لحاظ سے بے شک تمہارے ہاتھوں میں ہے۔تم اس کے متعلق دیکھ سکتے ہو اور غور کر سکتے ہو مگر باطنی طور پر خدا کے اختیار میں ہے۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔خلیفہ ہم قرار دیتے ہیں۔اور جب تک تم لوگ اپنی اصلاح کی فکر رکھو گے ان قواعد اور اصولوں کو نہ بھولو گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ضروری ہیں تم میں خدا خلیفہ مقرر کرتا رہے گا اور اسے وہ عظمت حاصل ہوگی جو اس کام کیلئے ضروری ہے''۔

(رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ ۷؍اپریل ۱۹۲۵ صفحہ ۲۴)

اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں۔

''پس خلافت کے متعلق اسلامی نظریہ یہ ہے کہ خلیفہ بناتا تو خدا ہی ہے لیکن اس انتخاب اور تعیین میں وہ امت مسلمہ کو بھی اپنے ساتھ شریک کرتا ہے۔یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ انتخاب بالواسطہ ہوتا ہے اور یہ واسطہ وہ امت مسلمہ ہے جو مضبوطی کے ساتھ اپنے ایمانوں پر قائم اور اپنے ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے والی ہو۔یعنی امت مسلمہ کے دلوں پر تصرف کر کے اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق خلیفہ کا انتخاب کرواتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ جب خلیفہ کا انتخاب امت مسلمہ کی رائے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہو چکے تو پھر امت مسلمہ کو یہ حق نہیں رہتا کہ وہ خلیفہ کو اپنی مرضی سے معزول کر سکے۔پس اللہ تعالیٰ نے خلفاء راشدین کے عزل کو خود اپنے ہاتھ میں رکھا۔جب بھی وہ دیکھے خلیفہ بدلنے کی ضرورت ہے وہ خود اسے وفات دے دے گا۔اور اپنی مرضی اور تصرف کے مطابق امت مسلمہ کے ذریعہ نئے خلیفہ کا انتخاب کروا دے گا۔پس روحانی خلفاء بندوں کے ہاتھوں معزول نہیں ہو سکتے اور جو ایسا سمجھے اس کے اندر نفاق اور بے حیائی کا مادہ ہے۔

ایک خلیفہ کی زندگی میں نئی خلافت کے متعلق سازشیں کرنا یا منصوبے باندھنا یا باتیں پھیلانا یا اس ضمن میں کسی شخص کا نام لینا خواہ وہ شخص پسندیدہ ہو یا غیر پسندیدہ اسلامی تعلیم کے حد درجہ خلاف اور انتہائی بے شرمی اور بے حیائی کی بات ہے اور پاکباز مومن اس قسم کے منافقانہ اور حیا سوز باتوں سے ہمیشہ پرہیز کرتے ہیں۔سچ تو یہ ہے کہ اس قسم کا وہم اور خیال بھی اس کے ذہن میں نہیں آتا اور اگر کسی منافق طبع کو اس قسم کی بات کرتے سنتے ہیں تو سختی سے ایسے شخص کی باز پرس کرتے ہیں''۔

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ اپریل ۱۹۶۴ صفحہ ۲۹-۲۷)

آپ دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

''درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا۔اس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے۔اس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی سکیم کی دنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔

یاد رکھو احمدیت کوئی انسانوں کی از خود بنائی ہوئی کلب نہیں ہے۔یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی ایسی جس کی اللہ تعالیٰ نے خود بنیاد رکھی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی رہنمائی کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقۃ تمام روشنی کا منبع ہے۔اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔یہی جماعت انسانیت کی امیدوں کا مرجع اور اس کے درخشندہ مستقبل کی ضامن خلافت قدرت ثانیہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی دوسری تجلی....

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴؍مئی ۱۹۷۱ء)

۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو خلافت ثالثہ کا انتخاب بعد نماز عشاء عمل میں آیا تھا۔۹ نومبر فجر کی نماز کے بعد حضور نے فرمایا۔

جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے۔جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہو کر رہے گا۔(روزنامہ الفضل ربوہ ۳؍دسمبر ۱۹۶۵ء)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

سارا عالم اسلام مل کر زور لگا لے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتے کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے اور خدا کی پسند اس شخص پر خود انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحب تقویٰ سمجھتا ہے اور اس کے بعد پھر وہ متقیوں کا ایک گروہ اپنے گرد پیدا کرتا ہے۔...اور جو بھی لوگ اس کے ارد گرد اکٹھے ہوتے ہیں وہ نبی کے تقویٰ سے تقویٰ پا کر متقی ہونا شروع ہو جاتے ہیں پھر ان کا انتخاب خدا کا انتخاب کہلاتا ہے۔پس جماعت احمدیہ جب کہتی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو ان معنوں میں خدا بناتا ہے۔پس خلافت کے ساتھ جماعت کے تقویٰ کا بہت گہرا تعلق ہے۔اگر جماعت متقی ہوگی تو اس کا انتخاب خدا کا انتخاب ہوگا۔اس کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر پڑے گی۔اور اس کی عزتوں کا معیار تقویٰ رہے گا۔(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۲؍اپریل ۱۹۹۳ء)

خلیفہ کے کام: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں فرماتے ہیں:-

''خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تاقیامت قائم رکھے۔سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے''۔

پھر آپ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

''جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا ازسر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح واستحکام ہوتا ہے''۔

(الحکم قادیان ۱۴؍اپریل ۱۹۰۸ء)

اس بارے میں قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بہت عمدہ وضاحت فرمائی ہے۔آپ فرماتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی رسول یا نبی کو بھیجتا ہے تو اس سے اس کی غرض یہ نہیں ہوتی کہ ایک آدمی دنیا میں آئے اور ایک آواز دے کر واپس چلا جاوے بلکہ ہر نبی اور رسول کے وقت خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں ایک تغیر اور انقلاب پیدا کرے جس کیلئے ظاہری اسباب کے ماتحت ایک لمبے نظام اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ ایک انسان کی عمر بہرحال محدود ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نبی کے ہاتھ سے صرف تخم ریزی کا کام لیتا ہے اور اس تخم ریزی کو انجام تک پہنچانے کیلئے نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت میں سے قابل اور اہل لوگوں میں یکے بعد دیگرے اس کے جانشین بنا کر اس کے کام تکمیل فرماتا ہے....(بحوالہ ''خالد'' مئی ۱۹۶۰ء)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:-

''سلسلہ خلافت اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق مہدی کی بعثت کے بعد جاری ہوا۔یہ سلسلہ خلافت دنیا کو امت واحدہ بنانے کیلئے قائم ہوا ہے۔اس سلسلہ کا کوئی خلیفہ کبھی بھی کسی علاقے کا حاکم وقت اور بادشاہ وقت نہیں بنے گا اور دنیا کی سیاست میں خلیفۂ وقت نہیں آئے گا۔کیونکہ ملک کی اپنی سیاست ہے اور ہر ملک کے باشندوں کے ساتھ امام وقت اور خلیفۂ وقت نے پیار کرنا ان کی ہدایت کیلئے دعائیں کرنا، ان کو مشورے دینا ان کو اپنے وجود روحانی کا ایک جزو بنانے کی کوشش کرنا ہے تا کہ سب مل کر ایک ہی وجود بن جائیں....

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲؍فروری ۱۹۷۴ء)

پھر فرمایا:-

''خلیفۂ وقت کو اللہ تعالیٰ نے کھڑا ہی اس کام کیلئے کیا ہوتا ہے کہ وہ اپنے نبی متبوع کے ظل کی حیثیت میں وہ سارے کام کرے جو اس نبی نے

کرنے تھے۔ ہم حضرت مسیح موعودؑ کو ایک امتی نبی یقین کرتے ہیں جن کے وجود میں اور جن کی تحریر میں اور جن کے افعال میں حضرت نبی کریم ﷺ کا حسن و احسان رچا ہوا نظر آتا ہے اور آپ اس لئے مبعوث ہوئے کہ ساری دنیا کو اسلام کے، اللہ تعالیٰ کے، اور آنحضرت ﷺ کے حسن و احسان کے جلوے نظر آئیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی ظلیت میں یہی کام آپؑ کے خلفاء کا بھی ہے"۔

(مجلس علم و عرفان لاہور ۱۵-۱۴؍اکتوبر ۱۹۶۹ء غیر مطبوعہ)

آپ نے یکم جولائی ۱۹۶۶ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"خلیفۂ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام یہی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنے والا ہو اور نگرانی کرنے والا ہو کہ عوام سلسلہ حقہ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ وہ قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنے والے ہیں اور اس سے منہ پھیرنے والے نہیں بلکہ اس کی پوری پوری اطاعت کرنے والے ہیں"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۷؍جولائی ۱۹۶۶ء بحوالہ انوار قرآنی صفحہ ۱۷)

خلیفہ وقت اور جماعت احمدیہ ایک ہی وجود ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:-

میرے اور احباب کے وجود میں میرے نزدیک کوئی امتیاز اور فرق نہیں ہے۔ ہم دونوں امام جماعت احمدیہ اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور ایک ہی وجود کے دو زاویے ہیں"۔

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۴ء)

پھر فرمایا:-

اس میں مبالغہ نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کا امام جماعت احمدیہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ یعنی جماعت احمدیہ بغیر امام کے کوئی وجود نہیں رکھتی اور جماعت احمدیہ کا امام، جماعت احمدیہ کے بغیر کوئی وجود نہیں رکھتا۔ پس یہ دونوں دراصل ایک ہی وجود کے نام ہیں اور ان کا باہمی تعلق بڑا گہرا ہے اور بڑا مضبوط اور مستحکم ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۷۵ء)

پھر فرمایا:

"پس امام وقت اور جماعت مل کر سلسلہ عالیہ احمدیہ بنتا ہے جو گویا ایک ہی وجود ہوتا ہے۔ یہ محاورہ روزمرہ ہی استعمال کر سکتے ہیں کہ ایک ہے جماعت اور ایک ہے خلیفہ وقت۔ لیکن یہ دونوں دراصل ایک ہی وجود ہے۔ اور اس وجود کو ہم امت محمدیہ کہہ سکتے ہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اصل میں تو دو فقرے ہیں مگر ایک ہی مفہوم ادا کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دوسرے لوگ ہم سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک امت محمدیہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پس ایک معمول کی کیفیت ہے اور ایک ہنگامی کیفیت ہے۔ ہمارا ردعمل ہر دو صورتوں میں ایک ہی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق قدم اٹھانا ہے جس بات کا کہا جاتا ہے کہ کرو۔ وہ ہم کرتے ہیں"

(مجلس علم و عرفان لاہور ۱۵-۱۴؍اکتوبر ۱۹۶۹ء غیر مطبوعہ)

اسلام کی ترقی و غلبہ خلافت سے وابستہ ہے

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں میں صحیح اسلامی خلافت کا نظام یعنی خلافت راشدہ قائم رہی اسلام کو ترقی و غلبہ نصیب ہوا۔ اور جب مسلمان اپنی بدعملیوں کی پاداش میں اس خدائی انعام سے محروم ہوئے تو اس کے ساتھ ہی ان کی کامیابیوں اور کامرانیوں کا سورج بھی ڈھل گیا۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّةِ کے مطابق مسلمانوں کو خلافت سے نوازا تو خلافتِ راشدہ کے اس بابرکت دور میں جو اگرچہ صرف تیس سال پر محیط تھا۔

اسلام کی شان و شوکت نہ صرف عرب میں بلکہ دنیا کے طول و عرض میں قائم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت مومنین کو جو وعدہ عطا فرمایا تھا کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُوْمِنِیْنَ

اس وعدہ کے مطابق مسلمانوں کو ہر میدان میں اور ہر جہت میں کامیابی اور غلبہ نصیب ہوا۔ کہاں یہ حالت کہ وصال نبوی کے بعد فتنہ ارتداد نے نوبت یہاں تک پہنچا دی تھی کہ مدینہ کے علاوہ صرف ایک یا دو جگہ پر نماز باجماعت ادا کی جاتی تھی اور پھر یہ عالم کہ تیس سال کے اندر اندر مشرق میں افغانستان اور چین کی سرحدوں تک، مغرب میں طرابلس اور شمالی افریقہ کے کناروں تک شمال میں بحر قزوین تک اور جنوب میں حبشہ تک اسلامی پرچم لہرانے لگا خلافت راشدہ میں اسلام کی اس ترقی اور غلبہ کو دیکھ کر آج بھی دنیا انگشت بدنداں ہے۔ اسلام کی ترقی و عروج کا یہ وہ زمانہ تھا کہ کسی بڑے سے بڑے مخالف کو بھی اس کے مقابلہ کی تاب نہ تھی۔ اسلام کی شان و شوکت اور مسلمانوں کے رعب و دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ قیصر و کسریٰ کی عظیم الشان حکومتیں بھی ان کے نام سے لرزتی اور خم کھاتی تھیں۔ حق یہ ہے کہ خلافت راشدہ کے اس سنہری دور میں اسلام کو وہ عظمت اور سربلندی حاصل ہوئی کہ آج بھی جب کوئی انصاف پسند مورخ مڑ کر اس دور پر نظر کرتا ہے تو حیرت کی تصویر بن جاتا ہے۔ اسے سمجھ نہیں آتی کہ صحرائے عرب کے بادیہ نشین فاتح اقوام عالم کیسے بن گئے؟ وہ نہیں جانتا کہ یہ سب خلافتِ راشدہ کا ثمرہ تھا۔ وہ خلافت راشدہ جس کے ساتھ اسلام کے غلبہ کی تقدیر وابستہ ہے۔

اس مبارک اور انعام خلافت کے دور میں اسلام کی ترقی اور سربلندی کا یہ مختصر تذکرہ مکمل نہیں ہو سکتا جب تک خلافت علی منہاج النبوۃ کا تذکرہ نہ کیا جائے۔

چنانچہ ۲۷؍مئی ۱۹۰۸ء کا دن وہ تاریخی دن ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کے ہاتھوں قائم ہونے والی جماعت احمدیہ کو خلافت کے انعام سے نوازا اور انہیں وہ وسیلہ فتح و ظفر عطا فرمایا جس کے ساتھ اسلام کے غلبہ کی تقدیر وابستہ ہے۔ آج اس انعام الٰہی پر ۹۶ برس کا عرصہ پورا ہونے کو ہے۔ خدا گواہ ہے اور ہم اس کے حضور سجداتِ شکر بجالاتے ہوئے اس امر کا اقرار کرتے ہیں ان ۹۶ سالوں کا ایک ایک دن اس بات پر گواہ ہے کہ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو وہ عظمت وہ تمکنت اور عالمگیر ترقی عطا فرمائی ہے جو ایک جاری ساری زندہ و تابندہ معجزہ کا حکم رکھتی ہے۔

حق یہ ہے کہ خدمت و اشاعت اسلام کا جو بیج حضرت مسیح موعودؑ کے مقدس ہاتھوں سے بویا گیا آج خلافت احمدیہ کے زیر سایہ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ پاکیزہ کلمہ کی مثال کی طرح اس درخت کی جڑیں اکنافِ عالم میں مضبوطی سے قائم ہو چکی ہیں۔ اور اس کی شاخوں نے فضا کی وسعتوں کو بھر دیا ہے۔ ہندوستان کی سرزمین سے باہر مشنوں کے قیام کا آغاز خلافت احمدیہ کے دور میں ہوا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو چھیاسی ملکوں میں جماعت احمدیہ باقاعدہ طور پر قائم ہو چکی ہے۔ وہ قافلہ جو ۴۰ فدائیوں کے ساتھ روانہ ہوا تھا آج اس کی تعداد ۲۰ کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اور ہر روز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ قادیان کی گمنام بستی سے اٹھنے والی آواز کی بازگشت آج اکنافِ عالم میں سنائی دے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آواز کو اتنی عظمت اور بلندی عطا کی ہے کہ اقصائے عالم کے دانشور اس کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اسے توجہ سے سنتے اور اس کی صداقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ خلافت کے زیر سایہ تحریک احمدیت نے ایسا عالمگیر تشخص حاصل کر لیا ہے کہ آج دنیا کا کوئی خطہ اس کی برکتوں سے محروم نہیں اور حقیقی معنوں کے اعتبار سے بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ عالم احمدیت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ہر آن اور ہر جگہ عالم احمدیت پر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا سورج ہمیشہ جلوہ گر رہتا ہے اور خدائی نصرتوں کے زیر سایہ عالمگیر غلبۂ اسلام کی یہ موعود صبح لحہ بہ لحہ روشن تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

ساری دنیا میں تبلیغی مراکز کا جال بچھانے کے ساتھ ساتھ خلافت احمدیہ کے زیر سایہ اسلامی لٹریچر کی دنیا بھر کی زبانوں میں اشاعت ایک ایسا کارنامہ ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ لٹریچر کے ضمن میں سب سے اہم قرآن مجید کے تراجم ہیں۔ کیا یہ بات معجزہ سے کم ہے کہ گزشتہ تیرہ سو سال میں ساری دنیا کے مسلمانوں نے جتنی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کئے تھے اس سے دگنی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم خلافت خامسہ تک چند سالوں کے اندر اندر جماعت احمدیہ پیش کرنے کی سعادت پا رہی ہے۔ قرآن مجید کی منتخب آیات، احادیث، اور اقتباسات مسیح موعودؑ دنیا کی ایک سو سے زائد زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ اسلامی لٹریچر غیر معمولی کثرت سے شائع اور تقسیم ہو رہا ہے۔ کتب کی نمائشوں کا وسیع سلسلہ اشاعت اسلام میں مؤثر کردار ادا کر رہا ہے۔ اکناف عالم میں مساجد کی تعمیر میں جماعت احمدیہ کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں مساجد تعمیر کرنے کا سہرہ جماعت احمدیہ کے سر ہے۔ اسلامی تعلیم کو عمل کے سانچہ میں ڈھالتے ہوئے مغربی اور مشرقی افریقہ میں تعلیمی اور طبی اداروں کا قیام اور انسانیت کی بے لوث خدمت ان علاقوں کے لوگوں کے دل اسلام کیلئے جیت رہی ہے لوٹ کھسوٹ کے اس دور میں غرباء، یتامیٰ اور بیوگان کی بے لوث خدمت کے طور پر انہیں بیت الحمد عطا کرنے کی سعادت بھی جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ اسلام کی حرمت و ناموس کی حفاظت اور دفاع میں جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ہی صفِ اوّل میں مثالی کردار ادا کیا ہے اور جہاں تک اسلام کی عظمت اور ترقی کی خاطر قربانیاں دینے اور دیتے چلے جانے کا میدان ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ ہر دور میں ایمان افروز واقعات سے پُر نظر آتی ہے۔ اشاعتِ اسلام کی خاطر جان، مال، وقت اور عزت کے نذرانے اتارنے والی یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنی قربانیوں سے قرونِ اولیٰ کے صحابہ کی یاد کو تازہ کر دیا ہے۔ زندگی سے کسے پیار نہیں ہوتا، لیکن یہی پیاری زندگی پیارے اسلام کی خاطر وقف کرنا۔ اپنے ہونے والے بچوں کو وقف نو میں پیش کرنا، تبلیغ اسلام کی خاطر غریب الوطن ہو جانا اور بالآخر راہِ جہاد میں شہادت پا کر انہی سرزمینوں میں دفن ہو جانا کلمہ طیبہ کی عظمت کی خاطر ماریں کھانا، بیڑیاں پہننا اور وفور محبت سے انہیں چومنا۔ خدا کی محبت کے جرم میں اسیران راہ مولا بننا، اور زندگی کے سالہا سال تاریک کوٹھریوں میں گزار دینا۔ دکھ اٹھانا اور مسکرانا۔ دھمکیوں اور لالچوں کو مومنانہ استقامت سے ٹھکرانا اور وقت آنے پر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے اپنے مقدس خون سے داستانِ وفا رقم کرنا اس ترقی یافتہ زمانہ میں ٹیکنالوجی سے فائدہ اُٹھاتے

باقی صفحہ (4) پر ملاحظہ فرمائیں

خلافت کی ضرورت واہمیت

((طاہر احمد بیگ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان))

خلافت سے زندہ دلوں میں خدا
خلافت غریبوں کا ہے آسرا
نہ کیوں جان و دل ہو اس پر فدا
اسی کے ہے دم سے ہماری بقا
خلافت کا جس کو نہیں احترام
زمانے میں ہوگا نہ وہ شاد کام

یہ بات مسلمہ ہے کہ انبیاء کرام کی بعثت کی غرض قیام توحید ہوتی ہے۔اپنی زندگی میں وہ اپنے مقاصد کو پورا کرنے کیلئے انتہائی جدو جہد کرتے ہیں مگر انسانی تقاضا کے باعث ان کو طبعی عمر گزارنے کے بعد پیغام اجل آجاتا ہے اور وہ اس دار فانی سے رخصت ہوکر دار الجزاء میں چلے جاتے ہیں تو پھر انبیاء کی روحانی قائم کردہ عمارت کو ان کے خلفاء مکمل کرتے ہیں۔انبیاء کی وفات کے بعد ان کی قائم کردہ جماعتوں کو قائم رکھنے کیلئے خلفاء کا سلسلہ نہایت ضروری ہے کیونکہ انبیاء کی بعثت سے قبل لوگ گمراہی وضلالت میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں اور بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔لیکن نبی آکر ان کو متحد کردیتا ہے اور ان میں باہم محبت پیدا کرتا ہے۔اور متنفر دلوں کو متحد بنادیتا ہے۔

اگر نبی کی وفات کے بعد جماعت بغیر کسی جانشین کے چھوڑ دی جائے تو اس کی وحدت ختم ہوجائے گی اور نبی کی تمام کوششیں جو اس نے جماعت کو متحد کرنے میں صرف کی ہوتی ہیں ضائع ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔چنانچہ اس ضمن میں ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ (بحوالہ الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹)

الغرض انبیاء کی جماعتوں کو نمایاں کامیابی اور کامل غلبہ خلفاء کرام کے ذریعہ ہی ہوا کرتا ہے۔چنانچہ رسول کریم صلی الہ علیہ وسلم نے اس امر کو نہایت ہی دلکش پیرائے میں یوں بیان فرمایا ہے کہ:

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

یعنی جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ جماعت بغیر امام کے نہیں ہوتی ہے کیونکہ جماعت کیلئے امام کا ہونا لازمی بات ہے۔ اور امام، جماعت کیلئے ڈھال کی مانند ہوتا ہے۔اور جماعت امام کے سایہ میں روحانی ترقیات طے کرتی چلی جاتی ہے۔پس جتنی اہمیت انبیاء کے کاموں اور ان کے پیغامات کی ہے اتنی ہی اہمیت ان کے خلفاء کو بھی ہے۔انبیاء کے چار کام ہوتے ہیں جو کہ قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں درج ہے:

یَتْلُوا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ (سورۃ الجمعہ)

اس آیت کریمہ کی رو سے نبی کا اول کام یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔یعنی حقیقی تعلیم کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور پھر دوسرا کام یہ ہے کہ جب لوگ اس کی تعلیم کو تسلیم کرلیتے ہیں تو وہ ان کی روحانی تربیت کرتا ہے یعنی ان کو کلام اللہ سکھاتا ہے اور پھر تیسرا کام یہ ہے کہ وہ انکو حکمت سکھاتا ہے اور چوتھا کام یہ ہے کہ وہ ان کو پاک کرتا ہے تو وہ روحانیت کے اعلیٰ مدارج طے کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ انسان کی طاقت میں نہیں ہے کہ وہ ان تمام باتوں کو اپنی زندگی میں پورا کرسکے بلکہ یہ کام عرصہ دراز تک رواں دواں رہتا ہے اس لئے نبی کے بعد خلفاء کرام مقرر کئے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے نبی کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔انتہائی کوشش کرتے ہیں نبی صرف تخم ریزی کرتا ہے آگے بڑھانے کا کام خلفاء کرام کے ذمہ ہوتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اس جہان میں بھی اونچا کرے۔ (بحوالہ الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹)

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو خلافت کی برکات سے آشنا فرمائے تا وہ ظلمات سے نکلکر نور کی طرف آئیں کیونکہ موجودہ دور میں جماعت احمدیہ کے سوا باقی تمام مسلمان خلافت کی برکات وافضال سے محروم ہیں۔ ہماری یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو خلافت کے ساتھ وابستہ فرمائے تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی محبت ان کے دلوں میں قائم ہو اور اسلام کی جو حسین تعلیم ہے وہ تمام دنیا میں پھیل جائے اور ہماری زبانوں سے یہ الفاظ جاری ہوں۔

رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم
جماعت کا قائم ہے اس سے بھرم
نہ ہو گا کبھی اپنا اخلاص کم
بڑھے گا اسی سے ہمارا قدم
اسی سے ہر اک مشکل آسان ہے
گریزاں ہے اس سے جو نادان ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:

''آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا جماعت بلوغت کے مقام تک پہنچ چکی ہے اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بیکا نہیں کرسکے گی۔ اور خلافتِ احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشو ونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں''(الفضل ۲۸ جون ۱۹۸۲)

اللہ ان لوگوں کو ہدایت فرمائے جو خلافت احمدیہ سے دور ہیں اور ان کی روحانی آنکھ کھول دے۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو خلافت کی تمام برکات وافضال سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا وآخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ کا یہ ایمان بڑھتا ہی چلا جائے کہ:

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے
یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے
خلافت کا جب تک رہے گا قیام
نہ کمزور ہوگا ہمارا نظام

☆☆☆

وہ جو وعدہ کیا تھا کہ میں آؤں گا
کس طرح میں جلاتا ہوں دکھلاؤں گا
اب بھی شامل نہ ہو تم تو مِٹ جاؤ گے
اپنے نام و نشاں بھی نہ تم پاؤ گے
ساری دنیا میں دیکھو کہاں کے ہو تم
ہاتھ پر بیعت کر لو یہاں کے ہو تم
کوئی چھوٹا بڑا ہوگا اپنے لئے
ایک صف میں کھڑا ہوگا رَب کیلئے
علم پاکر خدا ہی سے کہتا ہے اب
میں غلامِ محمدؐ ہوں اِک مِرا رَب

(محمد عبد الباسط انور حیدر آبادی حال مقیم دُبئی)

زعماء کرام مجلس انصار اللہ بھارت متوجہ ہوں

نوٹ: دینی نصاب کی تفصیل اب دوبارہ معمولی تصحیح کے ساتھ شائع کی جارہی ہے احباب مطلع رہیں۔

امتحان دینی نصاب مجلس انصار اللہ بھارت برائے سال 2004 جون کے آخری اتوار 27.6.04 کو ہوگا۔

نصاب کی تفصیل

قرآن مجید باترجمہ پارہ واذا سمعوا سورۃ الانعام آیت 43 تا 101	50 نمبر
کتاب ضرورت الامام (مصنفہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) مکمل	25 نمبر
دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ 55 تا صفحہ 103	25 نمبر

علاوہ ازیں امسال دو ماہی مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفصیل درج ذیل ہے

جنوری فروری: الوصیت — مارچ اپریل: تذکرۃ الشہادتین
مئی جون: فتح اسلام — جولائی اگست: ازالہ اوہام نصف اوّل
ستمبر اکتوبر: ازالہ اوہام نصف ثانی — نومبر دسمبر: اسلامی اصول کی فلاسفی

انعامی مقالہ::

اراکین انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کیلئے امسال سے ایک انعامی مقالہ کی تجویز بھی ہے۔انصار حضرات اس سال ''خلافت رابعہ کے برکات'' کے عنوان سے کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ایک مقالہ 31 اگست تک دفتر انصار اللہ بھارت میں بھجوادیں۔ انعام اوّل 1000 روپے انعام دوم 700 روپے انعام سوم 500 روپے۔

نوٹ :: زعماء کرام اس کے مطابق اپنی مجلس کے انصار کو دینی امتحان، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مضمون نویسی کی طرف توجہ دلائیں۔2۔زعماء کرام اپنی مجلس کے لئے جس قدر سوال نامہ کی ضرورت ہو اس سے دفتر انصار اللہ بھارت قادیان کو جلد مطلع فرمائیں۔

خلیفہ خدا بناتا ہے

((صدیق اشرف علی، موگرال، کیرلہ))

ہر مضمون کا ایک عنوان ہوتا ہے مگر جن مضامین کو خدا تعالیٰ اپنی جانب سے عنوان عطا کرتا ہے اس کی اہمیت اور شان اور بڑھ جاتی ہے۔ خلیفہ خدا بناتا ہے یہ بھی ان عنوانوں میں سے ایک عنوان ہے۔ چنانچہ آیت استخلاف میں عمل صالح بجالانے والے مؤمنوں سے جس خلافت حقہ کے قیام کا خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس کو اپنی طرف منسوب کر کے خلافت حقہ کی تائید ونصرت کو اپنے لئے لازم قرار دیا ہے۔ چنانچہ آیت استخلاف میں لیستخلفنھم کے الفاظ کے شروع میں لام تاکید اور درمیان میں نون تشدید آئی ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ باوجود دنیا کی مخالفت کے خدا تعالیٰ خلافت کو ضرور قائم فرمائے گا۔

سہولت کے پیش نظر اس مضمون کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱-وہ منقولی دلائل جو اس مضمون کی تائید میں قرآن کریم، احادیث اور اقوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے کلام میں موجود ہیں۔

۲-اس بات کے بیان میں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے ہیں نیز اس کے نتیجہ میں ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

۳-خلفاء کرام کے خدا ہی کی طرف سے ہونے کے بارہ میں آیت استخلاف میں جو نشانیاں بیان کی گئی ہیں وہ تاریخ کی روشنی میں کس طرح پوری ہوئیں۔

اصل مضمون کو شروع کرنے سے قبل ایک شک کا ازالہ ضروری معلوم ہوتا ہے ہمیں نظر آتا ہے کہ انبیاء کرام کو خدا تعالیٰ براہ راست منتخب کرتا ہے مگر جہاں تک خلفاء کا تعلق ہے بظاہر مؤمنین کی جماعت ان کا انتخاب کرتی ہے ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ نبی کی بعثت ایسے وقت میں ہوتی ہے جب ہر طرف ضلالت کا عالم ہوتا ہے تاریکی چھائی ہوتی ہے، اس لئے ایسے وقت میں خدا تعالیٰ خود نبیوں کو منتخب کرتا ہے۔ مگر نبی کی بعثت کے بعد جب مؤمنین اور متقیوں کی ایک جماعت قائم ہو جاتی ہے اور ان تقویٰ شعار لوگوں کی نظر انتخاب ایسے شخص پر جا ٹھہرتی ہے جس کو خدا خلیفہ بنانا چاہتا ہے تو مؤمنوں کو انتخاب کا موقع دیکر خدا تعالیٰ دنیا پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ اب زمین پر مؤمنین کی ایک ایسی جماعت تیار ہو گئی ہے جن کی مرضی میری مرضی کے تابع اور جن کا انتخاب میرا انتخاب ہے۔

قرآن کریم میں اس سے ملتی جلتی مثال ہمیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب تو نے جنگ بدر کے موقع پر دشمنوں کی طرف کنکر اٹھا کر پھینکا تھا تو تُو نے نہیں بلکہ میں نے پھینکا تھا۔ کیونکہ اس میں میری (یعنی خدا کی) مشیت تیرے شامل حال تھی۔ ایسا ہی بیعت رضوان کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ید اللہ فوق ایدیھم یعنی صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ہاتھوں کے اوپر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا کا ہاتھ تھا۔

پس یہ قول خدا تعالیٰ کا بالکل سچا اور برحق ہے کہ خدا ہی خلیفہ بناتا ہے اور یہ قول جماعت مؤمنین کیلئے ایک بہت بڑا شرف ہے اور مؤمنوں کو بھی چاہئے کہ وہ ہر دم اس یقین پر قائم رہیں کہ ہم نہیں بلکہ خدا ہی بناتا ہے۔

مشکوٰۃ میں مسند احمد کے حوالہ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے جس کا ترجمہ یوں ہے:-

حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لیگا پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی پھر جب اللہ تعالیٰ چاہیگا اس کو بھی اٹھا لیگا پھر سختی والی بادشاہت قائم ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس کو بھی اٹھا لیگا۔ اس کے بعد ظالمانہ بادشاہت کا دور آئے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی اٹھا لیگا۔ پھر (بالآخر دوبارہ) نبوت کے طریق پر خلافت کا قیام فرمائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد خاموش ہو گئے۔
(باب الانذار والتحذیر)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم الشان پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی مسلمانوں پر سختی والی بادشاہت کا دور بھی آیا اور ظالمانہ بادشاہت کا دور بھی ان پر گزرا اور ان میں سے بعضوں کو خلافت کا لقب بھی دیا جاتا رہا اور ان دنیاوی خلافتوں سے مسلمانوں کو کسی حد تک اجتماعیت کا فائدہ بھی حاصل ہوتا رہا مگر محض سیاسی اغراض کیلئے قائم شدہ یہ خلافتیں بالآخر اپنی سیاسی موت کا شکار ہو گئیں اور اپنی سیاسی وحدت بھی قائم نہ رکھ سکیں۔ اور بیسویں صدی کے شروع میں ترکی خلافت بھی انگریزوں کی نذر ہو گئی۔

ایک دور میں ترکی خلافت کو بچانے کی بہت کوشش کی گئی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن اس تحریک خلافت سے ایک بات ظاہر ہو گئی کہ مسلمانوں کو خلافت سے کس قدر جذباتی لگاؤ ہے اور ان کے شعور میں یہ بات داخل ہے کہ صرف خلافت کے ذریعہ مسلمانوں میں اتحاد قائم رہ سکتا ہے اور اسلام کو سر بلندی حاصل ہو سکتی ہے اور خلافت کے ذریعہ ہی دین کو استحکام مل سکتا ہے۔

پھر جب خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت علی منہاج نبوت قائم فرمائی تو کسی اور خلافت کو دنیا میں قائم رہنے نہ دیا۔ اور اس خلافت کے مقابل خلافت قائم کرنے کی ہر کوشش کو خدا نے کامیاب ہونے نہ دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

سارا عالم اسلام مل کر زور لگالے اور خلیفہ بنا کر دکھادے وہ نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲؍ اپریل ۱۹۹۳)

پھر فرماتے ہیں:-

یاد رکھیں آپ کی وحدت خلافت سے وابستہ ہے اور امت واحدہ بنانے کا کام خلافت احمدیہ کے سپرد ہے اور کسی کے نصیب میں نہیں ہو سکتا۔ میں خدا کی قسم کھا کر اس مسجد میں اعلان کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے غلاموں کو امت واحدہ بنانے کا کام خدا تعالیٰ نے اس دور میں خلافت احمدیہ کے سپرد کر دیا ہے۔ جو اس سے تعلق کاٹ لیگا اس کی کوئی کوشش خواہ نیکی کے نام پر ہی ہو کبھی بھی کامیاب نہیں ہوگی۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ جولائی ۱۹۹۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلافت کا خدا تعالیٰ کی جانب سے معرض وجود میں آنے کی بات یوں بیان فرماتے ہیں:-

"اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی" (رسالہ الوصیت صفحہ ۷)

پھر فرماتے ہیں:-

جیسا کہ خدا فرماتا ہے میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے اس کے بعد وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے ...... میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے" (رسالہ الوصیت صفحہ ۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کے مطابق اسلام کے دوسرے دور کے پہلے خلیفہ ہوئے ان کا کلام خلافت کے بارہ میں ایک اتھارٹی کا حکم رکھتا ہے آپ فرماتے ہیں:-

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے جس طرح پر آدم اور ابو بکرؓ و عمرؓ کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا"

پھر فرمایا:-

"اگر کوئی کہے انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو پھر سن لو مجھے نہ کسی انسان نے نہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے، نہ کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین سکے"

فرمایا:-

"پس جب میں مر جاؤں گا پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا (بحوالہ بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خلافت کے تعلق میں بڑی سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس موضوع پر بہت سی کتابیں بھی آپ نے لکھی ہیں۔ اور منصب خلافت، خلافت حقہ اسلامیہ جیسی معرکۃ الآراء تقریریں بھی کی ہیں صرف ایک اقتباس یہاں درج کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اے دوستو میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں اور بھی اونچا کرے" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹)

خدا کی طرف سے قائم کردہ خلافت کی برکات اور مؤمنوں کی ذمہ داریاں::

یہاں ضمناً ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ خلیفہ بناتا ہے تو اس کا ہمیں کیا فائدہ ہے یا اس میں کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں اور اس میں مؤمنوں کیلئے کیا پیغام ہے؟ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں تو یہ ایک ضمنی سوال نہیں رہ جاتا بلکہ یہ ایک ضروری اور اہم سوال بن جاتا ہے۔ جس کا جواب جاننا بہت ضروری ہے۔

خدائی جماعت کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ وہ ہمیشہ ایک واجب الاطاعت امام کے تابع ہوتی ہے امام کے بغیر جماعتی زندگی کا تصور ہی فضول ہے جب تک نبی زندہ ہوتا ہے نبی ان کا امام ہوتا ہے اور نبی کی وفات کے بعد خلیفہ وقت ان کا امام ہے۔

پس مؤمنوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی کامل اور مکمل اطاعت بجالائیں جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا نزول ہوتا ہے نیز خدا تعالیٰ اپنی مشیت کو اس کے قائم کردہ

خلافت کے ذریعہ دنیا پر ظاہر فرماتا ہے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (سورہ آل عمران آیت ۱۰۴)

یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور پراگندہ مت ہو۔ پس حبل اللہ کی برکت سے جماعت اختلاف اور افتراق سے بچ جاتی ہے۔

اب رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کے معنی یہ ہیں کہ رسی کو دونوں ہاتھ سے پکڑنا ورنہ ایک ہاتھ سے پکڑنے سے بسا اوقات رسی کے چھوٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ پس اعتقادی رنگ میں خلافت کی اطاعت لازم ہے اور عملی رنگ میں بھی اس کی اطاعت ہونی چاہئے۔

دوسری بات یہ بھی لازم ہے کہ اس اطاعت میں جماعت کا ہر فرد شامل ہو۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب رسہ کشی کی جاتی ہے تو سب ملکر رسہ کھینچتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ دس کھلاڑیوں میں سے ایک کھلاڑی یہ خیال کرے کہ سبھی رسہ کھینچ رہے ہیں اگر اکیلا میں شریک نہ ہوا تو کیا فرق پڑتا ہے! فرق پڑیگا! اور ضرور پڑیگا! ایک کھلاڑی کی یہ نادانی ٹیم کی جیت کو ہار میں بدل دے گی پس خلیفہ وقت جب ہمیں دائیں چلنے کو کہے تو ہمیں دائیں چلنا ہوگا بیٹھنے کیلئے کہے تو ہمیں بیٹھنا ہوگا۔ کھڑے ہونے کے لئے کہے تو ہمارا فرض ہوگا کہ ہم سب کے سب کھڑے ہو جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"تمہارا فرض ہے کہ جب تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تو تم فوراً لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو۔ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے۔ بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے۔ یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفۃ الرسول پر بھی چسپاں ہوتا ہے۔ اور اس کی آواز پر جمع ہو جانا بھی ضروری ہے۔"

(بحوالہ اخبار بدر ۱۵/۲۲ مئی ۱۹۹۷)

اگر کوئی خلیفہ وقت کی اطاعت میں کوتاہی سے کام لیتا ہے یا اس کے فرمان کی بجا آوری میں پوری توجہ سے کام نہیں لیتا تو اس سے اس کی اپنی ذات کو نقصان ہوگا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا:-

"خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے۔ ایک خلیفہ وقت کے اپنے تقویٰ میں اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں جماعت کا جتنا تقویٰ من الحیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی۔ خلیفہ وقت کا ذاتی تقویٰ جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی قیادت اور سیادت جماعت کو نصیب ہوگی۔ یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ترقی کرتی ہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ جون ۱۹۸۲)

خدا خلیفہ بناتا ہے اس بات کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی مرضی اپنی منشاء کو خلیفہ وقت کی زبان سے دنیا پر ظاہر کرتا ہے کیونکہ وہ زمین پر خدا کا نمائندہ ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنی معرکۃ الآراء خطاب "سیر روحانی" میں فرماتے ہیں:-

"پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ یہ میری آواز نہیں میں خدا کی آواز تم کو بتا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اور تم دنیا میں عزت پاؤ اور آخرت میں عزت پاؤ۔"

یہ کوئی معمولی کلام نہیں جن لوگوں نے اپنی کانوں سے اس پر شوکت کلام کو سنا ہے وہ جانتے ہیں کہ اس کلام کی گونج سالہا سال گزرنے کے باوجود ان کے کانوں میں ان کے سینوں میں آج بھی سنائی دے رہی ہے۔ اس کی یاد آج بھی دلوں کو گرما دیتی ہے اور اس کے تصور سے آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

پس یہ موضوع کہ خلیفہ خدا بناتا ہے ایک علمی مضمون ہی نہیں بلکہ عملی مضمون ہے جس کو سمجھ کر ہی مؤمن کو ایک نئی روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی ہر بات پر کان دھرنا ہوگا اور پوری تندہی سے اس پر عمل کرنا ہوگا۔

جب ہم کہتے ہیں خلیفہ خدا بناتا ہے تو اس بات میں ہمارے لئے یہ بھی ایک پیغام ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ اس نعمت کی قدر کریں اور ہم ہمیشہ خلیفہ وقت کیلئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مقاصد عالیہ میں آپ کو کامیاب فرماتا رہے۔ اور ساتھ ہی ہم میں سے ہر ایک حضور اقدس کی خدمت میں دعا کیلئے خط لکھے اور آپ سے ذاتی تعلق قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اس سے جو برکات جماعت کو حاصل ہوتی ہیں ان کا تصور بھی ہم نہیں کر سکتے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اسی طرح انبیاء، خلفاء لوگوں کیلئے سہارے ہیں۔ وہ دیوار نہیں جنہوں نے الٰہی قرب کے راستوں کو روک رکھا ہے بلکہ سونٹے ہیں اور سہارے ہیں جسکی مدد سے کمزور آدمی بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ (الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۴۷)

"وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا کر سکتا ہے" (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۶)

آپ فرماتے ہیں:-

"اللہ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے" (منصب خلافت صفحہ ۶۵)

آپ مزید فرماتے ہیں:-

تم میرے لئے دعا کرو کہ مجھے تمہارے لئے زیادہ دعا کی توفیق ملے اللہ تعالیٰ ہماری ہر قسم کی سستی دور کر کے چستی پیدا کرے۔ میں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی" (منصب خلافت صفحہ ۶۵)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اگر کسی احمدی کو منصبِ خلافت کا احترام نہیں ہے اس سے سچا پیار نہیں ہے اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے ...... خلیفہ وقت کی دعائیں اس کے لئے قبول نہیں کی جائیں گی۔ اُس کے لئے قبول کی جائیں گی جو اخلاص کے ساتھ دعا کیلئے لکھتا ہے"

(روزنامہ الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۸۲)

خلافتِ حقہ کے خدا کی طرف سے ہونے کی نشانیاں::

اب ہم مضمون کے اس حصہ کی طرف آتے ہیں جس میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ آیت استخلاف میں خلافت حقہ کی کیا کیا نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں سے دو نشانیوں کے چند پہلو یہاں بیان کئے جاتے ہیں اس میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کے لئے ان کے دین کو خلافت کے ذریعہ تمکنت بخشتا ہے اور دین کو مضبوطی عطا کرتا ہے۔

دین کو استحکام اور مضبوطی بخشنے کا کام اسلام کے دور اول میں اور پھر دورِ ثانی میں جس خوش اسلوبی اور شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ درجہ بدرجہ پورا کرتا رہا اور اب بھی کرتا جا رہا ہے اس کیلئے محض وقت کی کمی کا عذر ہی کافی نہیں بلکہ اس کی تفصیل بیان کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی قیادت اور حضرت عمرؓ کی فراست خود ایک تاریخ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم جمع کرنے کا جو عظیم کارنامہ کیا وہ خدا کے خلیفہ کے علاوہ اور کون انجام دے سکتا تھا۔ حضرت علیؓ کے زمانہ میں جو علمی کام ہوئے وہ اپنے آپ میں ایک دلیل ہے۔

پھر اسلام کے اس دوسرے دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی دینی و علمی قابلیت، درس و تدریس اور آپ کی عارفانہ قیادت و عظمت کے اپنے تو کیا غیر بھی معترف اور رطب اللسان تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا دور ایسا دور ہے جو احمدیت اور اسلام کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا گیا اور لکھا جائے گا وہ سنگ میل ہے جس سے گزرے بغیر احمدیت کی ترقی کے شاہراہ پر قدم بڑھایا نہیں جا سکتا۔ تحریک جدید وقف جدید کا قیام، تفسیر کبیر کی تصنیف، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ و دیگر ذیلی تنظیموں کا قیام یہ سب قدم بقدم لحہ بلحہ ہمارے ساتھ ہیں اور ہمیں آپ کی یاد دلاتی رہتی ہیں۔ کن کن باتوں کا ذکر کیا جائے اور کن کن کو چھوڑا جائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنی تقریر خلافت حقہ اسلامیہ میں فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یوں ہے۔

مستقبل کا مؤرخ جب اسلام کی تاریخ لکھے گا تو وہ مجبور ہوگا کہ میرا ضرور ذکر کرے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو وہ تاریخ میں ایسی خلاء چھوڑ جائے گا جس کو پر کرنے والا اسے کوئی نہیں ملے گا۔

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

استحکام دین کا یہ کام خلافت ثالثہ میں بھی جاری و ساری رہا اور احمدیت کا یہ قافلہ کامیابی کے شاہ راہ پر رواں دواں آگے بڑھتا رہا اور مضبوط سے مضبوط ہوتا چلا گیا۔

خلافتِ رابعہ کے دور میں دین کو جو تمکنت اور کامیابی حاصل ہوئی اس کا کیا ذکر کیا جائے کہاوت ہے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا:

وقت کم ہے بہت ہے کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

واقعی بہت ہی کم وقت میں آپ نے وہ کام کر دکھائے جس کو دیکھکر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ آپ کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے وہ ترقیات حاصل کیں کہ ان کا مختصر بیان بھی حد امکان سے باہر ہے۔ ہر دن نئی سے نئی کامیابیاں جماعت کے قدم چومتی رہیں۔ آپ نے چند سالوں میں جماعت کو تیز گام ہی نہیں بلکہ دوڑنے کے قابل بنا دیا۔ بلندیاں جماعت کی میراث بن گئیں۔

چند دہائیاں قبل جماعت اپنا ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کی بات کر رہی تھی۔ آپؒ کے وقت میں چوبیس گھنٹے نشر ہونے والی ایم ٹی اے سیٹلائٹ کی بات ہونے لگی۔ آج ایم ٹی اے کے ذریعہ خلیفۂ وقت جماعت کے ہر فرد کے قریب آ چکے ہیں۔ خلیفہ وقت ان کی تربیت اور ان کے دین کی تمکنت کے سامان کرتا ہے۔ آج آپ کی آواز ان کے دلوں کی دھڑکن بن چکی ہے۔ آپ کی مسکراہٹ سے مومنوں کے دل کھل اٹھتے ہیں۔ ایم ٹی اے اب جماعت کی عادت بن چکی ہے۔ وہ خلیفہ وقت سے اس قدر مانوس ہو چکے ہیں کہ کوئی اپنوں سے ایسا مانوس نہیں ہوتا۔

آپ نے سو سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کا عظیم منصوبہ بنایا اور جس میں سے بیشتر تراجم چھپ کر شائع بھی ہو چکے ہیں۔ یہ سب خلافت رابعہ کے ذریعہ جماعت کو حاصل ہونے والی تمکنت اور دین کے استحکام کا ہی نتیجہ ہیں۔

پھر ایک دن وہ آیا جب ہمارے پیارے امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کروڑوں احمدیوں کے دلوں کو دکھی چھوڑ کو خاموشی سے رخصت ہو گئے اور اپنے پیارے مولا سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات سے ایک روز قبل مجلس عرفان میں بیٹھے آپ بہت خوش اور خوب ہنستے دکھائی دیئے شاید اپنے مولا سے ملنے کی خوشی تھی۔ دل مانتا ہی نہیں کہ آپ ہم سے جدا ہوئے ہیں۔ نہیں نہیں وہ ہم سے جدا نہیں ہوئے۔ بلکہ آج بھی ہمارے ساتھ ہیں ہم سے بچھڑ کر اور بھی قریب ہو گئے ہیں۔

19 اپریل 2003ء کا دن ہر احمدی پر بہت بھاری تھا۔ ایک ہو کا عالم تھا ایک سناٹا تھا جو ساری دنیا پر چھایا ہوا تھا کوئی دل اس سانحہ پر یقین کرنے کو تیار نہ تھا۔

پھر جب حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کے جنازہ کو کندھا دیا تو یوں لگا کہ سارے احمدیوں کے غم کے بھار آپ نے اپنے کندھوں پر اٹھا لیا ہو اور ہمیں تسلی دے رہے ہوں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اور یوں مومنوں کے دلوں پر سکینت نازل ہوئی کچھ ان کے دلوں کی ڈھارس بندھی۔ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا میں مذکور خدائی وعدہ پورا ہوا۔

ایسا ہی خلافت حقہ کی دوسری نشانی آیت استخلاف میں یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ خلافت کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدل دیتا ہے۔ نمونہ کے طور پر چند ایک واقعات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

1934 اور 1935 کی بات ہے جب احرار نے جماعت کی سخت مخالفت شروع کی ان دنوں سر سکندر حیات خان پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے ان کی کوٹھی پر احراری لیڈر چوہدری افضل حق صاحب سے اپنی ایک گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"چوہدری افضل حق صاحب ..... باتوں باتوں میں جوش میں آگئے اور ..... کہنے لگے اب تو ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ احمدیہ جماعت کو کچل کر رکھ دیں گے۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا اگر جماعت احمدیہ کسی انسان کے ہاتھ سے کچلی جا سکتی تو کبھی کی کچلی جا چکی ہوتی۔ اب بھی اگر کوئی انسان اسے کچل سکتا ہے تو یقیناً رہنے کے قابل نہیں" (الموعود صفحہ 72-73 ناشر شرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

انہی دنوں آپ نے فرمایا:-

تم احرار کے فتنہ سے مت گھبراؤ۔ خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دیگا کیوں کہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے۔ جو تعلیم مجھے دی گئی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے۔ اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں"

(الفضل مورخہ 30 مئی 1935ء صفحہ 5)

1953ء میں جماعت پر پھر ایک بار شدید خوف کے حالات آئے۔ پاکستان میں حکومت پنجاب اور ملاؤں نے ملکر جماعت کو ختم کرنے کی مکمل سازش تیار کر لی تھی۔ احمدیوں کو شہید کیا گیا ان کی تجارتوں کو نذر آتش کر دیا گیا احمدیوں کو ملازمتوں سے فارغ کر دیا گیا اور کیا کیا ظلم تھے جو ان پر توڑے نہیں گئے۔ ایسے وقت میں خدا کے قائم کردہ خلیفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ میں احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ بھی دعا کرتے رہیں۔ میں بھی دعا کرتا ہوں۔ انشاء اللہ فتح ہماری ہے۔ کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا۔ ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر وہ انشاء اللہ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو وہ میری مدد کیلئے دوڑا آرہا ہے۔ وہ میرے پاس ہے وہ مجھ میں ہے۔ خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر تم اپنے نفوس کو سنبھالو اور نیکی اختیار کرو سلسلہ کا کام خدا خود سنبھالے گا۔" (تاریخ احمدیت جلد 16 صفحہ 200)

پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا پاکستان کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو جس کو ایک عالمی لیڈر بننے کا شوق تھا اور بالخصوص مسلم ممالک میں وہ ایک ہر دلعزیز لیڈر سمجھے جاتے تھے 1973ء میں انہوں نے پاکستانی اسمبلی کے ذریعہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اور انہوں نے ہی لاہور میں رابطہ عالم اسلامی کانفرنس منعقد کر کے شاہ فیصل کو خلیفۃ المسلمین بنانے کی تجویز پیش کی لیکن ان سب باتوں کا انجام کیا ہوا۔ شاہ فیصل اپنے ہی ایک رشتہ دار کے ہاتھ قتل ہو گئے اور پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دیدی گئی اور ایک بار پھر خدا نے ثابت کر دیا خدا ہی ہے جو خلیفہ بناتا ہے۔ انسان نہیں بناتا اور اس کی تائید اور نصرت اس کے مقررہ کردہ خلیفہ کے ساتھ ہے اور وہی ہے جو خوف کی حالت کو امن میں بدل سکتا ہے اور دین کو تمکنت بخش سکتا ہے۔

اور پھر خلافت رابعہ کا روشن دور ہمارے سامنے ہے جماعت پر کیسے کیسے خوف و ہراس کے دور آئے اور دنیا نے ہر موقع پر یہی سمجھا کہ جماعت احمدیہ کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے گا۔ فرعون زمانہ جنرل ضیاء الحق نے اعلان کیا کہ احمدیت کی بربادی میرے ہاتھوں مقدر تھی۔ اس لئے اب میں ہی اس کو مٹاؤں گا۔ اس کیلئے اس نے ہر طرح کے ناپاک منصوبے بنائے اور کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔

ایم-ٹی-اے کی دس سالہ تقریب پر

ہو مبارک صد مبارک ایم ٹی اے کی ٹیم کو — کر رہے ہیں ایم ٹی اے میں خدمت عظیم جو
سال دس پورے کیے ہیں تلک عشرۃ کاملۃ — ایم ٹی اے کی ٹیم کو ہو صد مبارک مرحبا
ایم ٹی اے سے ہورہی تبلیغ اور تشہیر ہے — میرزا طاہر کے یہ خوابوں کی ہی تعبیر ہے
ایم ٹی اے کا کر کے اجراء دیکھ کر ہیں وہ گئے — راہ کٹھن ہموار کر کے آہ رخصت ہو گئے
مخزنِ علوم کر کے بند ایم ٹی اے میں آپ — اس میں اپنی رکھ گئے ہیں پیاری باتوں کی وہ چھاپ
دیکھتا ہوں ان کو اکثر ایم ٹی اے پر روز و شب — پر گلے کیسے ملوں اُن سے یہی حسرت ہے اب
ایم ٹی اے کے واسطے کیا کچھ نہیں وہ کر گئے — کردار وہ عہدِ خلافت کا ہیں اس میں بھر گئے
خلیفۃ المسیح خامس اب حضرت مسرور ہیں — ہم ان سے ملنے کیلئے مجبور کوسوں دور ہیں
دیکھئے اُن کی جدائی کے کٹیں کب ماہ و سال — تیرے سوا میرے خدا کس سے کریں ہم عرضِ حال
ایم ٹی اے بھی ایک نعمت ہے خدا نے ہم کو دی
مولیٰ کا یہ احسان مبشر نہ بھولیں گے کبھی

(محمود احمد مبشر درویش قادیان)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"...... ایک رات پہلے میں یہ عہد کر چکا تھا کہ خدا کی قسم میں احمدیت کی خاطر جان دے دونگا اور دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس سے روک نہ سکے گی۔ اسی رات خدا تعالیٰ نے مجھے ایسی اطلاعات دیں جن کے نتیجہ میں اچانک میرے دل کی کایا پلٹ گئی اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ جماعت کے خلاف کتنی بھیانک سازش ہے جسے ہر قیمت پر ناکام بنانا میرا فرض ہے۔ اور وہ سازش یہ تھی کہ خلیفہ وقت کو قتل کر دیا جائے اور جب جماعت اس پر ابھرے تو نظام خلافت پر حملہ کیا جائے۔ ربوہ کو فوج کے ذریعہ ملیا میٹ کیا جائے اور وہاں خلافت کا نیا انتخاب نہ ہونے دیا جائے اور خلافت کی انسٹی ٹیوشن ہی ختم کر دی جائے"

مگر انجام کیا ہوا۔ خود ضیاء الحق کے پرخچے ہوا میں بکھر گئے۔ خلافت کے خلاف بنائی گئی سازش خدا تعالیٰ کی تقدیر سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی۔ خدا کے خلیفہ نے کیا ہی سچ فرمایا:

کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا
آج بھی اذن ہوگا تو چل جائے گی

حضرت امیر المؤمنین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

اس مخالفت کے بعد جو اگلی مخالفت نظر آرہی ہے وسیع پیمانے پر وہ ایک دو حکومتوں کا قصہ نہیں ہے، اس میں بڑی بڑی حکومتیں ملکر جماعت کو مٹانے کی سازشیں کریں گی۔ جتنی بڑی سازش ہوگی اتنی بڑی ناکامی ان کے مقدر میں لکھی جائے گی ..... وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دیگا۔ اور نشان مٹا دے گا ان کا دنیا سے۔ جماعت احمدیہ کو بہر حال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے کوئی دنیا کی طاقت اس تقدیر کو بہر حال بدل نہیں سکتی" (اخبار بدر 23 اگست 1984ء)

حضور پھر فرماتے ہیں:-

آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے۔ کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اسی شان سے ترقی کرے گی کہ خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہیگی۔" (خطبہ جمعہ 18 جون 1982ء)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ بننے کے ساتھ ایک بار پھر خدا کا یہ نشان ظاہر ہوا اور ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت احمدیہ نے خدا کے نشان کو اپنی آنکھوں سے خود پورا ہوتے ہوئے دیکھا اور غیر بھی اس کے گواہ بنے اور آسمان احمدیت پر ایک نیا ستارہ طلوع ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

خلافت خامسہ کا موجودہ دور اس لحاظ سے ایک انقلابی دور ہے کہ ساری دنیا کے احمدی انتخاب خلافت کے پہلے دن سے اپنے امام کے خطاب کو براہ راست سن اور دیکھ رہے ہیں۔ اور آج ہر احمدی اس بات کا عینی شاہد ہے کہ درحقیقت خدا ہی خلیفہ بناتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے صرف چند مہینوں میں اس وجود کو خدا کی گود میں پروان چڑھتے اور جلد جلد بڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس کی شان کو بلند ہوتے ہوئے اور خدا کی تجلیات کو ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کو خلیفہ وقت کے حق میں نازل ہوتے ہوئے دیکھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ ❀

وعدہ خلافت کا

((حمید اللہ خان افغانی صدر جماعت احمدیہ سہارنپور))

آج کا مسلمان ہر میدان میں، چاہے وہ سیاست سے تعلق رکھتا ہو یا مذہب سے، پسماندگی کا شکار ہے ہر محفل میں تعلیمی پچھڑے پن کا ذکر اکثر ہوتا ہے اس سلسلے میں پندرہ روزہ حق و باطل ناگپور یوں رقمطراز ہے:-

آج کے مسلمان بے لگام جانوروں کی طرح بے امام، بے قاعدہ، بے خلیفہ رہ کر صرف من مانی، آزادانہ و خود غرضانہ زندگی کے عادی ہوگئے ہیں لیکن جب تک وہ ایک مرکز اور ایک امام کے تابع نہیں ہوتے، نظام اسلام میں داخل ہو کر خود کو اس نظام کا تابع نہیں بناتے تب تک ان کی سرفرازیاں لوٹ کر نہیں آسکتی۔ بکھرے خس وخاشاک کا مقدر یہی ہے کہ ہواؤں کی ٹھوکریں ان تنکوں کو نیست و نابود کر کے رکھدیں۔ (جلد ۱۵ شمارہ ۵ صفحہ ۲۰)

مذکورہ بالا عبارت بے شک تلخ سہی، لیکن ہے حقیقت۔ ایک واقعہ یاد آیا۔ سنئے! صد سالہ جشن دار العلوم دیوبند کا درمیانی دن نہایت آب و تاب کے ساتھ اپنے جلوہ میں تمام پروگرام سمیٹے ظہر کے وقت تک پہونچا اور مؤذن نے لاؤڈ سپیکر سے اللہ اکبر کی صدا بلند کی اور ہر رفتار جیسے تھم سی گئی ہو۔ ہر آدمی نماز کی تیاری کرنے لگا یہاں تک کہ چاروں طرف سے مکبرین کی تکبیر کی آوازیں آرہی تھیں اور ان گنت امام امامت کا فریضہ انجام دے رہے تھے یا یوں کہہ لیں کہ ہم نے اللہ کی عطا کردہ رسی کو خود ہی چھوڑ دیا تھا۔ قوم ایک امام کے تابع نہیں تھی بکھری قوم اور بکھرے تنکوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں
(اقبال)

دراصل خطا قوم کی بھی نہیں ہے، کیونکہ اس نے خلافت راشدہ کا دور دیکھا ہی نہیں، ہاں کتابوں میں پڑھا ضرور ہے۔ شنیدہ کہ بود مانند دیدہ۔ قرآن میں حبل اللہ کا ذکر آیا ہے یعنی اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو یا یوں کہہ لیں خلافت راشدہ کی کامل اطاعت و وفاداری ہی عین اسلام ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ دور اول کا ہر مسلمان صرف امام وقت کے ہاتھ پر بیعت ہوتا تھا اور نظام اسلام میں جوق در جوق داخل ہو کر یعنی اللہ کی رسی کو مضبوط تھام کر ہواؤں کا رخ بدل لیتے تھے۔ دور بدلا، خلافت کے نام پر بادشاہت نے جنم لیا اور پیرومرشد کا سلسلہ ہر مسلک اور ہر گروہ میں گھر گھر شروع ہو گیا ہر طرف مرشدوں کی تعداد بڑھتی گئی اور قوم خس وخاشاک کی طرح بکھرتی گئی، مگر ایک امید کی کرن باقی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام قوم کی امامت فرمائینگے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے تمام مسائل حل ہو جائینگے۔ مگر چودھویں صدی آکر چلی بھی گئی مگر مسائل حل نہ ہوئے۔ حالانکہ مخبر صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خبردے چکے تھے کہ میرے بعد خلافت راشدہ تیس سال تک قائم رہے گی، اور اس کے بعد بادشاہت کا دور ہوگا جس کے بعد پھر منہاج نبوت کے طریق پر خلافت راشدہ کا قیام ہوگا، مگر قوم کی یہ حسرت بھی پوری نہیں ہوسکتی کیونکہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا نبوت ختم ہو چکی ہے۔ لہذا امیدوں کا مرکز صرف دار العلوم دیوبند ہی رہ گیا تھا مگر وا ری مسلم قوم کی قسمت؟ دار العلوم قوم کی امامت تو کیا کرتا، خود ہی دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں رہا بلکہ ایک نے دوسرے کے خلاف مقدمات دائر کر دیئے۔ یعنی جو دوسروں کے فیصلے کرتے تھے آج خود مدعی بن چکے ہیں۔ عدالت میں جانے والے دونوں فریق بیک وقت سچے نہیں ہوتے البتہ جھوٹے دونوں ہو سکتے ہیں۔

خاکسار خاندانی لحاظ سے ہمیشہ ہی دیوبند کا عقیدت مند رہا ہے لہذا حالات حاضرہ سے دل دکھتا ہے تو کراہ نکلتی ہے جس کی آواز آپ کے کانوں تک پہنچتی ہے۔

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی سے معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

یہ بھی سچ ہے کہ آج کا مسلمان گروہ در گروہ باہم تقسیم ہے اور ایک گروہ دوسرے گروہ پر حملہ کرنے سے بھی نہیں چوکتا مگر یہ دشمنی تحفظ ختم نبوت کے جھنڈے کے نیچے آکر ختم ہو جاتی ہے۔ اور قادیانیوں کے خلاف سماجی، معاشی اقتصادی، بائیکاٹ کا نعرہ ہی نہیں دیتا بلکہ حکومتی سطح پر احمدیوں کو نیست و نابود کرنے کا منصوبہ بنا کر عمل پیرا ہوتا ہے۔ اب جبکہ بات احمدیوں کی آہی گئی ہے تو ایک احمدی کی زبانی سنئے آج کا احمدی مسلمان بے لگام جانور نہیں ہے اور نہ ہی بے قاعدہ من مانی آزادانہ اور خود غرضانہ زندگی گزارتا ہے بلکہ وہ ایک مرکز اور ایک امام کے تابع ہوتا ہے احمدیوں کی آج پانچویں انٹرنیشنل خلافت ہے۔ یہی وجہ ہے آج پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہر احمدی تسبیح کے دانوں کی طرح امام سے منسلک ہے۔ اور تمام مخالفانہ آندھیوں کے سامنے چراغ روشن رکھے ہوئے ہیں۔ ہر احمدی اپنی بہترین کمائی کا حصہ بیت المال میں مرکزی حکم پر جمع کرتا ہے ایک امام کی آواز پر لبیک کہنا ہر احمدی اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اگر آپ ایماندارانہ تجزیہ کریں تو آپ کی تمام تر مخالفانہ رکاوٹوں کے باوجود جماعت احمدیہ پھیل رہی ہے۔ اور آج ایک بھی پیرومرشد جماعت احمدیہ کے امام کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ واحد امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر کروڑوں ہاتھ بیعت ہیں۔ پورے بیت المال پر ہولڈ ہے بہر حال آپ سے استدعا ہے کہ قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ خلافت کے تعلق سے سورہ نور میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:-

ترجمہ:: تم میں سے جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال بجالائے، ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کو ضرور امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیرائیں گے، اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

(سورہ نور آیت ۵۶)

ترجمہ:: اور نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(سورہ نور آیت ۵۷)

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے سچی خلافت کی پہچان صاف صاف بتلادی ہے کہ منہاج نبوت کے طریق پر جب بھی خلافت کا قیام ہوگا تب یکے بعد دیگرے تین خلیفے ہونا ضروری ہیں کیونکہ آیت میں لیستخلفنھم کا لفظ جمع کے صیغہ میں استعمال ہوا ہے جو تین سے کم پر نہیں بولا جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب منہاج نبوت کے طریق پر خلافت کا قیام عمل میں آیا، الحمد للہ یکے بعد دیگرے چار خلیفہ مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک عالم اسلام ایک ہاتھ پر بیعت ہوتا رہا، سچی خلافت یعنی خلافت راشدہ قائم رہی اور جب دو ہاتھوں پر بیعت ہونے لگی صرف خلافت رہ گئی، راشدہ کا لفظ ہٹ گیا اور رہی سہی خلافت بادشاہت میں تبدیل ہوگئی۔ اللہ نے دو انعاموں کا مشروط وعدہ فرمایا تھا اے بنی اسرائیل! یاد کرو جب ہم نے تم کو بادشاہ اور نبی بنایا۔ بادشاہت تو عوام نے جمہوریت میں تبدیل کر لی اور نبوت کا ہم نے خود ہی انکار کر دیا۔

احمدی حضرات فخریہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس آج پانچویں خلافت ہے، جو یقیناً منہاج نبوت کے طریق پر ہے اللہ تعالیٰ کی نصرت ان کے ساتھ ہے وہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے شرک نہیں کرتے ناشکری اور نافرمانی نہیں کرتے ہیں، بیشک اللہ ان کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیتا ہے وہ نماز قائم کرتے ہیں، مرکزی بیت المال میں تمام رقوم چاہے وہ زکوٰۃ سے متعلق ہوں یا دیگر مدات۔ اللہ کے رسول کی ہدایت کے مطابق ہی جمع اور خرچ کی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیشہ رحم فرماتا ہے۔ سورہ فاتحہ کے تعلق سے ایک شعر درج ذیل ہے۔

مغضوب اور ضالین کی آمد ہے مسلسل
انعمت علیھم کی ہوئی کب سے لڑی بند
ان سادہ مزاجوں سے کوئی اتنا تو پوچھے
افضال خداوند بھی ہوتے ہیں کبھی بند

اسی تعلق میں ایک دوسرا حوالہ پیش خدمت ہے۔ قرآن کریم میں حضرت یوسف کے متعلق بھی لوگوں کے اس دعویٰ کا ذکر ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اگر یہ بات سچی ہوتی تو حضرت محمد ﷺ کیسے یوسف کے بعد مبعوث ہوتے؟ پس یہ محض ان لوگوں کے دعوے ہیں جن کو اللہ کی تقدیر کا علم نہیں ہے۔ ہر چیز بند ہوسکتی ہے مگر اللہ کے فضلوں کی راہ بند نہیں ہوسکتی۔ اس ضمن میں کہ اللہ جھوٹوں کو ہلاک کرتا ہے یہ بھی تنبیہ فرمادی گئی ہے کہ وہ سچوں کی ضرور مدد کرتا ہے۔

اسی طرح کا ایک واقعہ سورہ المؤمن میں بیان ہوا ہے اس وقت جب فرعون نے حضرت موسیٰ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، ایک ایسے شہزادے کا ذکر ملتا ہے جو حضرت موسیٰ پر ایمان لے آیا تھا مگر وہ اسے چھپاتا تھا۔ اس کے سامنے جب موسیٰ کو قتل کرنے کی سازشیں کی گئیں تو وہ اس وقت اس کے اظہار سے باز نہیں رہ سکا اور اپنی قوم کو ایک عظیم الشان تنبیہ کی کہ اگر موسیٰ جھوٹا ہے تو اسے چھوڑ دو جھوٹے از خود ہلاک ہو جایا کرتے ہیں لیکن اگر وہ سچا ہے تو پھر جن چیزوں سے تمہیں ڈراتا ہے ان میں سے بعض تمہیں ضرور آ پکڑیں گی۔ یہاں ہمیشہ کے لئے قوموں کو یہ نصیحت کی گئی ہے کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا کرو۔ اگر وہ جھوٹے ہیں تو وہ خود ہلاک کرے گا۔ لیکن اگر وہ سچے نکلے اور تم نے ان کا انکار کر دیا تو تم ان کے وعید میں سے بعض ضرور اپنے بارے میں پورا ہوتے دیکھو گے۔ چونکہ ان آیات کا تعلق آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا اعلان کرنے والوں سے بھی ہے ان کی تاریخ بتاتی ہے کہ بعینہ یہی معاملہ ان کے ساتھ ہوا، کہ جھوٹے ہلاک کر دیئے گئے اور ان کا نام و نشان بھی تاریخ میں نہیں ملتا (ماخوذ)

انسان کو گمراہ کرے کیوں نہ پھر شیطاں
جب اس کی ہدایت کو نہ ہو پیغمبر کوئی موجود

غور و فکر کے بعد مذکورہ بالا حوالہ جات درست معلوم ہونگے، قیادت کا فقدان ویسے تو تمام قوموں میں موجود ہے، اور رہے گا مگر مسلمانوں میں، جن کا رسول زندہ، جن کا قرآن زندہ، پھر بھی قیادت کا فقدان؟ حالانکہ قرآن کریم سب کے نزدیک لائحہ عمل کی کتاب ہے۔ مگر عمل کرے گا کون؟ ☆☆

نظام خلافت اور اس کی برکات

((شاہ چنگیز خان مبلغ بھدرواہ، صوبہ جموں کشمیر))

ایک نعمت عظمیٰ ہے انعام خلافت
خوش بخت ہیں وہ لوگ ملے جن کو یہ نعمت

قرآن کریم کی تعلیمات اور تاریخ رسالت کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ جب بھی انبیاء کو مبعوث فرماتا ہے تو اس کا یہی منشاء ہوتا ہے کہ روئے زمین پر ایک روحانی انقلاب اور تغیر پیدا کرے۔ جس کے ظاہری اسباب کے ماتحت ایک لمبے نظام اور مسلسل جدو جہد کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ ایک آدمی کی عمر محدود ہوتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نبی سے صرف تخم ریزی کا کام لیتا ہے اور تخم ریزی کو انجام تک پہنچانے کیلئے نبی کے بعد خلافت کا نظام قائم کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ نے قرآن مجید میں امت مسلمہ سے یہ وعدہ فرمایا:-

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفسقون۔ (سورہ نور)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح اس نے ان سے پہلے لوگوں کو بنایا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کی خوف کی حالت کو امن کی حالت میں تبدیل کر دے گا وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہ بنائیں گے اور جو لوگ بعد اس کے بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے۔

اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے جہاں مسلمانوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے وہاں خلافت کی برکات کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ خلافت کی برکات یہ بیان فرمائیں:-

۱-اس سے دین کی مضبوطی ہوگی۔

۲-ہر قسم کی خوف کی حالت امن کی حالت میں بدل جائے گی۔

۳-خلافت سے وابستہ رہنے والوں میں سچی عبادت کا قیام ہوگا۔

۴-شرک ان سے کوسوں دور چلا جائے گا

۵-مگر خلافت سے انکار کرنے والے لوگ فاسق قرار دئے جائیں گے اور غضب الٰہی کے مستحق ہوں گے۔

تاریخ اسلام اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمانوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب تک خلافت راشدہ رہی انہوں نے وہ سب وعدے صفائی کے ساتھ پورے ہوتے ہوئے دیکھے اور مسلمان خلافت کے ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو کر پوری دنیا میں پھیل گئے اور ان کے ذریعہ سے دین کو تمکنت حاصل ہوئی وہ عرب سے باہر نکل کر ایران اور روم میں پہنچے انہوں نے اسلام کی تہذیب و ثقافت کو پھیلایا علوم وفنون دنیا میں تقسیم کئے۔ مگر جب خلافت راشدہ آنحضور کی پیشگوئی کے مطابق ختم ہوگئی تو مسلمان ذلت اور زوال کے گڑھے میں گرنے لگے اور خلافت کی نعمت عظمیٰ ان سے چھن گئی اور وہ قوم جس کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کہ اللہ کی رسی یعنی خلافت کو مضبوطی سے پکڑو اور پراگندہ مت بنو انہوں نے ان احکام خداوندی کو بھلا دیا اور وہ جھنڈا جو مدینہ میں لہراتا تھا اس کی مختلف شاخیں ہوگئیں۔ اس کی وجہ خلافت کا فقدان اور ایک واجب الاطاعت امام کی غیر موجودگی ہے۔

مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کہ:

ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ کہ تم میں خلافت کا نظام قائم ہوگا یعنی آنحضور صلعم کے روحانی فرزند کو ظلی اور بروزی نبوت کے خلعت سے نواز کر اس کے ذریعہ سے پھر سے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ شروع کر دے گا اور راوی کا بیان ہے کہ حضور صلعم اس کے بعد خاموش ہوگئے اس کا مطلب ہے کہ یہ خلافت تا قیامت قائم رہے گی۔

پس یہ خلافت جماعت احمدیہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ سے قائم ہو چکی ہے اور آج خلافت کو قائم ہوئے ۹۶ برس ہو چکے ہیں اس عرصہ میں خلافت کے نظام کے تحت جماعت نے ایسی ترقی کی کہ وہ ۱۷۵ ممالک میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے گاڑ چکی ہے اور وہ کام جو حضرت امام مہدی کی بعثت کی غرض تھا کہ یحی الدین ویقیم الشریعۃ کہ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا آپ کے وصال کے بعد خلافت احمدیہ سے مستفیض ہوتے ہوئے جماعت کے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے انتخاب کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ اس رنگ میں رہنمائی کرتا ہے کہ ان کا انتخاب عین خدا کا انتخاب اور خدا کی منشاء اور خدا کی تقدیر بن کر ظاہر ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس منتخب خلیفہ کے شامل حال ہو جاتی ہے اور جو حیرت انگیز کارنامے اور جو برکات رسالت اس کے وجود سے ظاہر ہوتی ہیں وہ ثابت کر دیتی ہیں کہ انتخاب کرنے والے نمائندوں کی انگلیاں خدا کی تقدیر ہی کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔

چنانچہ اسی حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ مسلمہ میں خلافت کے قیام کی بشارت دیتے ہوئے اپنے رسالہ الوصیت میں کھول کر بیان فرمایا تھا کہ:

’’یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی (المجادلہ) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اسکی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا النور۵۶ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے ــــ

سوائے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جنکی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے‘‘ (رسالہ الوصیت)

خلافت کا نظام ایک ایسی روحانی قوت ہے جس سے الٰہی جماعتوں کی ترقی ہوا کرتی ہے چنانچہ خلیفہ اول کے دور میں جماعت احمدیہ اسلام کا پیغام لیکر عیسائیت کے مرکز لندن میں پہنچی اور پھر رفتہ رفتہ تبلیغ اسلام کا جال ساری دنیا میں بچھا دیا۔

اسی طرح خلافت ثانیہ کے مبارک دور میں جماعت نے اسلام کو جو نعمتیں عطا کیں اس سے کون انکار کر سکتا ہے قرآن مجید کے تراجم لٹریچر اور کتب

شائع ہوئیں اور اسی دور مبارک میں وہ مبارک تحریک "تحریک جدید" قائم ہوئی جو مجلس احرار کا منہ توڑ جواب تھی اور جس کے ذریعہ تبلیغ کا کام تیزی سے پھیلا خلافتِ رابعہ کے دور میں جماعت احمدیہ نے عظیم الشان ترقیات حاصل کیں اور آج ایم ٹی اے کے ذریعہ سے خلیفۂ وقت کی آواز دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے اور کلمہ طیبہ کی آوازیں دنیا میں گونج رہی ہیں۔ خلافت کا نظام جماعت احمدیہ کے علاوہ کسی اور جماعت میں دکھائی نہیں دیتا یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے جو صرف الٰہی جماعتوں کو ملا کرتی ہے یہی احمدیت کی صداقت کا نشان ہے۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

آیت استخلاف میں خلافت کا وہ وعدہ اور برکات آج ہم بڑی شان سے پوری ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ دین مضبوطی سے قائم ہو جائے گا آج جماعت احمدیہ اس کی برکات سے مستفیض ہو کر ایسے مقام پر پہنچ چکی ہے کہ اب اس کے پایۂ ثبات لڑکھڑا نہیں سکتے۔

۱۹ راپریل کے المناک واقعہ کے بعد جبکہ ساری دنیا کے احمدیوں کے دل مجروح و محزون ہو گئے تھے اسلام احمدیت میں ایک ہلچل مچ گئی تھی اور ایک خوف کی حالت طاری ہو گئی تھی مگر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود کی اس پیاری جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے وصال پر بھی اپنی اسی قدرت کا جلوہ دکھایا اور اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مرزا مسرور احمد کو جماعت کا خلیفہ مقرر فرما کر تمام دنیا کے احمدیوں کے دلوں کو ہموم و غموم کے اندھیروں سے نکال کر امن کی حالت میں قائم کر دیا اور خوشیوں اور شادمانیوں سے دلوں کو مالا مال کر دیا جبکہ دشمن اس تاک میں تھا کہ اب یہ جماعت ختم ہو جائے گی مگر جس کا خدا خود حافظ و ناصر ہوا سے کون مٹا سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

"آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے۔ کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی کہ خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔" (خطبہ جمعہ ۱۸ جون ۱۹۸۲ء)

آیت استخلاف کے معاً بعد اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

درحقیقت اقامت الصلوٰۃ بغیر خلیفہ کے نہیں ہو سکتی کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے رشتہ میں پرو یا جائے پس خلافت ہوگی اطاعت رسول بھی ہوگی۔ غرض یہ تمام باتیں خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں اگر خلافت نہ ہوگی تمہاری نمازیں تمہاری زکوٰۃ اور تمہارے دل سے اطاعت رسول کا جاہ بھی اٹھ جائے گا اور تم اس حقیقی انعام کو کبھی نہیں پاسکتے"

اگر یہ تمام برکات رسالت خلافت کے بغیر بھی رہ سکتی تھیں تو پھر ہمیں کوئی بتلائے کہ عالم اسلام کے کس ملک کس خطے اور کس فرقے میں یہ برکات ظاہر ہو رہی ہیں اگر خلافت کے بغیر بھی برکات رسالت جاری رہ سکتی تھیں اور امت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق دینداری نیکی و تقویٰ قائم رہ سکتا تھا تو آج مسلمانوں کی پچاس سے زائد حکومتیں کیوں بدحالی کا شکار ہیں۔ نہ دینی طور پر ان کا کوئی مقام ہے اور نہ دنیاوی طور پر ان کا کوئی مقام ہے۔

خلافت سے انکار کرنے والوں کا کیا انجام ہوا دنیا نے دیکھ لیا لاہوری فرقے نے انکار کیا تو آج ان کا نام و نشان نہ رہا۔ خلافت سے انکار کرنے والوں اور ٹکر لینے والوں کا انجام ساری دنیا نے دیکھ لیا خلافت ثالثہ جس کے متعلق حضرت خلیفہ ثانیؓ نے فرمایا تھا کہ:

"اگر حکومتیں بھی ٹکرائیں گی تو پاش پاش ہو جائیں گی"

مسٹر بھٹو جس نے یہ اعلان کیا تھا کہ میں نے جماعت کا ۹۰ سالہ مسئلہ حل کر دیا ہے ابھی جماعت کے یوم تاسیس کو ۹۰ سال ہی ہوئے تھے کہ پھانسی کے پھندے پر سزائے موت بھگت رہا تھا۔ اسی طرح خلافت رابعہ کے دور میں ضیاء الحق کا واقعہ کسی سے مخفی نہیں ہے یہ سب خلافت کی برکات سے ہی ہوا ہے۔

پس خلافت علیٰ منہاج النبوۃ جو بفضل اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ میں قائم و دائم ہے خدا کی ایک نعمت عظمیٰ ہے اور ملت اسلامیہ کا واحد سہارا ہے اس کے بغیر مسلمانوں کی ترقی محال بلکہ ناممکن ہے۔

مسلمان حقیقی رنگ میں اسلام کے مفہوم کو اور اساسِ اسلام کلمۂ طیبہ کے مطلب کو سمجھ نہیں سکتے جب تک کہ ان میں خلافت کا نظام قائم نہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ صلعم کی رسالت کو دنیا کے سامنے دائمی رنگ میں پیش کرنے والا نظام اگر ہے تو وہ خلافت ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اے دوستو میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں اور بھی اونچا کرے" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)

اللہ تعالیٰ نے عین اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی کشتی کو منجدھار سے پار لگانے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا آپ کی جماعت روحانی اخلاقی اوصاف حمیدہ سے الٰہی تائیدات کے سبب منازل عروج کی طرف گامزن ہے جماعت میں مضبوط ٹھوس اور پائیدار نظام خلافت قائم ہے۔

پس ہمیں یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بابرکت نعمت کے ساتھ وابستہ رہنے اور خلیفۂ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم وہ انعام پاسکیں جو خلافت کی قدر کرنے والوں کو ملا کرتے ہیں۔

معزز قارئین اس زمانہ میں حضور کی پیشگوئی کے مطابق فلاح و بہبود کیلئے اگر کوئی ذریعہ ہے تو وہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہی ہے۔

☆☆☆

خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت و فرمانبرداری جماعت احمدیہ کی جان ہے

(مبارک احمد شاد، شملہ، صوبہ ہماچل)

اسلامی تعلیم اور تمدن اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب باقاعدہ ایک نظام ہو اور اس کے ماتحت تمام امور طے ہوں یہی وحدت و یگانگت ہے جسے قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرماتا ہے اور ان کی وفات کے بعد خلفاء کو ان کا جانشین کرتا ہے دنیاوی طور پر بھی جب دیکھا جائے تو کوئی ایسی جماعت اور سوسائٹی نہیں جو ترقی کرنے والی ہو اور ان کا کوئی لیڈر اور بادشاہ نہ ہو اسلام نے بھی امامت اور خلافت کو لازم قرار دیا ہے اور اتحاد و اتفاق کو قائم کرنے نیز تشتت و افتراق و پراگندگی سے بچانے کے لئے ہر زمانہ میں امام کی اطاعت کو ضروری قرار دیا ہے اور اگر کوئی شخص امام کی اطاعت سے باہر نکلتا ہے اور جماعت سے الگ ہوتا ہے اور اسی حالت میں وہ مرتا ہے تو اس کی موت کو جاہلیت کی موت قرار دیا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

جو شخص امیر کی اطاعت سے انحراف کرتا اور جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے تفرقہ اندازی کرتا ہے اور اسی حالت میں مرجاتا ہے تو اس کی موت کفر والی موت ہوگی (مسلم)

خلافت اور امامت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فضل اور انعام ہے اس کے ساتھ اتحاد کرنا خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے تاریخ کا مشاہدہ ہمارے سامنے ہے کہ جن لوگوں نے خلافت راشدہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر قسم کے انعامات اور فتوحات کا وارث بنا دیا تھا مگر جو لوگ خلافت کے مخالف اور اس سے برسرپیکار رہنے والے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو تباہ و برباد کر دیا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو اس کے سچے خلفاء کی اطاعت نہیں کرتے اور نافرمانی کرتے ہیں وہ فاسق ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے مومن لوگوں اور اچھے عمل کرنے والوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے تقویت اور غلبہ دے گا اور ان کے خوف اور ڈر کو امن کی حالت سے بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے اور کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو لوگ انکار کریں گے وہ فاسق اور عہد شکن ہوں گے۔ (سورہ نور ع ۷)

قرآن کریم کی اس آیت میں اس امر کی تشریح کی گئی ہے کہ خلفاء اللہ تعالیٰ مقرر کرتا ہے اور ان کے تقرر کے بعد وہ ان کی مدد فرماتا اور انہیں غلبہ عطا کرتا ہے اور جو لوگ سرکشی کرتے اور ان کی اطاعت سے روگردان ہوتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے فاسق قرار دیا ہے اسی طرح جو شخص امیر اور حاکم بنایا جائے اس کی اطاعت لازم ہے اور جو شخص اس کے خلاف قدم اٹھاتا ہے وہ جماعتی اتحاد کو توڑنے والا ہے حدیث میں اس کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور امام بمنزلہ ڈھال کے ہے جس کی قیادت میں دشمن کا مقابلہ کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے اپنی حفاظت کی جاتی ہے پس اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اور انصاف کرے تو اس کا ثواب ہوگا اور اگر اس کے خلاف کرے تو اس کا گناہ ہوگا۔ (مسلم)

حضرت عرفہ بن شریح سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ایک امام کے تابع ہو اور آپس میں متحد ہو ایسی حالت میں اگر کوئی شخص تمہارے اتحاد کو توڑنا چاہے اور تمہاری جماعت کو پراگندہ کرنا چاہے تو تم ایسے شخص کو علیحدہ کر دو اور اس کو تنہا چھوڑ دو یعنی اس سے کوئی سروکار اور تعلق نہ رکھو۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

تمنائے خلاف میں بھٹکتے مسلمان

محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان

تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں میں خلافت کی نعمت قائم رہی وہ ہر شعبہ زندگی میں ترقیات حاصل کرتے چلے گئے کیونکہ زندہ قوم جہاں خود زندہ ہوتی ہے وہاں دوسری قوموں کی زندگی کا موجب بھی ہوا کرتی ہے۔ اور یہ بات مسلّم ہے کہ زندہ قوم کا ہر قدم ترقی کی طرف گامزن ہوتا ہے اور وہ اپنے اسلاف اور بزرگان کے کارناموں اور ان کی روایات و تاریخ کو کبھی فراموش ہونے نہیں دیتی۔

امت مسلمہ جسے قرآن مجید نے خیر الامت قرار دے کر اُخرجت للناس کے الفاظ میں دوسری قوموں کی ترقی کیلئے کھڑا کیا ہے بدقسمتی سے آج پستی اور ناکامی و نامرادی کے ایک ایسے موڑ پر کھڑی ہے کہ بقول حالی و اقبال

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
فقط رہ گیا اک اسلام کا نام باقی
(حالی)

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
(اقبال)

شاعر کو یہ کہنے کی نوبت کیوں آئی اس لئے کہ مسلمانوں نے خلافت کی عظیم نعمت کی قدر نہیں کی اُس کی بے قدری کی وجہ سے ان کی بداعمالیوں کی بدولت ان سے یہ نعمت چھن گئی رفعت و ترقی کی جگہ ادبار و انحطاط نے لے لی۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ مسلمان زبردست انتشار کا شکار ہوگئے کہ دشمنان اسلام بھی ان پر ہنسنے لگے۔

حبل اللہ کو تھامے رکھنا ضروری ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بار بار عبادت اور ذکر الٰہی کی تعلیم دی ہے اور ایک خدا کی عبادت کرتے ہوئے اُس کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا اور تھامے رکھنا ضروری قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ (آل عمران ع ۱۱)

کہ اے مومنو! حبل اللہ کو تم سب کے سب مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور اگر ایسا تم نے نہ کیا تو اس کا نتیجہ صرف یہ ہوگا کہ تم میں انتشار اور افتراق پیدا ہوگا لہٰذا تم آپس میں تفریق مت ڈالو ورنہ تم کسی بھی لحاظ سے ترقی حاصل نہیں کرسکتے۔

مسلمانوں نے خدا کے حکم کو بالائے طاق رکھ دیا اور وہ اُمت جس کو دن میں پانچ وقت مسجد میں جمع ہوکر ایک امام کی اقتداء میں کندھے سے کندھا اور ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر نماز پڑھنے کا حکم تھا وہ اس عملی درس و تلقین کو بالکل فراموش کر بیٹھی چنانچہ اس وقت مسلمانوں کی جو حالت زار ہے اور جس پراگندگی اور انتشار کے وہ شکار ہیں اور جس نظر سے انہیں مغربی اقوام دیکھتی ہیں اور جو صورت حال سامنے ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ خود مسلمان آپس میں بٹے ہوئے ہیں اسلامی ممالک کا آپس میں اتفاق و اتحاد نہیں ہے۔ امن شانتی دوستی بھائی چارہ اتفاق و اتحاد تو دور کی بات ہے مسلمان مسلمان سے برسرپیکار نظر آتا ہے۔

مسلمان فرقوں میں باہمی تفریق

بڑے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ آج مسلمان مسلمان کا دشمن ہے مسجدوں امام باڑوں میں عبادت کے دوران بم اور گولیاں برسائی جاتی ہیں راستے چلتے ایک دوسرے کو گولیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس کی سینکڑوں مثالیں ہمارے سامنے ہیں پاکستان بنگلہ دیش، عراق۔ ایران۔ سعودی عرب۔ ترکی، افریقہ۔ انڈونیشیا میں متعدد بار اس قسم کے واقعات پیش آئے ہیں پاکستان ان میں اول نمبر پر ہے جہاں یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور آئے دن مسلمان مسلمان کا خون بہا رہا ہے اس وقت پاکستان ایک بھنور میں پھنس گیا ہے صوبہ وزیرستان میں اُسے مشکلات کا سامنا ہے ملک میں سنی شیعہ کا جھگڑا ہے جہادی ٹولے جو ملاؤں کا گروہ ہے اُس کا خطرہ لاحق ہے پاکستان میں انسان کی قدر ہی نہیں رہی ہے ظلم کی انتہا ہے۔

سیرت النبی صلعم کے دن جمعہ کے دن عید کے دن محرم کے دن خاص طور سے عبادت گاہوں کیلئے خصوصی حفاظتی دستے وہاں تعینات کئے جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی کسی نہ کسی جگہ کوئی واقعہ پیش آہی جاتا ہے۔

قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا رعب و دبدبہ

اس میں کوئی مبالغہ نہیں تاریخ اسلام اس پر شاہد و ناطق ہے کہ جب تک مسلمانوں میں نظام خلافت قائم رہا وہ زندگی کے ہر شعبہ میں ترقیات حاصل کرتے چلے گئے اُس دور میں اسلام کی شان و شوکت ملک عرب کے علاوہ دنیا کے طول و عرض میں قائم ہوگئی اسلام کی ترقی و عروج کا یہ وہ زمانہ تھا کہ کسی مخالف کو اس کے روبرو کھڑا ہونے کی جرأت نہ تھی کیا بلحاظ ایمان و عمل کیا بلحاظ شجاعت و دلیری کیا بلحاظ علم و ہنر کوئی ان کا ہم پلہ نہ تھا سینکڑوں ہزاروں پر غالب آتے تھے وہ مجسم دعا تھے وہ عبادت گذار متقی پارسا تھے اُن میں باہمی اخوت و محبت اتفاق و اتحاد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وہ ایک آہنی دیوار کی طرح مضبوط تھے دشمن ان کی طرف نظر اُٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ صلہ رحم و حسن سلوک میں بے مثال تھے۔

وہ آپس میں شیر و شکر تھے وہ ایک دوسرے کے دُکھ سکھ خوشی میں شریک ہوتے تھے وہ دشمن سے بھی نیک سلوک کرتے تھے کبھی کسی سے بدسلوکی سے پیش نہیں آتے تھے اُن کی گفتگو اُن کا رہن سہن چال ڈھال اُٹھنا بیٹھنا پڑھنا لکھنا کام کرنا اپنے آقا کے نقش قدم پر تھا وہ کسی پر انگلی نہیں اُٹھاتے تھے وہ سخاوت میں عمدہ نمونہ تھے وہ نہ بدزبانی کرتے تھے نہ گلے شکوے نہ عیب چینی کرتے نہ کسی پر اعتراض کرتے وہ مل جل کر رہتے اور ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے اور تعاون کرتے فضول باتوں سے وہ پرہیز کرتے تھے وہ کسی کی تکذیب نہیں کرتے تھے وہ غیر اللہ کی عبادت گاہوں اُن کی کتابوں اُن کے بڑوں کی بھی عزت کرتے تھے وہ امن شانتی کے علمبردار تھے یہی وجہ ہے کہ اُن کے مقدر میں صرف کامیابی اور کامیابی ہی تھی اور آج کروڑوں فرزندان اسلام کہنے والے انہیں یاد کرتے ہیں اور ان پر سلام بھیجتے ہیں۔ اس کے برعکس آج معاملہ بالکل اُلٹ ہے۔

دورحاضر میں مسلمانوں و علماء سوء کا کردار

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ آج کفر سازی کا بازار گرم ہے اور کھلے بندوں تکفیر کے فتوے جاری کئے جاتے ہیں۔ یہ حکم بھی دیا جاتا ہے کہ مرتد کو قتل کرنا و مارنا اور نقصان پہنچانا ثواب کا کام ہے بلکہ جو بھی کسی مرتد کو قتل کرے گا وہ جنت میں جائے گا بے شک وہ صوم و صلوٰۃ کا پابند اور کلمہ گو ہی کیوں نہ ہو پھر ساتھ ہی اب جہاد کے مفہوم کو مسخ کرکے غلط رنگ میں عوام کے سامنے پیش کرتے ہوئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اے مسلمانوں اُٹھو یہ وقت جہاد کا ہے دشمن کو سبق سکھاؤ اور انہیں اسلام میں داخل کرو ورنہ اسلام خطرے میں ہے۔

علماء نے اسلام کو بدنام کر کے رکھ دیا

دور حاضر میں ان علماء سوء کا سب سے بڑا کردار یہ رہا ہے کہ انہوں نے اپنی ذاتی عزت و وقار اور نیز اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کیلئے اسلام کی عظمت و شان و شوکت کو داؤ پر لگایا اور جہاد کی ایسی بے معنیٰ غلط تعریف کی جس سے عام سادہ لوح مسلمان انکے جال میں پھنس گئے اور وہ ایسے کام کرنے لگے جس سے نہ صرف انہیں بلکہ عالم اسلام کو شدید نقصان پہنچا۔ اور ساری دنیا میں مذہب اسلام پر اُنگلی اُٹھنے لگی ہے کہ نعوذ باللہ اسلام دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے اور فتنہ و فساد پھیلاتا ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے اسلام امن اور شانتی کا مذہب ہے اور سب کو تحفظ عطا کرتا ہے اسلام جبر ظلم و زیادتی کیخلاف ہے اللہ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین کہ دین میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ لیکن بدقسمتی سے آج کچھ فرقہ پرست اور مفاد پرست لوگ جہاد کی آڑ میں ناجائز فائدہ اُٹھا کر بین الاقوامی طور پر اسلام کو بدنام کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور معصوم لوگوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بننا پڑ رہا ہے۔ ان علماء سوء کے کرتوتوں اور ان کی بتائی ہوئی تعلیم نے نہ صرف اسلام کو بدنام کیا بلکہ ہزاروں معصوم مسلمان مرد عورتیں بچے بوڑھے ظلم کے شکار ہوئے ہیں بے تحاشہ دنیا میں خون بہہ رہا ہے آخر یہ کیوں نوبت پیش آئی اب اس کا کیا علاج ہے؟ ہاں اس کا علاج قرآن میں موجود ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔

خلافت علیٰ منہاج نبوت کا دائمی وعدہ

گھبرانے اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ حی و قیوم خدا آج بھی زندہ ہے جیسے پہلے تھا۔ آج بھی وہ بولتا ہے جیسے پہلے بولتا تھا اُس نے امت محمدیہ کیلئے تحفظ کا ایک راستہ قیامت تک کیلئے جاری و ساری فرمایا ہے وہ ہے ''خلافت علیٰ منہاج نبوت''

پس آج کے اس پرآشوب دور میں جب ہر چہرہ پر تفکرات کی گرد جمی ہوئی ہے دل پریشان ہے ذہن اُلجھا ہوا ہے امن و آشتی کی صبح مصائب و آلام کی تاریکیوں میں چھپ گئی ہے جدھر دیکھو ہم کمزور اور محتاج سے ہوگئے ہیں فرقہ بندی نے ہمیں مار رکھا ہے فلسطین کے معصوم لوگ عراق کے معصوم لوگ ظلم کے شکار ہو رہے ہیں اور کوئی داد رس نظر نہیں آتا ایسا لگتا ہے کہ ہماری تباہی کے منصوبے بن رہے ہیں۔ امت مسلمہ ایک بھنور میں پھنس گئی ہے ایسے میں ہمیں خدا اور اُس کے رسول صلعم نے یہ تعلیم دی ہے کہ اے مومنو گھبراؤ نہیں تم خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور ایک امام کی اقتداء کرو کوئی تمہیں گزند نہیں پہنچا سکتا پس اگر ہم نے ایک جھنڈے تلے جمع ہونا ہے تو اس کیلئے آگے بڑھنا ہوگا۔ اور خلافت کی نعمت کو حاصل کرنا ہوگا۔

خلافت کی پیشگوئی

سورہ نور میں اللہ نے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔

ترجمہ:۔ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح اس سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اُس نے اُن کیلئے پسند کیا ہے وہ اُن کیلئے مضبوطی سے قائم کردے گا۔ اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد وہ اُن کیلئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔ (سورہ النور)

حدیث میں پیشگوئی

تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ...... ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ثم سکت۔

(مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۰۴)

اس حدیث کا مکمل ترجمہ یوں ہے۔ اے مسلمانو! تم میں نبوت کا دور اُس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ خدا چاہے گا کہ وہ قائم رہے اور پھر یہ دور ختم ہو جائے گا اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا۔ جو نبوت

کے طریق پر قائم ہوگی۔ اور پھر کچھ وقت کے بعد یہ خلافت بھی اُٹھ جائے گی اس کے بعد کاٹنے والی بادشاہت کا دور آئے گا پھر کچھ عرصہ بعد یہ دور بھی ختم ہوگا اس کے بعد جبری حکومت کا دور آئے گا پھر یہ حکومت بھی اُٹھ جائے گی اس کے بعد پھر دوبارہ خلافت کا دور آئے گا جو ابتدائی دور کی طرح نبوت کے طریق پر قائم ہوگی اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے۔

تمنائے خلافت

جہاں ایک طرف علماء سوء کا کردار کھلے بندوں اپنا کھیل کھیل رہا ہے تو دوسری طرف ان حالات میں ایک سچا شریف اور سعید الفطرت انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کاش ہم میں کوئی ایسا روحانی رہنما ہوتا جس کے سامنے تمام عالم اسلام کے مسلمان خدا کے اس وعدہ کے مطابق سر تسلیم خم کر دیتے بالکل ویسا ہی جیسا کہ اسلام کے دور اول میں خلفاء راشدین کی اطاعت میں سرشار ہو کر تمام مسلمان ایک انتظام کے تحت ایک مسلک میں منسلک تھے اور اپنے واجب الاطاعت امام کی دعاؤں کے ذریعہ اور اُس کی ڈھال میں رہ کر آگے بڑھ رہے تھے۔

قیام خلافت کیلئے مسلمان زعماء کی خواہش

مسلمانوں کے سنجیدہ اور دانشور طبقہ نے مسلمانوں کے اس افسوسناک انتشار کو دیکھتے ہوئے بارہا قیام خلافت کی زبردست خواہش کا اظہار بھی کیا جیسا کہ شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا

تا خلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

اسی طرح اخبار ''تنظیم اہلحدیث' نے اپنی ۱۰ ستمبر ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں اپنی دلی حسرت اور محرومی کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔ ''اگر زندگی کے ان آخری لحات میں ایک دفعہ پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہوگیا تو ہوسکتا ہے کہ ملت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائیگی اور روٹھا خدا پھر سے من جائے اور بھنور سے گھری ہوئی ملت اسلامیہ کی یہ ناؤ شاید کسی طرح اُس کے نرغے سے نکل کر ساحل عافیت سے ہم کنار ہو جائے ورنہ قیامت میں ہم سب سے خدا پوچھے گا کہ دُنیا میں تم نے ہر ایک اقتدار کیلئے راہ ہموار کی کیا اسلام کے غلبہ کیلئے بھی کچھ کیا۔

ایک حق شناس نے خلافت سے محرومی پر برملا اظہار کرتے ہوئے لکھا۔

''سب سے بڑا ظلم جو مسلمانوں نے اپنی خود غرضی سے کیا وہ یہ تھا کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ ختم کر کے دم لیا اور امت مسلمہ کو بھیڑوں کی ریوڑ کی طرح جنگل میں ہانک دیا کہ جاؤ چرو چگو اور اپنا پیٹ پالو۔ صرف خلافت ہی ایک ایسا منصب تھا جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا۔ اور ایک نصب العین مقرر کر کے اُن کی تنظیمی قوت کو محفوظ رکھتا۔

(اہل سنت والجماعت لاہور کا آرگن جدوجہد دسمبر ۱۹۶۰ء)

مسلمان حکمرانوں کو بھی خلافت کی ضرورت کا احساس ہے

قارئین کرام خلافت کی ضرورت اور اہمیت و افادیت کا احساس صرف عوام اور مفکرین کو ہی نہیں بلکہ مسلم حکمرانوں کو بھی ہے کہ اب مسلمانان عالم کے اتحاد کا واحد ذریعہ صرف خلافت ہی ہے اور اس احساس سے کبھی عیدی امین کو اور کبھی شاہ فیصل کو اور کبھی شاہ ایران کو کبھی لیبیا کے صدر کو تو کبھی فلسطینی لیڈر یاسر عرفات کو خلیفۃ المسلمین بنانے کی طرف نظریں اٹھنے لگیں لیکن ان کی یہ تمنا اور حسرت مٹی میں مل گئی افسوس اس بات کا ہے کہ باوجود ذی علم ہونے کے ان کی نظریں قرآن مجید و احادیث اور اقوال بزرگان کی طرف نہیں گئیں۔ جہاں ان کی اس روحانی بیماری کا علاج موجود ہے اور اللہ کے فضل سے وہ انعام جماعت احمدیہ میں جاری و ساری ہے

نہ حسن مدعا پر ہے نہ شانِ ارتقاء پر ہے
بقائے عزت انساں خلافت کی بقاء پر ہے

قارئین کرام آنحضرت ﷺ نے جہاں مسلمانوں کے انحطاط کی خبر دی تھی وہاں آپ نے یہ بشارت بھی عطا فرمائی تھی کہ ''امام مہدی'' کے ذریعہ دین کو زندہ کیا جائے گا۔ اور شریعت کو قائم کیا جائے گا۔ اور اس کے ذریعہ سے ایک ایسی جماعت کا قیام ہوگا جو ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط کو پورا کرتے ہوئے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے انعام کی مستحق قرار پائے گی چنانچہ ایسے یاس و حسرت اور ناامیدی کے زمانہ میں جب اسلام تنزل وادبار میں گھرا ہوا تھا اور مسلمانوں کی عملی حالت انتہائی ناگفتہ بہ تھی خدا نے اپنے وعدوں کے مطابق اپنے محبوب حضرت نبی کریم صلعم کے ایک خادم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بروزی نبوت کی خلعت عطا کی اور مسیح و مہدی موعود کے رنگ میں ظاہر فرمایا۔ آپ نے محض خدا کے حکم سے ایک خالص روحانی اور پاک جماعت کا قیام فرمایا جس کا نام جماعت احمدیہ رکھا تا کہ یہ جماعت دنیا کی راہ میں اخلاص و وفا قربانی و ایثار و محبت و اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے''

(رسالہ الوصیت)

چونکہ اس کام نے نسلاً بعد نسل جاری رہ کر ایک طویل زمانہ میں پایہ تکمیل کو پہنچنا تھا لہٰذا اس غرض کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت کا آسمانی نظام قائم فرمایا۔

جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام

یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی طبعی عمر پا کر 1908ء کو رحلت فرما گئے اور اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے وصال کے بعد خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت کو اپنے سایہ عاطفت میں لیکر خلافت کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو تمام جماعت کے اراکین نے جو اس موقعہ پر قادیان میں حاضر تھے باتفاق رائے حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو اپنا پہلا خلیفہ تسلیم کیا اور سب نے انکی بیعت کی اور اس طرح جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام جاری ہوا۔

۱۹۱۴ء کو خلیفہ اول کا وصال ہوا جماعت نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو اپنا دوسرا خلیفہ منتخب کیا ۱۹۶۵ء کو خلیفہ ثانی کا وصال ہوا اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو خلافت کے منصب سے متمتع فرمایا۔ آپؒ کے دور خلافت میں بھی حضور علیہ السلام کی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوئیں حضرت خلیفہ ثانیؓ نے خلافت ثالثہ کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

ایسے شخص کو جسے خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے میں ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہوگا دنیا کی حکومت بھی اس سے ٹکر لیں گی تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ (خلافت حقہ اسلامیہ)

۱۹۷۴ء میں یہ نشان ہم سب نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔

۱۹۸۲ء کو حضرت خلیفۃ ثالث کا وصال ہوا تو خدا نے جماعت کو بے سہارا نہیں چھوڑا بلکہ اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کو خلافت کی مسند پر متمکن فرمایا یہ دور بھی نہایت روشن اور تابناک دور تھا اس دور کی برکات بے شمار ہیں سب سے بڑی برکت جو اس دور میں خدا کی طرف سے نصیب ہوئی وہ حفاظت خلافت ہے آپؒ پر حکومت پاکستان کی طرف سے ایک جھوٹا قتل کا مقدمہ چلا کر خلافت کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی آپ پر اسلم قریشی کے قتل کے الزام لگایا جار ہا تھا لیکن وہ اچانک نمودار ہوگیا اور مخالفین کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ آپ نے خدا کے اذن سے وہاں سے ہجرت کی اور یہ ہجرت جماعت کیلئے نہایت کامیاب ثابت ہوئی۔

آپ کے بعد خدا نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خلافت کی مسند پر متمکن فرمایا اور اللہ کے فضل سے تبلیغ اسلام اشاعت قرآن تعمیر مساجد تعمیر مشن ہاؤسز دعوت الی اللہ کے سارے کام احسن پیرایہ میں جاری ہیں اور جماعت بنی نوع انسان کی خدمت اور نسل انسانی کو امت واحدہ بنانے کی مساعی جمیلہ میں ہمہ تن مشغول ہے حال ہی میں حضور نے بعض افریقہ کے ممالک کا کامیاب دورہ فرمایا اللہ کے فضل سے وہاں پر ایک روحانی انقلاب دیکھنے میں آیا احمدیوں نے جس والہانہ انداز میں حضور کا استقبال کیا وہ دیکھنے کے لائق تھا حضور کی زیارت کیلئے دور دور سے لوگ آتے

اس دور میں خدا کا وہ مامور جس کی بشارت خود آنحضرت صلعم نے دی تھی وقت پر آیا اور اعلان کیا کہ خدا نے مجھے مسیح و مہدی بنا کر بھیجا ہے میری بیعت کرو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اگر میں خدا پر افترا کروں تو خدا مجھے اور میرے سلسلے کو نابود کر دے گا۔ چونکہ آپ سچے تھے یہی وجہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ساری دنیا نے آپ کی مخالفت کی اور ناخنوں تک زور لگایا لیکن خدا کے اس مامور کو ذرہ بھی گزند یا نقصان نہیں پہنچا سکے بلکہ آج اللہ کے فضل سے 270 ممالک میں یہ جماعت پھیل چکی ہے اور اب قیامت تک اس پر سورج غروب نہیں ہوگا۔

قارئین کرام میرے اس مضمون کا لب لباب اور ماحصل یہی ہے کہ خدا تعالیٰ صرف اُن ہی لوگوں کو خلافت کی نعمت سے متمتع فرمائے گا جو خدا کے احکام اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے اعمال صالحہ بجالائیں گے اور انہی لوگوں کو خوف کی حالت میں امن و سکینت عطا کی جائے گی اور امام کی ڈھال انہیں ہر فتنہ فساد بلا اور خطرات سے بچائے گی اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے امام کی اقتداء میں اعمال صالحہ بجالانے میں کما حقہ مشغول ہے یہی وجہ ہے کہ جب جب بھی مخالفت کی آندھیاں اٹھیں اور جماعت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کی گئی تب تب خدا نے جماعت کی خود حفاظت فرمائی۔

ہمیں مسلمانوں کی حالت زار پر دُکھ اور افسوس ہے اور ہم سے مسلمانوں کی یہ اضطرابی حالت انتشار اور ان پر ہونے والے مظالم دیکھے نہیں جاتے مگر ہم کر بھی کیا سکتے ہیں سوائے دُعا کے اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے آقا آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ کو اپناتے ہوئے خدا کے حضور ہمیشہ دُعا گو ہے کہ اے خدا اس امت مسلمہ کو دُکھوں اور آزمائشوں اور ابتلاؤں اور مصیبتوں سے نجات دے اور ان پر اپنا فضل نازل فرما اور انہیں اعمال صالحہ بجالاتے ہوئے حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی توفیق عطا کر اور ساری دنیا کو آنحضرت صلعم کے جھنڈے تلے جمع کر آمین،

ہم تمام مسلمانوں کو باادب طریقے سے یہ دعوت دیتے ہیں

قوم کے لوگو!! ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشت خار

اللهم صل على محمد وعلى ال محمد وبارك وسلم انك حميد مجيد.

بقیہ صفحہ (1)

دولت اکٹھی کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مال و دولت کے ساتھ دین کی خدمت کر رہا ہو ملک کی خدمت کر رہا ہو اور انسانیت کی خدمت کر رہا ہو اور اس کا مال و دولت اور اولاد عبادت الٰہی کے رستہ میں حائل نہ ہو تو یہی دنیاوی مال و دولت اس کے لئے قابل تعریف بن جاتے ہیں اور چونکہ وہ اپنی اولاد کی بھی بہترین تربیت کر رہا ہوتا ہے تو اسکی اولاد بھی اس کیلئے دعا کرنے والی اور آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے پس نہ صرف اپنے دین کی فکر کرو بلکہ اپنی اولادوں کے دین کی بھی فکر کرو دنیا کماؤ لیکن دنیا کو اپنا مقصود نہ بناؤ

اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات پیش فرمائے اور فرمایا یاد رکھو جتنا بڑا مقام خدا تعالیٰ تمہیں دے یا جتنی بڑی دولت تمہیں عطا کرے اتنا ہی زیادہ خدا کی طرف جھکو اور شیطان سے بچنے کے لئے اسکی پناہ مانگو حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے سورۃ تکاثر کی تفسیر بیان فرمائی جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ جن لوگوں کو مال و دولت کی کثرت اللہ سے اور اسکی مخلوق سے غافل کر دیتی ہے اسکے نتیجہ میں عموماً تین بدنتائج ظاہر ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ بنی نوع انسان میں ان کے خلاف ردعمل پیدا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ اگر کبھی بنی نوع انسان میں ردعمل پیدا نہ بھی ہو تو انکی اولاد عیاش ہو کر انکے اموال کو ضائع کر دیتی ہے تیسرے یہ کہ بعض دفعہ اللہ سے اس قوم کی ٹکر ہو جاتی ہے اور اللہ کا عذاب نازل ہو کر وہ قوم تباہ و برباد ہو جاتی ہے غرض یہ کہ تکاثر والی قوم میں ان مذکورہ تین حالتوں میں سے کوئی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے مال سے بے رغبتی اور اللہ کی طرف جھکنے کے بارے میں بعض احادیث مبارکہ پیش فرما کر انکی ایمان افروز تفاسیر بیان فرمائی۔ فرمایا ہر احمدی کو خود سوچنا چاہئے کہ اس کا خدا کے ساتھ کیسا معاملہ ہے اور یہ کہ اس نے مسیح محمدی کے ہاتھ پر ایک عہد بیعت کیا ہے تو کیا اس عہد بیعت کے بعد اس کی بھی ایسی حرکتیں نہیں فرمایا دنیا سے بے رغبتی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعریف فرمائی ہے اگر ہر مومن اس زمرہ میں آجائے تو قناعت کے ساتھ ساتھ اسے زہد بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ فرمایا دنیا سے بے رغبتی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنے مال کو برباد کر دے بلکہ زہد یہ ہے کہ دنیا کا کاروبار کرے پھر دنیا سے الگ رہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایمان افروز نصائح پیش فرمائیں جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتے“ اسی طرح حضور علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس بھی پیش فرمایا کہ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور آخر پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا میں رہ کر دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھی اللہ کے دامن کو نہ چھوڑیں دنیا ہی ہمارا مقصود بالذات نہ بن جائے بلکہ اصل مقصود دین ہو۔

بقیہ صفحہ: 24

حضور اقدس نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ اچھے بھلے اپنا کاروبار ہونے کے باوجود دوسروں کے پیسے پر نظر رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور کئی کم تجربہ کار ایسے لوگوں کی باتوں میں آجاتے ہیں۔ اور پھر سب کچھ لٹا بیٹھتے ہیں اور پھر نظام جماعت کو یا مجھے لکھتے ہیں کہ ہماری رقم ہمیں واپس دلائی جائے یہ تو ایسے لوگوں کو پہلے سوچنی چاہئے۔ لیکن میں ان لوگوں کو بھی جو کاروبار کا لالچ دے کر دوسروں کی رقمیں بٹورتے ہیں اور غلط بیانی سے کام لیتے ہیں اور دوسروں کو ان کی جائیدادوں سے محروم کر دیتے ہیں۔ خدا کا خوف یاد دلاتا ہوں۔ اگر ایسے لوگ قناعت کرتے تو کبھی ایسی حرکت نہ کرتے۔ فرمایا۔ حدیث میں آتا ہے کہ مالی یا دنیاوی معاملات میں اپنوں سے کمتر کی طرف دیکھو اس کے نتیجہ میں شکر پیدا ہوگا اگر ہم ان نصائح پر عمل کرلیں تو سوسائٹی بہت سی قباحتوں سے بچ سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہیز کی دوڑ و دعوتوں میں غیر ضروری اخراجات اور قرض لیکر اور زیر بار ہو کر دکھاوے کے خاطر دعوتیں کرنا یہ سب قناعت کے خلاف ہیں۔ جس کے پاس وسائل ہیں وہ اپنے وسائل سے خرچ کرتا ہے۔ لیکن جس کے پاس نہیں اور وہ قرض لیکر خرچ کرے تو یہ چیز قابل تعریف نہیں ہے۔ اپنے پُر معارف خطبہ جمعہ کے دوران حضور نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایمان افروز نصائح بیان فرمائیں۔ اور پھر واقفین زندگی اور واقفین نو کو اپنی زندگیوں میں قناعت اختیار کرنے اور خدا کی رضا کی خاطر اپنی زندگیاں گزارنے کی نصیحت فرمائی۔ اور آخر پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اپنی زندگیوں میں سادگی اور قناعت اختیار کریں۔

اعلان نکاح

مورخہ 20 فروری 2004 کو میرے بیٹے عزیزم فاتح الدین سلمہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ سعدیہ ادریس صاحبہ (بعوض 75 ہزار روپے حق مہر) احمدیہ ہال کراچی میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھا عزیزم فاتح الدین صاحب جناب محمد رشید الدین صاحب ایم اے (مرحوم) آف کراچی کے چھوٹے صاحبزادے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی جناب محمد عزیز الدین صاحب سٹیشن ماسٹر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اور صحابی حضرت مولنا مولوی عبد الغفور صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں۔

حضرت محمد عزیز الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت مولوی محمد وزیر الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے 313 اصحاب میں سے تھے اور صحابی حضرت مولنا مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد (ہمارے دادا جان) جناب حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنہوں نے سب سے پہلے قادیان میں اپنا مکان بنوایا تھا۔ اور آپ کے نام سے ہی اس محلے کا نام محلہ دار الفضل اور مسجد کا نام مسجد دار الفضل تھا۔

عزیزہ سعدیہ سلمہا جناب ادریس صاحب یوسف زئی کراچی کی دختر نیک اختر اور محترم جناب ڈاکٹر حاجی خاں صاحب کی پوتی ہیں جو پاکستان بننے سے پہلے سندھ اور کراچی کے امیر جماعت تھے۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضاء قادیان نے اپنے بھتیجے کے نکاح کی خوشی میں یک صد روپے اعانت بدر ادا کئے ہیں۔ (امۃ الھادی رشید الدین از کراچی)

افسوس! مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی درویش قادیان وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس! مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی درویش ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب مرحوم مورخہ 27.4.04 کو رات سوا نو بجے چند دن کی علالت کے بعد بقضاء الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ننگل باغباناں میں 1924 میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ملک کے وقت آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر اپنے آپ کو وقف کر دیا اور 313 درویشان کرام میں شمولیت کی سعادت پائی۔ 1955 میں جب بارشوں کی وجہ سے احمدیہ ایریا کے بہت سے مکان گر گئے تو آپ نے ان کی تعمیر میں اہم رول ادا کیا بعد ازاں صدر انجمن احمدیہ کی اس تحریک پر کہ جو لوگ اپنا گزارہ چلا سکتے ہیں وہ انجمن کے بجٹ سے اپنا بوجھ کم کر دیں۔ اس پر آپ نے ملازمت سے سبکدوشی اختیار کی اور کئی سال تک آزادانہ کام کر کے اپنا گزارہ چلاتے رہے۔ پھر بعد میں ضرورت کے پیش آنے پر انجمن کی ملازمت اختیار کی۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور نماز تہجد کے پابند تھے غرباء کی ہمدردی اور انکی مدد کر کے بہت خوش ہوتے تھے۔ ساری زندگی نہایت محنت سادگی اور صبر وشکر سے گذاری آپ کو تعمیراتی کاموں میں خاص مہارت تھی بہت سے غیر مسلموں نے بھی آپ سے کام سیکھا۔ اپنے کاموں کے درمیان ہمیشہ نماز اور اسلامی شعار کی خصوصیت سے پابندی کرتے اور غیر مسلم ساتھیوں سے ہمیشہ تبلیغی گفتگو بھی جاری رکھتے سلسلہ احمدیہ سے وفا اور اطاعت کے جذبہ کو مقدم رکھا بہت مہمان نواز تھے سب مالی تحریکات اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اگلے روز بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے اپنے پیچھے سوگوار بیوی کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ لواحقین وپسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ)

تقریب شادی و درخواست دُعا

محترم برادرم رشید صادق صاحب امینی کے بیٹے عزیزم طاہر احمد امینی کی تقریب شادی مورخہ 17.4.04 کو ہرڈلفیڈ لندن میں عزیزہ مدیحہ وینس کے ساتھ انجام پائی۔ اسی خوشی میں برادرم رشید احمد امینی کی طرف سے قادیان میں ان کے عزیز رشتہ داروں درویشان و بیوگان و دیگر افراد کیلئے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا جس میں پانچ صد سے زائد افراد نے شرکت کی احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر 300 روپے۔ (رفیق احمد امینی قادیان)

نونیت جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
NAVNEET JEWELLERS
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 Tuesday,11/18 May 2004 Issue No 19-20

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

احمدیوں پر خاص طور پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ قناعت اور سادگی کو اپنائیں

اس کے نتیجہ میں دین کی خدمت کے مواقع بھی میسر آئیں گے اور مالی قربانی کی توفیق بھی ملے گی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰ر اپریل ۲۰۰۴ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیاتِ قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ○ (سورۃ آل عمران:۱۵)

ترجمہ: لوگوں کیلئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور مویشیوں اور کھیتوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے۔ اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے۔

پھر حضور انور نے اس خطبہ کے ذریعہ جماعت کو سادگی اختیار کرنے قناعت کو اپنا شعار بنانے اور کسی پر بوجھ نہ بننے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا دار طبقہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس خوبصورت اور مالدار عورتیں ہوں۔ مال ودولت ہو۔ اسی لئے شادیاں بھی ایسے گھرانوں میں کرانے کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جہاں لڑکیاں خوبصورت اور مالدار ہوں۔ اور دین کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اغراض کے تحت شادی کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ ان میں دین کو ترجیحی حیثیت حاصل ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ خوبصورتی اور مال و دولت نصیب ہو تو نورٌ علیٰ نور ہے۔ فرمایا آج کل دنیا کی حرص اور دنیا کی طرف بھاگ دوڑ نے انسان کو دنیا دار بنا دیا ہے۔ اور جتنا زیادہ مال آتا ہے اتنی ہی زیادہ حرص بڑھتی جاتی ہے۔ اور پھر یہ بھی پرواہ نہیں کی جاتی کہ یہ مال کس ذریعہ سے آتا ہے۔ فرمایا کہ مومن کی یہ شان نہیں ہے۔ مومن کا مطمحِ نظر اللہ کی رضا اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنا ہونی چاہئے۔ بدقسمتی سے اس خوبصورت پاکیزہ تعلیم کے باوجود مسلمانوں نے قناعت اور سادگی کو بھلا کر حرص اور ہوا و ہوس کو اپنا مطمحِ نظر بنالیا۔ ان حالات میں احمدیوں پر خاص طور پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ قناعت اور سادگی کو اپنائیں۔ اس کے نتیجہ میں دین کی خدمت کے مواقع بھی میسر آئیں گے اور مالی قربانی کی توفیق بھی ملے گی اور دنیا سے وقت بچا کر اللہ کی عبادات بجالانے کی توفیق بھی ملے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حقیقی زندگی تو اُخروی زندگی ہے۔ مومن کا کام یہ ہے کہ اصل مقصود اس کا اللہ تعالیٰ کی رضاء ہو جب تک انسان میں قناعت پیدا نہ ہو وہ ہمیشہ مالی اعتبار سے اپنے سے بہتر کو دیکھ کر بے چین ہو جاتا ہے لیکن اگر قناعت ہوگی تو نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا۔ فرمایا دنیا کی سہولیات اور چیزیں خدا نے پیدا کی ہیں۔ اُن سے فائدہ اُٹھانا کوئی گناہ نہیں۔ لیکن ان کو حاصل کرنے کیلئے دوسروں سے حسد کرنا اور قناعت نہ کرنا گناہ ہے۔ اور ہر احمدی کو بہر حال اس سے بچنا چاہئے۔ بعض لوگ لازمی چندہ جات کو تو کم کر دیتے ہیں لیکن قناعت نہیں کرتے تو ہر احمدی کو قناعت اور سادگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اگر ایسا ہو جائے تو نہ صرف ہم بہت سی برائیوں سے بچ سکتے ہیں بلکہ اللہ کی رضا کی خاطر قربانیوں میں بھی آگے بڑھ سکتے ہیں۔

اس ضمن میں حضور انور نے بعض احادیث بھی بیان فرمائی چنانچہ ایک حدیث حضور نے اس طرح سنائی کہ متقی بنو سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے۔ فرمایا مومن کو چاہئے کہ پوری محنت سے کام کرے اور پھر جو کچھ حاصل ہو اس پر قناعت کرے۔ بعض لوگوں کو اپنی پسند کا کام نہیں ملتا یا تنخواہ نہیں ملتی ایسے حالات میں مَیں اُن کو یہی مشورہ دیتا ہوں کہ جو بھی کام ملے اس کو کر لینا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

باقی صفحہ: (23) پر ملاحظہ فرمائیں

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

The First Islamic Digital Satellite Channel

mta

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

SATELLITE	:	Asia sat 3S
POSITION	:	105.5 Deg. East
FREQUENCY	:	3760 MHz
MIN DISH SIZE	:	1.8 Metre
POLARISATION	:	Horizontal
SYMBOL RATE	:	2600Mbps
FEC	:	7/8
VIDEO PID	:	......
MAIN AUDIO PID	:	Auto
ENGLISH / URDU	:	Auto

Broadcasting Round The Clock

AUDIO FREQUENCY

URDU	FRENCH
ENGLISH	TURKISH
ARABIC	INDONESIAN
BENGALI	RUSSIAN

e-mail : info@alislam.org

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Muslim TV AHMADIYYA International

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ☆-اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ ☆اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی وروحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی وروحانی کلاسز گلشنِ وقف نو اور بستان وقفِ نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں **جبکہ** سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے اسباق باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ **ان کے علاوہ** زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن۔ الفضل انٹرنیشنل لندن ہفت روزہ بدر، البشریٰ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں۔ اور ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں **نوٹ**: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

اب ایشیا سیٹ 3S پر

MTA International, P.O. Box 12926, London SW 18 4ZN
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44 - 181 874 8344
Website: http: www.alislam.org/mta

MTA QADIAN
Mohalla Ahmadiyya Qadian -143516
Ph: 01872-220749 Fax : 01872 - 220105